

۱۳۵۱

تفصیل

۲۱۶۷

۵۵۱



کتابخانه عثمانیہ

۱۳۱۲

ہجری مقدس

# وقعات

یعنی

سلطنت عثمانیہ نے جو ترقیات علیحضرت ام المومنین خلیفہ المسلمین  
سلطان ام لانا سلطان لغازی عجبیت خان ثانی کے عہد سعادت میں

بین کی ہر انکجالی بیان

متصنیف

وقف حال باشندہ امریکہ۔

مترجمہ

مولوی محمد نشاۃ الدین سبزواری آباد جھڑ

نیشنل ہسپتال شیخ غلام محمد مختار عدالت نیپٹ ٹیڈ سٹیج کے مہتمم سے

درمطبع روز بازار امرتسر

(بذیل لائسنس آئی)

۱۹۶۶ عیسوی

# عرض حال

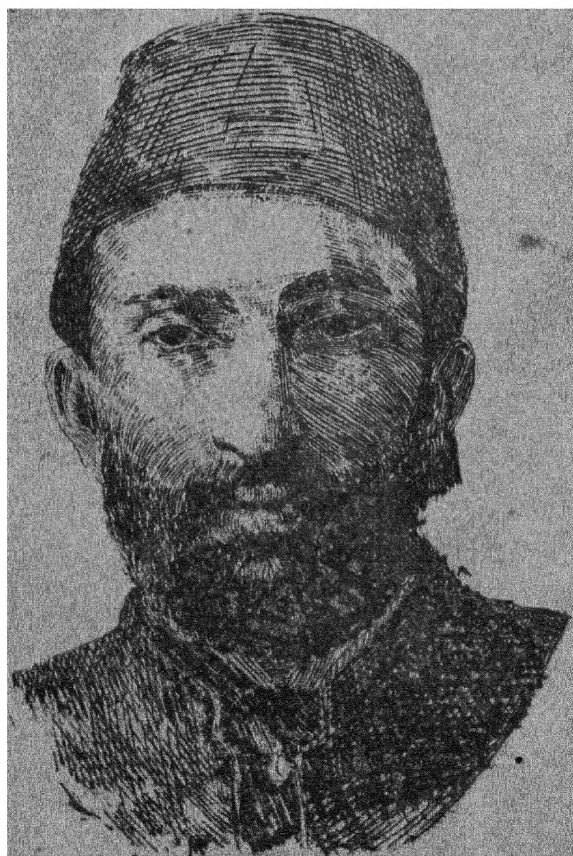
CHECKED. 1931

امریکہ کے ایک نصف مزاج بنٹلین نے اپنے ملک میں سلطنت ٹرکی کی نسبت بہت کچھ غلط فہمیوں کو پیدا ہوا یا کرتی  
 اٹھکوں سے سلطنت عثمانیہ کے وسیع حالات کو بیان کر کے لیے ٹرکی میں سیاست کی اور جو کچھ مشاہدہ کیا اس سے نہایت ہی مختصر  
 طرز اور دلچسپ عبارت میں قلمبند کر کے حال ہی میں ایک سالہ نام ذہیق فیکٹس ابوٹ ٹرکی انگریزی زبان  
 میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب نہایت ہی دلچسپ اور شگفتہ ہے۔ اس میں نہایت ہی دلچسپ اور شگفتہ ہے۔ اس میں نہایت ہی  
 سے ایک خاص اس پر اور وہ اس کا شکر ہے کہ ہندوستان کے کم از کم کچھ پڑھے نہایت مسلمانوں کی اب یہ کیفیت تہذیب  
 میں ہے اس کتاب کی خبر پڑے ہی امریکہ سے منگو اگر اس کا ترجمہ کر دیتا مناسب سمجھا مصنف نے اس کتاب کو لکھی  
 بہت ہی اچھا اور اختصار سے تحریر کیا ہے۔ اس لیے میں نے جا ہی اکثر مقامات پر اپنی طرف سے حواشی اور نوٹ لکھے  
 مقامات کو شرح کر دیا ہے اور مشاعرہ اور نصف مشاعرہ کے حالات بھی موصوفہ پر درج کر دیے ہیں جس سے یہ  
 رسالہ انگریزی خوان اہل ملک کو بھی اصل کتاب سے کہیں زیادہ واقفیت دے سکے گا ناظرین اس کتاب کو اگر  
 مفرد مضامین اور کتابت محض و محض اور میرا انوین کے جدید ادبیاتی کے  
 ساتھ مل کر جس میں تقریباً ۵۰ صفحوں اور ان کے گئے ہیں مطالعہ فرمادیں گے تو ان کو یورپ کی ٹیڑھی پالیسی سلطان  
 کی مشکلات اور ان کا پانی بہت خدا داد اور تائید از دی سے ہر ایک شکل پر کامیاب ہوتے چل جانے کا فضائل  
 معام ہو جائیگا اور ساتھ ہی سلطنت عثمانیہ اور اس کے بڑے بڑے مصیبتات مصر بلغار یا دیوہ کے جغرافیہ اور تاریخ  
 تاحال سے یورپی پوری واقفیت ہو جائیگی اس سالہ میں چند ایک تصویریں اور نقشے بھی ان کے گئے ہیں پھر یہ ہے کہ  
 اپنے ملی بھائیوں کو اسلامی سلطنت کے کو ایف و حالات و افکار اور باخبر نہانے کیے جو حق کو کشن میری جانب  
 سے ہو رہی ہیں ان میں کامیاب ہوئی گئے ناظرین دعا ہے میری اسد اکریں گے۔ والسلام۔

خاندان محمدی عیسیٰ بنیاد انعام آباد جھارکھنڈ کے جبرائیل  
 (مال ایدیشیہ راجہ وکیل امرتہ)



المير ومين - امام المسلمين - خليفه رضى الله عنهما - حامى الفقهاء واليهامى  
 محب العلماء والصالحين - سابق المجاهدين والبريين - خادم الحرمين  
 الشريفين - الادهو السلطان - السلطان الملك المظفر والمنصور من قبل  
 الرحمن - مولانا السلطان الغازى عبد الحميد خان لا ازالته الله من  
 اقباله باز غنته الى انتهائهم والدرمان آفتد فر - حضر تلو نيك لقيوه  
 تبركا وقيمنا ديج صحيفه افتخار قبلندى





# وقعاتِ م

سلطنتِ عثمانیہ (جو جو ترقیت علی حضرت سلطانِ اعظم عبدالحمید خان ثانی نے لگائی)  
خلیفۃ المومنین کے عہدِ ستارہ ہدین کی ہیں اور کاجالی بیان میں تصنیف

## وقفِ حالِ نصیف مزاج ہندہ امریکہ

اس کتاب کی تالیف سہ ماہیہ مدعا ہے کہ موجودہ فرمانروائے سلطانِ اعظم عبدالحمید خان ثانی کی نظر  
حافظت میں ترکی نے جو عجیب و غریب ترقی کی ہے اور کس متعلق چند وقعات بیان کر دیئے جاویں حصہ مروج  
کے تحت قصری اور من و نجات پر جلوہ افروز ہونے کو دن سے شروع ہو کر روز افزون ہوتا اور عروج و  
اقبال بڑے تہفہ والے ساتھ سلطنتِ عثمانیہ کو حاصل ہو رہا ہے وہ اس قابل ہے کہ انگریزی بولنے والی قوم  
پر بڑا ہر کیا جاوے۔ آخری باب میں مصنف نے اپنی رائے کا قومِ امریکا اور ان کے بچے بھی پیش کرتے ہوئے انقلابی  
کی نسبت بھی اظہار کر رکھا ہے۔

## بابِ اول - ریلوے

۱۲ مارچ ۱۸۲۵ء کے معاہدہ کی وجہ سے ترکی کو ایک سلسلہ ریلوے جس میں چند جزیر لائین تھیں، سہ ماہیہ  
لیج مصنف کو اس رسالہ کی تالیف و تصنیف میں کتاب و سومر و شخص واحد جس نے ایک طاقت کو تباہی سے بچایا ہے۔  
بہت پیش قیمت مدد ملی ہے۔ ترکی معاملات پر وہ ایک نہایت ہی قابلِ قدر رسالہ ہے۔ (مصنف)  
۱۸۲۵ء مارچ ۱۲ء میں سرکاری خرچ سے روم میں ریلوے سلسلہ کی بنیاد قائم ہوئی اور اس سال کے خیر پر ۶ میل ریلوے  
لائن تیار ہوئی۔ ۱۸۲۵ء مارچ ۱۳ء میں ریلوے لائن عام آمد و رفت کے لئے جاری ہوئی۔ ۱۸۲۵ء میں یورپ کی چند  
کمپنیوں سے معاہدہ ہو کر انکو تعمیر ریلوے کا اجارہ دیا گیا اور جون ۱۸۲۵ء کے اخیر میں سلسلہ ریلوے ترقی پا کر ۶۰ میل تک  
پہنچ گیا۔ یکم جنوری ۱۸۲۵ء کو کل سلطنت میں ۱۳۰ میل ریلوے جاری تھی جن میں سے ۶۵ میل یورپ میں ترکی میں ۱۲  
۲۰ میل ایشیا و روم میں تھی۔ بعد ازاں برلن کے سلطان کچھ صوبوں کے آزاد و جلنے کی وجہ سے خاص یورپ میں ترکی میں  
لائن کا کل ۱۸۲۵ء میں صرف ۶۰ میل انگریزی اور کل سلطنت میں ۵۰۰ میل بدین تفصیل لکھا گیا: (صفحہ ۱۲)

۱) اقل خط طیفہ سے شروع ہو کر ایڈریانوئل اور فلپ پولی سے گزرتی ہوئی بیلگو و آٹمک طول ۶۲ کیلو میٹر۔

یورپین ٹرکی	میل	ایشیائے روم	میل
از قسطنطنیہ تا ایڈریانوئل	۲۱۰	سمرنا تا یون	۱۴۵
از ایڈریانوئل تا ستر	۱۵۲	سقوڑ تا اسد	۲۰
از سافز کا تا ایکب	۱۵۰	میزان	۱۶۲
از ایکب تا ستر و ذرا	۷۵		
از کھلی تا دنیہا حاج	۷۰		
از ٹرنو تا بابا بولی	۶۵		
از بنجا کوک تا غودی	۶۲		
میزان	۷۸۶		

ہذا کل جو آخر شہر وین رگہ

(۹۵۸)

سمرنا عین ریلوے ایک انگریزی کینجی بھمانت سلطنت بنا کی تھی۔ ۱۹۵۰ء میں ۴۶ میل ریلوے سرکاری خرچ بنائے جانے کا حکم دیا گیا۔ گروپ پیچہ پور پینچنے کی وجہ سے کوئی کام نہ ہو سکا اور اس بارے میں بھی مقدر نے گوتھ بندھتے لیجا ناہیر کو سین جیلمیجید خان غازی کے واسطے ہی محفوظ کر رکھا تھا۔ چنانچہ باوجود قلت ریلوے شرفہ اعداد اور پیچہ مار مشکلات اور لاتعداد مصائب کے سترہ عین ریلوے کی تعداد ۷۰۰ میل اور شہر عین ۱۲۵ میل رہیں۔ ۱۹۴۰ء میں ۳۴ میل ایشیا میں تھی ۱۹۵۰ء میں یورپین ٹرکی میں ۹۰۲ میل۔ ایشیا میں جاری ۵۰۰۔ اور یورپین ۲۵۰ میل شہر عین ۱۰۰ میل اور یورپین ۳۶۱ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تھی۔ اور شہر عین یورپین ٹرکی میں ۳۰۰ میل جاری اور ایشیا میں روم میں تقریباً ۵۲۰ میل جاری اور ۱۰۰۰ میل زیر تعمیر تھی گویا ان ۱۰ برسوں میں ۱۰۰۰ میلوں کا اضافہ جاری شدہ ٹائمنوں میں ہوا اور جو ہزار میل سے متجاوز زیر تعمیر ہے وہ ماسوائے رہی۔ ریلوے کی توسیع اور اجراء جو فوائد عمارت کو کیا بھی فائدہ تجارت و زراعت اور کیا بھی فائدہ پھیل ہو سکے پہنچے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پس اس ایک شاخ میں جو پور ترقی علیحدہ عمل جانی کے عمل عافیت میں سلطنت عثمانیہ کو حاصل ہوئی ہے اسے بڑی خوبی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان اعظم کی ذات بابرکات سے وجود دینی اور رات چوگنی ترقیان سلطنت غلمی عثمانیہ کر رہی ہے دشمنان روسیہ نہیں دیکھ دیکھ کر بے جا جلتے ہیں اور انکی شان میں طرح طرح کی من گھڑت کہانیاں عوام پر تاس میں مشہور کرتے ہیں مگر وہ بے سمجھ یہ نہیں سمجھتے کہ کوون سے کوون ان عینی مشاہدات کو کبہ انکی تائید کو وہم و گمان میں بھی دیتے نہیں مان سکتا۔ چنانچہ کہ کوئی عقلمندان کے دھوکہ میں آجاوے۔ دیگر صیفون میں بھی جو کچھ علیحدہ رت کی مٹی کو شمشیر ترقیان ہوتی ہیں انکا ذکر بھی میں مصنف کے ساتھ ساتھ حسب موقعہ کرنا چاہتا ہوں۔



سلطان المعظم کے تخت نشین ہونیکر وقت ہر چھ روز میں تیار ہوئی این با حقد ر اس وقت یہ تعمیرین  
یا جن کے اجارہ عطا کر دیئے گئے ہیں اور وہ لمحہ بہ لمحہ تیار ہوتی جائیں گی۔ اگر ہکا فقط شمار کر دیا جائے تو وہ یہ  
ثابت کرنے کو کافی ہو گا کہ سلطنت عثمانیہ سلطان المعظم عبد المجید کے حسانت ہر کس قدر گرانبار ہے۔ اگرچہ  
کوئی شخص برس سے قسطنطنیہ چار دن میں پہنچ سکتا ہے تو یہ عظیم الشان قصبہ با حجت سلطان عبد المجید  
ہی کی مسلسل اور مستقل کوششوں کا ثمرہ ہے۔ یہ وہی ہے جو کینسل اربعہ میں رومیلیا اور وٹلی یورپ  
کی ریلوے لائنوں کے ملانے پر برابر مصروف ہے اور دوسرے ملکوں کو اس بہت بڑے کام کی تکمیل  
کے لیے ہرگز کا شکور ہونا چاہیئے

چھپیلے پانچ برس میں جو مختلف اجارے عثمانیہ گورنمنٹ نے عطا کئے ہیں ان کی فہرست یہ ہے:-  
(۱)۔ انسہ۔ انگور (اناطولیہ ریل روڈ)۔ (بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۸۶۶ء۔ اکتوبر ۱۸۶۷ء) طول ۱۲۴ کیلو میٹر۔ اناطولیہ  
ریلوے کی کل لمبائی حیدر پاشا سے انگور آگ ۷۰ میل ہے اور یہ کل لائن ایک سرے سے دوسرے  
تک برابر جاری ہے۔

(۲)۔ جافیہ و شلیم (۴۰ اکتوبر ۱۸۶۷ء) طول ۵۰ کیلو میٹر (یہ لائن بھی جاری ہے۔ موقوف)  
(۳)۔ سالونیکا بمناطہ (۲۰ اکتوبر ۱۸۶۷ء) طول ۱۳۶ کیلو میٹر۔ اس میں ۶۰ کیلو میٹر تیار ہو کر ۷ دسمبر ۱۸۶۷ء  
کو جاری ہوئی اور باقی ماندہ حسب عدد ۵۸-۴۸ اپریل ۱۸۶۸ء کو تیار ہو گئی۔

(۴)۔ مودانیہ۔ بروصد (۲۲ فروری ۱۸۶۹ء) طول ۲۶ کیلو میٹر  
(۵)۔ پاندرمہ۔ کونیہ (بعد متعہ دشاخون کے)۔ (بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۶۹ء) طول ۵۰ کیلو میٹر۔ بعد عطا ہوا  
مبادل کر دیا گیا اور ان کے عوض المہ شہر قار احصار ریلوے کا اجارہ دیا گیا۔

(۶)۔ بیروت۔ دمشق۔ حوران طول ۳۲ کیلو میٹر۔ یہ لائن تیار ہو گئی ہے (موقوف)  
(۷)۔ ماسون۔ سیواس۔ دیار بکر (۲ جولائی ۱۸۶۹ء) طول ۵۰ کیلو میٹر۔ اس لائن پر ابھی کام شروع نہیں ہوا  
(۸)۔ عکہ۔ جافہ۔ دمشق۔ (۸۰ اکتوبر ۱۸۶۹ء) طول ۱۶۹ کیلو میٹر۔ ابھی شروع نہیں ہوئی (اس لائن پر بھی کام  
سے کام شروع ہو گیا ہے اور ۱۸۶۹ء میں غالباً ختم ہو جائیگا (موقوف)

(۹)۔ وادی خلیج سالونیکا (بعد متعہ دشاخون کے) (۱۸۰۰-۱۸۰۱ء) طول ۳۰۰ کیلو میٹر۔ ابھی کام ۱۲  
جولائی ۱۸۶۳ء کو شروع ہوا اور یہ ہے کہ یہ لائن ۱۸۶۹ء میں تیار ہو جاوے گی۔

(۱۰)۔ عسکلی شہر۔ کونیہ (۱۳ فروری ۱۸۶۳ء) طول ۲۸۸ کیلو میٹر۔ ۳۱ اگست ۱۸۶۳ء کو کام شروع ہوا  
اسکی لمبائی ۱۸۶۳ء کی پیشی کی گنجائش ہے۔

(۱۱)۔ انگور اتمیصرہ۔ (۱۳-۱۳ فروری ۱۹۳۳ء) طول ۶۵ کیلو میٹر۔

(۱۲)۔ بندہ شہر قار احصار (۴ فروری ۱۹۳۳ء) طول ۵۵ کیلو میٹر۔

(۱۳)۔ دمشق برحیک (۱۱ مئی ۱۹۳۳ء) طول ۱۰۱ کیلو میٹر۔

ان تینوں چھپلی لائینوں کی لمبائی میں نقشوں کے ختم ہونے پر کمی بیشی کا احتمال ہے۔

مسند جرجا بالاسطوری و صحیح ہو رہا ہے کہ بندہ انگور لائن اور سالونیکا مناسط لائن بالکل مکمل اور جاری ہوئی ہیں۔ ایک پرانا اجلہ پیشہ پندرہ کوئینہ ریلوے کا منسوخ کیا گیا ہے اور پانچ چٹے عطا کئے گئے ہیں جن میں ہم ان میں سے ہر ایک کی نسبت مجملہ کچھ ذکر کر دیتے ہیں۔

(۱)۔ عسکی شہر کوئینہ ریلوے کی جبکا طول تخمیناً ۲۰ میل ہے ذمہ داری پر حساب ۶۰ پونڈ ترکی فی کیلو میٹر گزٹھنے کی ہے۔ اس لائن کا پٹہ اناطولیہ ریل و ڈکپنی کو دیا گیا ہے جسکی یہ لائن ایک شغلیہ ہے اس کا کام جو ۱۳ اگست ۱۹۳۳ء کو شروع ہوا تقیحات کی منظوری کے بعد زیادہ سے زیادہ چار برس میں ختم ہوگا۔

(۲)۔ عسکی شہر کوئینہ ریلوے کا چوترا اسکشن (حصہ) فیول کر احصار سے آتی شہر تک جبکا طول ایک سو کیلو میٹر ہے۔ ۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء کو پمپک کی آمد و رفت کیلئے جاری ہو گیا ہے۔ اب اس لائن کے ۶۰ کیلو میٹر جاری ہو گئے ہیں۔ اور کل اناطولین ریلوے جو اس وقت جاری ہے ۴۵۲ کیلو میٹر ہے۔ لیونٹ ہرٹل ۲ دسمبر ۱۹۳۳ء۔ (مترجم)۔

(۳)۔ انگور اتمیصرہ ریل رڈ کی لمبائی قریباً ۵۰ میل ہے۔ اس کا پٹہ بھی اناطولیہ ریلوے کمپنی کو دیا گیا ہے اس کمپنی کی یہ لائن بغداد کی طرف ایک طرح کی توسیع ہے۔ اور اسکی ذمہ داری بحساب ۵۰ پونڈ ترکی فی کیلو میٹر کی گئی ہے۔

عثمانیہ گورنمنٹ ضمانت کو کم کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے مگر اس صورت میں کمپنی بھی اگر چاہے تو اجازت چاہ سکتی ہے ضمانت کو بہاری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس لائن کی تعمیر میں بہت سی خیرین مشکلات میں

۱۵۰ قاعدہ ۱۰ کہ جب کسی سلطنت میں کوئی ریلوے لائن کسی کمپنی کی معزوت ہو جائے اور اس کو عیاد مقررہ کیے گئے اجارہ دیا جاوے تو سلطنت مذکورہ اس کمپنی کی حوصلہ افزائی اور اپنے ملک کو ریلوے اور سہیل کے دیگر سلسلوں سے مستفید کرنے کیلئے اس کمپنی سے یہ ذمہ داری کر لیتی ہے کہ اگر لائن کی سالانہ آمدنی فی میل ایک مقررہ رقم مثلاً پانچ یا چھ سو یا تین سو کم ہو تو وہ اس کو اپنے پاس سے پورا کر دیگی۔ چنانچہ اس لائن کی سالانہ آمدنی بحساب فی میل ۶۰ پونڈ سے کم ہو تو خزانہ عثمانیہ سے اس کی پورا کر دیا جاوے گا۔ سہیل کے کمپنیوں کے ساتھ عیاد مقررہ کے بن خرید لائن کے وسط شرائط کی گئی ہیں انکا الگ ذکر ہوگا۔

کمپنی نے لائن ڈاکو آٹھ برس میں تیار کر دینے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔

(۴۰)۔ اندر شہر: قراحصار لائن سمٹرا کا بہ لائن کی توسیع ہے اور اناطولیہ ریل وڈ کو قراحصار میں جا ملے گی۔

۱۰۵۔ اس لائن کا اجارہ مانیٹر لیمٹڈ نے لیا ہوا ہے جس نے ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو اس لائن پر پہلا ڈھیلہ اکھاڑا۔ یعنی کام شروع کیا۔ اس دن بڑا عظیم شان جل کیا گیا۔ اور حضرت سلطان اعظم کی صفت نشا میں تقریریں کی گئیں۔ کل خرچ کا اندازہ پچیس لاکھ پونڈ ٹرکی کیا گیا ہے۔ اور بائیان ریلوے یقین کر رہے ہیں کہ گو بہت سی دشواریاں شکلات کو دور کرنا پڑیں گی۔ مگر وہ اس کو اڑھائی برس غایت درجہ میں تیار کر لیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اناطولین ریلوے ایشیا کو چاک میں اپنی سے اتھارہ پچھلے ہیں کہ وہ اندرون ملک کی تمام پیداوار کو بحیرہ مارمورا کے بندرگاہوں پر بچانے لگ گئی ہے۔ اس لیے اگر زیادہ توقف ہو گیا تو وہ انکی لائن کو ماند کر دیگی۔ اندر شہر سے شروع ہو کر پہلا اسٹیشن پانچ کیلو میٹر کے فاصلہ پر قیقلی ہوگا اور دوسرا اسٹیشن سقیدر اور فاصلے پر مینی کوٹی۔ یہ دونوں چوٹے چوٹے قصبے ہیں اور اندر شہر سے دونوں کو ایک ہی شریک جاتی ہے۔ ان سے آگے لائن شمال کی طرف ہو جاوے گی۔ اور پیکا یا اولمان یا ماہارون سے گذر کر ایلاکر جا ٹھہرے گی۔ یہ موصیع اندر شہر اور فاصلے پر ہی کے صدر مقام قیقلی کے درمیان ہے۔ اور ایک مشہور قصبہ ہے اسکی مردم شماری دو ہزار ہے جس میں سے ۵۰۱ اگر ایک ہیں۔ اور باقی مسلمان۔ ایساں لمبے میں کیلو میٹر آگے چکر لائین فاصلے جینی میں پہنچے گی۔ اور وہاں سے میں کیلو میٹر اور آگے چکر صدر اسٹیشن اور شجاق پر ختم ہوگی۔ اس لائن میں ۱۲ ٹنل باڑ کاٹ کر تیار کیے جائیں گے۔ جن میں سے سب سے چوٹا پائیل لمبا ہوگا۔ اور سب سے لمبا ایک میل سے بہت زیادہ طویل ہوگا۔ پل بھی بکثرت تیار کرنے پڑیں گے۔ ایک کا پاٹ ۲۹۰ فٹ ہوگا۔ اور پانچ کیلو میٹر کے تمام پلوں سے بڑا ہوگا۔

اور شجاق ایک مشہور زرعی و صنعتی قصبہ ہے۔ زماچ، نیون اور شاہ بلوط کے چمکوں کی جو باغیچہ کا نہایت عمدہ مصالحہ ہیں یہاں بہت بڑی مٹی ہے اور قالین تو اس جگہ کے کل دنیا میں مشہور ہیں۔ سمٹرا کو اس شہر کے ساتھ آمد و رفت کا بہت سہم پہنچ جانے سے بہت فائدہ ہوگا۔ اور شجاق کی مردم شماری ۲۰۰۰، جمہوریت سے ۱۴۰۰۰ قصبہ میں رہتے ہیں اور باقی ۱۳۲ دیہات تھیں۔ یونانی صرف ۱۲۰۰ اور ارمینی ۱۰۰۰ ہیں باقی مسلمان ہیں۔ اور شجاق کو آگے پٹیشن ہون گئے جہاں س۔ واکوم۔ بونا۔ (سرخ سمندر سے ۸۳۹ فٹ بلند) بال بحث اور قراحصار چنٹھائی لائن ہے۔ سمٹرا اور لہند شہر کے درمیان لائن کی لمبائی ۶۹ کیلو میٹر ہے اور شہر اور قراحصار کو دینا دوسو چاکس کیلو میٹر یعنی کل ۱۱۸ کیلو میٹر ہے۔ قراحصار اناطولیہ کے مشہور قصبوں میں سے ہے اسکی آبادی ۸۰ ہزار ہے جن میں سے تیرہ ہزار مسلمان ہیں ۴۰۰۰۔ ارمینی۔ اور ۲۱۵ یونانی۔



اسکی لمبائی تقریباً ۵۰ میل ہوگی۔ اور فی کیلو میٹر ۸ پونڈ ترکی (پونڈ ترکی = ۱۰ روپیہ) کی سالانہ ذمہ داری کیلگئی ہے۔

(۴) سالونیکا۔ وادی آفاج ریلوے جبکی لمبائی ۵۵ میل کے قریب ہوگی۔ ۵۵ افرنیک (افرنیک = پونچھ کی سالانہ ضمانت فی کیلو میٹر رکھتی ہے۔ یہ لائن سالونیکا اور قطنینہ کے درمیان اور ایٹیل ریلوون (لفظی معنی مشرقی۔ یہاں ان ریلوون سے مراد یحیائی ہے جو یوروپین ترکی کے مشرقی حصہ میں جاری ہیں یعنی قطنینہ ایڈریانوپل اور ایڈریانوپل وادی آفاج لائنیں۔ اس کمپنی کا نام بھی اور ایٹیل ریلوون کمپنی ہے) کے ساتھ ملکر براہ راست آمد و رفت جاری کر دی گئی۔ اس پر کام جون ۱۹۵۷ء میں شروع ہوا اور چار برس میں ختم ہو جائیگا۔

(۵) دمشق برجیک۔ لائن طول میں تقریباً ۸۰ میل ہے اسکی سالانہ ذمہ داری کی تعداد فی کیلو میٹر ۱۲۵۰۰ افرنیک تقریباً کیلگئی ہے۔ نقشہ ابھی مکمل نہیں ہوئے اور نہ کوئی کمپنی ابھی تک اس اجارہ کو قبول کرنے کو تیار ہے۔

یہ سب عیسے جب ملکر ۹۰ میل کیلئے ہیں گو رنٹ کی اوس خلوص نیت اور سچی خواہش کو بخوبی سمجھ کر نے ہیں جو وہ ملک کو تجارت اور ترقی کیلئے کہوٹنے کا بارہا میں رکھتی ہے۔ بہر کیف گو رنٹ مذکورہ تین کرتی ہے اور ہکایتیقن بلاوجہ بھی نہیں ہے کہ اوسنے حسب حال کافی ضمانتیں دیدی ہیں۔ اور یہ باور کرنے کو تیار ہر ایک طرح سے وہ موجود ہے کہ جو ضمانتیں دی جا چکی ہیں وہ ریلوون کی آمدنیوں کو بخوبی پوری ہو جائیگی۔ (یعنی ان لائنوں کی سالانہ آمدنی اس تعداد سے جبکی گو رنٹ کی ضمانت کی ہے کم نہیں ہوگی۔ اور گو رنٹ کو اپنی گاہ سے کمپنیوں کو کچھ دینا نصیب نہ ہوگا۔ ٹوٹ)

ملک کی داخلی ترقی پر جو کچھ اثر ریلوون کے اجراء سے پڑا ہے وہ ان چند اعداد سے سمجھ میں ہو جائیگا۔ ۱۹۵۷ء یعنی اوس برس میں جب کہ نا طویلہ ریل روڈ پر کام شروع ہوا اسنچ انکو اسکے عشر (عشر میں لیا گیا سے ۳۲ ہزار ترکی پونڈ آمدنی ہوئی اور ۱۹۵۸ء میں جب کہ تقریباً ۱۰ میل لائن مکمل ہو چکی تھی وہ آمدنی ۴۹ ہزار پونڈ ہو گئی یعنی پچاس فیصدی سے زیادہ بڑھ گئی۔ سہترے سنی ۱۹۵۹ء میں ۲۲ ہزار پونڈ آمدنی عشر سے ہوئی اور ۱۹۶۰ء میں ۵۵ فیصدی بڑھ کر ۹۰۰۰ پونڈ ہو گئی۔ کوٹاہیا اور ارطغرل کی تحقیق بھی باوجود ریلوون لائن سے نسبتاً زیادہ فاصلہ پر ہونے کے انکو عمدہ اثر سے محروم نہیں رہیں ۱۹۵۷ء میں محاصل عشر ۴۰۰ پونڈ تھے۔ اور ۱۹۶۰ء میں ایک لاکھ چودہ ہزار ہو گئے۔

گورنمنٹ کو اسکو وسائل میں پیشی ہو جانے کی وجہ سے ضمانتوں کے ادا کرنے میں بڑی امداد پہنچ گئی۔ بلکہ مسٹر فوسنٹ کیلبر ڈن نے اعداد و شمار سے ثابت کر دیا ہے کہ جس برس اناطولیہ ریلوے جاری ہوئی تھی اسی برس گورنمنٹ کو محاصل عشرے سے ہفتہ زائد آمدنی حاصل ہو گئی تھی کہ صرف زرعی ریلوے کے پٹری کی ضمانتوں کے لم ادا کرنے کو کافی ہو گیا تھا۔ حالات ملک کی بہتری اور اصلاح سے زراعت میں بھی جمع پھونکی گئی ہے جس کے نشو و نما میں گورنمنٹ نے بوسنیا ہرزیگوینا تھیلی اور یاسٹہائے بلقان کے مہاجرین کو طرکی میں آباد کرنے اور بھی بڑی امداد دی ہے اور ملک میں کاشت کاری کے شوق کو بڑی کامیابی کے ساتھ پہلایا دیا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی مختلف جاری شدہ لائینوں کی فہرست یہ ہے :-

نام لائن	جستہ کل چوکی اور جاچکی کی تعداد	نام لائن	جستہ کل چوکی اور جاچکی کی تعداد
(۱) سمرنا۔ اوانا بموشا خولکی۔ (سمرنا ایرلیوی)۔ ۳۲۴	(۸) سالونیکا سڑک	۶۰	
(۲) سمرنا۔ اندشہر بموشا خولکی (سمرنا بابا بیکو)۔ ۱۶۵	(۹) قسطنطنیہ۔ ایڈیریا نوبل۔ سھٹنے پاشا	۲۲۲	
(۳) میفونیا۔ بروٹہ۔ ۲۶	(۱۰) سالونیکا۔ سبک۔ متر ووزا	۲۲۶	
(۴) مرسینا ارانا۔ ۴۰	(۱۱) وادی آغاچ۔ ایڈیریا نوبل	۹۲ ۱/۲	
(۵) جانہ۔ یروڈلیم۔ ۵۳ ۱/۲	(۱۲) سبک۔ زروچلی	۵۲ ۱/۲	
(۶) بیروت دمشق حوران۔ ۱۳۲	(۱۳) طرینڈا جاسولی	۶۵	
(۷) جب۔ رپاشا۔ انکورا۔ اناطولین ریلوی۔ ۳۷۰	(۱۴) بانجا کوک۔ نووی	۶۲	
میزان ایشیائی و ممین۔ ۱۱۱۰ ۱/۲	(۱۵) ایڈیریا نوبل۔ سبھی	۱۵۲	
	میزان یورومین سڑکی	۹۳۵ ۱/۲	

## میزان کل سلطنت عثمانیہ

(۲۰۲۵ ۱/۲)

نہ۔ چونکہ اصل مصنف نے اس رسالہ کو ۱۹۹۲ء میں لکھا تھا۔ اس لیے اس کے بعد سلطنت علیہ میں جو توسیع ریلوے کی ہوئی ہے۔ اس کا جملہ ذکر مستند رسالوں اور کتابوں سے اندازہ کر کے میں نے نوٹ نمبر ۲ میں کر دیا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہو جائے گا کہ ۱۹۹۵ء کے اخیر پر سلطنت عثمانیہ میں کس قدر توسیع جاری تھیں +

## باب دوم۔ گودیان

ان تمام رہتوں کا جو ایشیائے یورپ کو جاتے ہیں مقام تقاطع یعنی ان ستون کی کلید ہو سکی وجہ سے جو بحیرہ روم کی راہ سے ہندوستان اور مصر سے ممالک مغربی اور یورپ کو جاتے ہیں قدرتی نے روز ازل سے قسطنطنیہ کو تمام دنیا کے اول درجہ کے تجارتی مرکزوں میں سے ایک بنا دیا ہے اور اس لیے اس شہر میں جب گودیان بنانے کا اجارہ دیا گیا۔ تو کل آبادی نے اس نوید کو بے اندازہ مسرت کو منا۔

گودیون کی تعمیر سے جو دنیا کے موجودہ گودیون میں سے نہایت ہی خوبصورت ترین بندرگاہ سمندر کو جو فائدے پہنچے ہیں اس سے کہو اور منافع اور فوائد کا اندازہ لگانے کا موقع ملتا ہے جو دارالخلافہ کی تجارت کو بالخصوص اور کل سلطنت کو بالعموم گولڈن ہارن کے کنارے ان گودیون کے بچانے سے جو اس وقت زیر تعمیر ہیں پہنچیں گے۔ گودیون کے ساتھ ساتھ ڈاکس (گڈرگا۔ جہازوں کی مرمت درستی یا ٹھہرنے کی جگہ) بھی تعمیر ہو رہے ہیں جو اول الذکر کا لازمی نتیجہ ہیں بڑے بڑے تجارتی ستور ہوسوں (گودام گہروں) کے متعلق متعدد و تجاویز سلطنت عظمی عثمانیہ کی پیریل گونیٹ کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہیں۔

نصف گودی یا گھاٹ اس نچتہ بند کو کہتے ہیں جو دریا یا مندر کے کنارے پر بہاؤ وغیرہ چڑھانے یا اتارنے کو کہتے بنایا جاتا ہے۔

لہذا بعضی منصوبہ کار سینک۔ یہ بانسفر کے اس حصہ کا نام ہے جو قسطنطنیہ کے ننگر گاہ کا کام دیتا ہے اور خشکی میں سیلون شہر کے سچون پر چلا گیا ہے۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر جہازوں کو لینے کوئی ننگر گاہ محفوظ اور عمدہ نہیں ہے۔ ورنہ فرنی ہا عین غلے کے نام کو ایک پہنچ سکتا ہے اور ایک ہی وقت میں ایک ہزار سے متجاوز جہاز آجین مل سکتے ہیں اس کی شکل دیکھ کر طرح پہاڑ بہتبار تجارت یہ ہر وقت گویا سونے سے معمور رہتا ہے اس کو عقیدہ میں نے اس کا نام گولڈن ہارن یا طلائی سینک رکھ دیا جو کیفیت آٹھویں صدی میں بڑی تھی اور جو کچھ ہم نے اس کی قدرتی نظارے اور زمین سے حاصل ہوتا ہے اس کا اندازہ سونے مشابہہ کے اور کیسے کرنا قریباً ناممکن ہے بڑے بڑے نامور اہل قلم یا محققان اور مورخین نے اس کی زمین بے بہار اور غلہ کو ہار آخر کار تسلیم کیا ہے کہ اس کی نہر از حویون میں ہی ایک کبھی بیان نہیں کر سکتے یعنی قسطنطنیہ اس کی مصافحات اور اس کو بغیر بندرگاہ گولڈن ہارن ہی نامدار آمدیش با چیزیں ہیں کہ اگر روز زمین کی کل سلطنتیں فروا آج کے لیے بیکے بیکے بھاب گواہی ہوں تو ہمیں ان کو غور سے دیکھنا چاہیے اس کا فصل حال ہی میں بیکے بیکے بھاب گواہی ہیں کہ وہاں اس کی بہانہ نہایت بڑی اور خوشحالی صورت نہیں (موقوف)۔

نوجہ میں پختہ ماربر (النگر گاہ) اور مرست جہازات کا کارخانہ بنانے کے لیے توفیق بے محصور نے نقشبات مکمل کر لیے ہیں جس پر وزارت میربحری اور محکمہ محصول دریا میں غور کر رہے ہیں۔ انکی منظوری کے بغیر کام خود اسٹارٹ نہ ہو جائے گا۔ لیونٹ ہر لڈ ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ مترجم +

## ایوان تجارت

ایک اور نہایت ہی مفید اور کارآمد چیز جس کے لیے سلطنت عثمانیہ کی تجارت علیحدہ محل سجانی کی بجائے ممنوع ہے عثمانیہ مجلس یا ایوان تجارت کا بنایا جانا ہے جو ۱۹۰۷ء میں متبول میں قائم ہو گیا اس کے نمونہ پر گسٹ ۱۹۰۷ء تک سلطنت کے ضلع و متبول اور ولایتوں کے صد رقعات میں ایک سو تیس ایوان تجارت بن چکے ہیں۔

عثمانیہ چیمبر آف کمرٹس مجلس ایوان تجارت کے ساتھ ایک نہایت ہی مفید ضمیمہ کے طور پر جو عثمانیہ تجارتی میوزیم و عجائب گاہ کا بمشاہد ایراد سلطانی موروث ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء قائم کیا جانا منظور ہوا وہ ترکی کی تجارت اور صنعت اور زرعت کو فروغ دینے میں ضرور بہت بڑا حصہ لینگا۔

اس عجائب گاہ میں سلطنت کی تمام تجارتی پیداواریں اور صنعت و زرعت اور دستکاری کی چیزیں ہمیشہ دوامی نمائش کیلئے جمع کی جائیں گی۔ اور سطح پر ترکی و اجنبی دونوں طرح کے سودا گروں کو ان پیداوار اور سامانہ شیاؤ کی قیمت اور ماہیت کو متعلق نہایت قیمتی و قیمت حاصل ہو سکا کرے گی (یہ عجائب خانہ بڑی شان و شوکت سے ۱۹۰۷ء کے شروع میں کھولا جا چکا ہے۔ مترجم) +

## کارخانے

دار الخلافہ اور اس کے مضافات میں یہ بڑے بڑے صنعتی کارخانے ہیں کہ وہ یورپ کے بہت عظیم نشان کارخانوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں۔ ان میں ہر کئی ایک جو پہلے کہنے ہوئے ہیں ان کو بھی حضرت خلافت پناہی کی ان تہک اور مسلسل غور و چرچت اور توجہ شاہی سے ایسا عروج حاصل ہوا ہے کہ گویا ان میں ہر سرے کو جان پڑ گئی ہے۔ فیض خانہ کا کارخانہ فوجی پارچات۔ توپ خانہ کے کارخانہ صغیر آرٹیلری (فوج توپ خانہ) اور گولڈن مارن کے صیغہ ہیز البحر کے ڈاک یا ڈیز کوہ

چیمبر آف کمرٹس یا ایوان تجارت اور مجلس کو کہتے ہیں جو کسی شہر کے تجارت اور سودا گروں نے اپنی زمین و سر آوروں کو گون کو منتخب کر کے ان کے مفاد تجارت کی حفاظت کے لیے بنوائی ہو +

خانجات بحری، اس پہلی شق میں داخل ہیں اور ان کے علاوہ اور جہازیں ان کا قیام اور بنیاد وغیرہ کی اس مخلصانہ کوشش کا نتیجہ ہے جو وہ اپنی رعایا کی بہتری اور فلاح جوئی میں کرتے ہیں۔ اور ان کی تفصیل یہ ہے:-

(۱)۔ کارخانہ تمباکو و چرٹ بمقام جو بالی (سٹنبول) ۱۸۷۱ء میں قائم ہوا اس میں ہندو سوزن مرد کام کرتے ہیں۔ اور اسکی سالانہ بکری تیس لاکھ تتر کی پونڈ (چار کروڑ سی لاکھ روپیہ) کی ہوتی ہے۔

(۲)۔ کارخانہ سمنٹ (ایک تتر کم عمارتی مصالح جو چونہ کی جگہ برتنا جا ملے) بمقام کرج بورنو (۱۸۹۱ء میں جاری ہوا)۔

(۳)۔ عثمانیہ تھریڈ اینڈ کٹن کمپنی (سوتلی پارچات اور دھاگہ بنانے کی کمپنی) کا کارخانہ بمقام یدی کوئی ۱۸۷۱ء (۴)۔ جدیدہ اسلامبول گاس کمپنی کا کارخانہ گیس بمقام یدی کوئی ۱۸۹۱ء۔

(۵)۔ اوریسیٹیل ریلوے کمپنی کا نیاریلوے سٹیشن بمقام سرکچی (اسلامبول) ۱۸۹۱ء میں کھولا گیا۔

(۶)۔ کارخانجات برائے ساخت آلات شیشہ بمقام چیک لو۔

(۷)۔ کارخانجات برف بمقام شتی (اگر کنارہ باسفرس) اور سی طرحے اور بہت ہی کارخانے۔

## قسطینہ میں کیا ترقیاں اور دستیان ہوئیں

یڈریر۔ پیرا تکریم سٹنبول۔ سقوط امین (یہ سب قسطینہ کے طبعی طرح سے یا محلی ہیں) باغات بنائے گئے ہیں۔ اور ایک چڑیا گھر اور بوٹانیکل گارڈن (علم نباتات کو متعلق باغ) بھی بنایا گیا ہے۔

پیرامین پانی کے قحط کا اندیشہ رفع ہو گیا ہے ۱۸۷۱ء سے ڈکوس و اتر کمپنی اس حصہ کے باشندگان کو وہ ضروری عنصر ہم پہنچاتی ہے جو ہر طبقہ اور ہر جماعت کو لوگوں کو نہ صرف ذاتی استعمال کے لیے بلکہ حفظان صحت عامہ کیلئے بھی اشد لازمی ہے۔

سٹنبول میں بھی مصفا پانی جلد ہم پہنچ جائے گا۔ کیونکہ ڈکوس کمپنی کو دار الخلافہ کے اس حصہ میں بھی پانی ہم پہنچانے کا اہارہ دیا گیا ہے اور وہ عنقریب نالیان کھودنے اور نل جھپانے کا کام ختم کر لیگیں گیں۔ ٹرمیو۔ کمپنی نے ۱۸۷۱ء سے اپنی سلسلہ کے ساتھ ایک اور لائن ایز اور دی ہے جو غلطہ اور چلی کے درمیان جاری ہے۔ اس سے مقامات پیرا کے ان محلات کے مالکان مکانات وغیرہ کو بہت فائدہ پہنچا ہے تنگی جائیداد کی قیمت ایک نخت بہت بڑھ گئی ہے۔

جدید سٹنبول کمپنی شہر کے لگی کوچوں اور مکانات میں نسبت سابق ارزان شرح پر روشنی مہیا کرتی ہے۔

اور اب گورنمنٹ پیر کے عیاس لائینگ (روشنی گاس) کے انتظام کو بھی درست کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

سقوط کو جو اگرچہ پیشانی ساحل پر واقع ہے مگر دراصل دارالخلافہ کا تیسرا حصہ خیال کیا جاتا ہے گاس اور پانی کے بارے میں شامبول اور پیر پر رشک کہانے کا کوئی متوقع نہیں ہے۔ اجارہ دار کمپنی آبرسانی نے وہاں نل بچانے شروع کر دیے ہیں اور گاس کمپنی جسکا کارخانہ آج کل تورنگلی دائرہ میں تعمیر ہو رہا ہے۔ سقوط میں گاس کے حوض بنانے کا انتظام کر رہی ہے جس میں تین ہزار مکعب میٹر گاس ذخیرہ ہو سکے۔ یہ دونوں کام عنقریب فاضی کنی میں بھی جسکا پیرانا نام کا لیڈن تھا جاری کیے جاویں گے۔

## سالونیکا سمراسترو اور دیگر مقامات میں برکام

منجملہ دیگر ترقیات کہ جو سالونیکا میں کی گئیں اس شہر میں مشہور سے گاس کی روشنی کا انتظام کیا گیا ہے اور اجارہ دار کمپنی آبرسانی نے دو برسوں کو کام کرنا شروع کر دیا ہے ورنہ سے ہنر نکالنے کے لیے تمام نقشے مکمل ہو چکے ہیں۔ اس نہر سے شہر کی خوبصورتی اور صحت میں نمایاں ترقی ہو جاوے گی۔ اور سب سے آخر یہ کہ سالونیکا میں بھی پختہ گھاٹیں تعمیر کجاویں گی۔ جو سمرا یا قسطنطنیہ کی گھاٹوں سے کسی بات میں کم نہ ہوں گی۔

سمرا میں تجارت ہقدر بڑھ گئی ہے کہ حمیدیہ عثمانی کمپنی جہاز رانی اس بندرگاہ کی روز افزون ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ اس لیے دوہمی کمپنیان شرکت سلطانیہ و شرکت حمیدیہ قائم کی گئیں ہیں جو علیحدہ سمرا اور شہر بنادر میں ساحلی تجارت کا کام انجام دینگیں۔

دریائے ہرمز (مینڈر) سے نہر بن کاٹے جائیں گی وجہ سے فوسیا کی کانہائے نمک اور تسی میں کانخیز میدان دریائے ند کو رکھ کر طیفانیوں سے محفوظ ہو جاویں گے۔ کانوں کی پیداوار بے انتہا بڑھ جاوے گی اور میدان مذکور جسکی نہ ختم ہونے والی زرخیزی کی شعرا قدیم زمانہ سے تعریف کرتے آئے ہیں۔ پورا پورا آباد ہو جاوے گا۔ دم بزمہ کالیونٹ ہر لہ نجرب کہ شجق اسد میں موضع اشاروق کو بھی طیفانی سے بچانے کے لیے دریائے خرمیہ کے کنارے ۲۰ ہزار پیاسٹر کے صرف کردہ بنانی کی منظوری عطا ہو گئی ہے۔ مترجم

شام کے صدر بندر گاہ بیروت کی ایسی قلب مہمیت ہو گئی ہے کہ گویا جادو اور سحر کے ذریعہ سر  
یہ کام ظہور میں آ گیا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں وہاں گاس کی روشنی کا انتظام کیا گیا۔ ۱۹۵۸ء میں پختہ  
بندر گاہ بنانے کا اجارہ دیا گیا جس کا کام باقاعدہ طور پر شروع ہے۔ شہر میں پانی برابر حسب ضرورت  
بلاناغہ تقسیم ہوتا ہے۔ شام جیسے گرم ملک میں پانی کی جو کچھ قدر ہو سکتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں  
اور اب یہ ضروری عنصر تھوڑے عرصہ میں بجھ جائے کل شہر میں اس کے میدان کو سرسبز اور اوکھ  
رگستان کو بار بار باغات بنادیا گیا۔ انہ بولی واقع بر ساحل بحیرہ اہود میں گودیوں کی تعمیر کا کام برابر جاری ہے  
ان کو خود گونیٹ فر شروع کیا ہوا ہے۔

اسی طریقہ پر چاچا کا کارخانہ جو احمد کے نواح میں واقع ہے باز سر نوید کی مکمل طور پر درست کیا  
گیا ہے اور زمینیں ایسی کامل اور پوری مشینری موجود ہے کہ جو چاچا ومان کے بنے ہوئے دساویں جاتے  
ہیں وہ بعینہ پیو ہی قسم کے ہیں جسکی کہ توقع تھی اور اسکی شہرت اور ناموری سال بسال زیادہ بڑھتی  
جاتی ہے۔ یہ کارخانہ بھی اپنی نئی زندگی کے لیے علیحضرت سلطان عبدالحمید کا ممنون جہان ہے  
اسی طرح احمد کا بحری کارخانہ جو خلیج مکو میدیا کے سرے پر عجیب حیرت افراط سے واقع ہے جنگی  
بندر گاہ کے بننے تک جو ہر قسم کے حملوں کو محفوظ اور محفوظ ہو گا عارضی مدت کے لیے عثمانیہ صیغہ بحری کے  
بڑے بڑے بندر گاہوں میں سے ایک ہے۔ ہر قلیہ کے کوئیک کی کان میں جو باوجودیکہ اسکی زمین میں  
معدنی کوئیک کے ناقابل ختم ذخیرے موجود تھے ترک کر دی گئی تھی سلطان انظم کی تدبیر و دانائی کی  
بدولت اب ہر بڑے زور و شور سے کام جاری ہے۔

آرخانہ کی تلبے کی کانوں اور باغداد کی سونے اور چاندی سے ملے ہوئے سیسہ کی کانوں کی پیدوار  
تقریباً گئی ہو گئی ہے۔

سیلنٹر اور واقع ولایت جینا، کی مٹی کے تیل کی کانیں ابھی سے یورپ کی پیداواروں کا مقابلہ  
کرنے لگ گئی ہیں اور تمام ترکی مشینوں کو غریب منوخرال ذکر کہ باہر کالہ نیگی۔

ان کانوں میں ہمارے تانبہ چاندی سے ملا ہوا سیسہ۔ رنگ میگنیشیا اور کربنہ افراط موجود ہے  
اور ان کو تلاش کرنے کے لیے روسی مبصرین کی جماعتیں بنائی گئیں ہیں جن کے پاس مکمل اور سب سے جدید  
طرز کے آلات اور مشینیں موجود ہیں جو بہ البانیا میں سیانا اور ڈیو دیون کے برابر برابر پیشہ اور بلند  
مکمل بنائی گئی ہیں۔

۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء میں علیحضرت نے مدینہ منورہ میں زائران کی آسائش کیلئے دو پختہ سرائیں جن میں ۲۵ ہزار مسافر

## قسطنطنیہ کی تجارتی قدر منسلک میں فروغ

اوس کام کا بھی جو اکیلے سلطان عبدالحمید کی ذات بابرکات میں نظر میں آیا ہے بالشریح بیان کرنا میری رائے میں نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ بند قسطنطنیہ کی زمانہ آئندہ کی تجارت پر بہت بڑا اثر ڈالنے والا ہے۔ یہ کام کیا ہے؟ دریائے فرات کی دھار سے کا درست کرنا جس کا کل خرچ صرف خاص ہو گیا ہے یہ دفاعی جہازوں کی آمد و رفت کی دھری لائن قائم کرنے کا سلسلہ تھا ایک موصول (واقعہ) ایشیائی کوچاک، بند ادا اور بصرہ کے درمیان دریائے دجلہ اور شط العرب پر اور دوسرے سکیفی اور اجرہ کے درمیان دریائے فرات اور شط العرب پر۔ اس کام کے پہلے حصہ میں توجہ اندان مشکلات درپیش نہ آئیں مگر سکیفی پورے لائن پر دونوں شہر کو درمیان جہازات کی باقاعدہ آمد و رفت کیلئے تقریباً دریائے فرات کا وہ تمام حصہ جو ہندو اوسون پر واکے درمیان ہے سرسے سے درست کرنا ضروری تھا۔ ۵۰۰ کلو میٹر کی لمبائی میں دریائے سوم گرما میں تقریباً خشک ہو جاتا ہے اور سارا پانی نہر ہندو میں چلا جاتا ہے یکم اکتوبر شمس سے لیکر یکم اکتوبر شمس تک ایک برس کے عرصہ میں دریائے پانی پرانی گزرگاہ میں لایا گیا۔ اور ایک پہلوان بند جبکی عمارت میں ۳۰ ہزار کسب فٹ پتھر چٹان اور ٹیلین صرف ہو میں بنایا گیا جو فرات کو پانی پرانی گزرگاہ اور دھاری میں پہنچے پر مجبور کرتا ہے اور اس میں سے صرف اتنا ہی پانی باہر آتا ہے جتنا کہ نہر ہندو کیلئے ضروری ہے۔ ان عظیم الشان کاموں کا فوری نتیجہ تو یہ ہوا کہ سختی ہلے کی خوبصورت ٹنگٹان طیفانی سے محفوظ ہو گئی۔ مگر اس نتیجہ کا اگر اوس تجارتی فوقیت اور مفاد کے ساتھ مقابلہ کیا جائے جو انکی وجہ سے قسطنطنیہ کو حاصل ہوا۔ تو اوسکی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ دریائے فرات کو قابل جہاز رانی دھاری سے جو برجیک سے شروع ہوتا ہے لمبانے کو باعث قسطنطنیہ اب نہ صرف تجارتی مال سبب بلکہ مسافر و کومر عبور کرنے کو لحاظ سے بھی نہر سوئیر سے غالباً نہ مقابلہ کر سکتا ہے کیونکہ مغرب اور دودر مشرق کو درمیان

طریقہ حاشیہ صفحہ ۱۳۔ رہ سکیں اور ایک شفا خانہ بنا جائے تاکہ حکم نافذ فرمایا ہے یہ دونوں تیار ہو چکے ہیں نیز سجدہ ویلی صاحبان ایتھو و السلام کے قرب ہوا کے ملکوں میں پختہ بدرودین اور موریان بنائے جاتے ہیں ۳۶ ہزار بیاض طرہ ملکے میں یہ سب کام اور عمارتیں ۱۳۰۰ کے جس سے پہلے ختم ہو جائیں گی۔ انڈینٹ ہرلڈ رستم،

علاوہ برین تار بنی کو جو سلطنت عثمانیہ میں کچھ کہ نہیں ہے ہر سیک کی سویل کی وسعت و بجا رہی ہے اور کئی ایسا ضروری عظیم الشان کاموں میں جہان مارنے پہنچی ہو بہر ہفتہ ان ترقیات کی نسبت جو خبریں موصول ہوتی ہیں وہ اخبار و کمال امر ترکے ہلائی خبروں کو کالموں میں معلوم ہو سکتی ہیں جو بلا اظہار غاس ترکی کے اخبارات میں جو خبریں آتے ہیں اس کتابہ دستگیر،





اندرونی محصول جنگی کے متوقف کر دینے کا جو ایک ولایت کی پیداوار کے دوسری ولایت میں لیجائے جانے میں سخت مارج تھا حکم دیا اور صرف دس فیصدی کا ٹیکس میمالک جنبیہ کے اوس سبب پر جو مکالمہ میں لڑے یا سلطنت عثمانیہ میں گزرے اور دوسری پیداوار کے اوس سبب تجارتی پر جو مکالمہ غیر کو جاتا ہو نہ ہو دیا

## زرعتی بنک

خداوند کریم سلطان عبدالحمید کی عمر و قبال میں جسے زرعتی بنک قائم کیا برکت دے۔ آج اس کی نظر کسان سود خواروں کے سچوں سے آزاد ہو گیا ہے۔ ۱۲۸۵ھ میں علیحضرت کی توجہ اس قابل رحم حالت کی نظر منعطف ہوئی اور اس کو اس کے دل میں وہ خیال نشو و نما پانا گیا جو زرعتی بنک کو قیام سے منصوبہ میں آیا۔ پرانے سیونگر بنک اپنا سرمایہ ہر طرح کی چناس اور پیداواروں کی فروخت سے بنا کرتے تھے جنکو زرعتی آبادی بغیر کاشتکار کفایت شعاری کو کے فیصل کی ضروریات پر راکرنے کو بعد بچاتے اور ان سکون کو سپر کر دیتے تھے زرعتی بنک کر لیتے اب اس جنبی ادائیگی کے عوض تمام عشرون پر وہ فیصدی کا زائد ٹیکس لگا یا گیا ہے مگر جس وقت بنک کا سرمایہ ایک سی ہی معتد بہ رقم میں ہو جاوے گا کہ وہ ہر ذریعہ سے پورے تین تین کے ساتھ زمانہ آئندہ کی تمام ممکن التوقع ضروریات کو پورا کر سکنے کو قابل ہو جاوے گا تو جن لوگوں نے یہ زائد ٹیکس ادا کیا ہو گا ان کو واپس ملجاوے گا۔

زرعتی بنک چھ فیصدی سالانہ سود پر چھوٹی سے چھوٹی رقم سے لیکر ڈیڑھ سو تری پونڈ تک کی میٹا کر لیتے جو تین اور دس برس کے درمیان ہو فرض دیتا ہے۔ مگر اس چھ فیصدی کے علاوہ ایک فیصدی رجسٹری کے خرچ کیلئے قرض لینے والے کو دینا پڑتا ہے۔ بنک لوگوں کا روپیہ بھی امانت رکھتا ہے جس پر وہ چار فیصدی سالانہ سود داتا ہے ہینڈول میں اس کا صدر مقام ہے ولایتیون (صوبوں) کو اور اللہ میں انکی شاخیں ہینڈول میں ہینڈول میں انکی چیمبریاں ہینڈول میں اور پرگنوں کے صدر مقامات میں محض دفتر ہینڈول میں اور چیمبریاں کو اپنے اپنے علاقہ میں کاشتکاروں کے چندہ سے روپیہ بھرجھونپتا ہے اور وہ ان چندہ دہندگان کے سود اور کسی کو قرض نہیں دیتا۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے اخبار مورخہ ۱۹۲۷ء کا یہ مضمون خالی ارد لکھی نہ ہو گا اور سی لئے میں اس سے بیان نقل کرتا ہوں :-

قسطنطنیہ کے ایوان تجارت زرعت و خفت کو ۱۳۰۰ھ جوی (سینے) ازیکم مارج لغایت ۱۹ فوروی ۱۲۹۷ء کی بابت زرعتی بنک کی کارگزاریوں کی رپورٹ اور نفع نقصان کا تحتہ حساب



۲۴	۴۰۹۳	۱۱۱	نرمختی فارم بمقام ملکی
۱۶۰۵۰۵	۱۵	۱۶۰۵۰۵	سالونیکا
۲۹۱۱۸	۱۱	۲۹۱۱۸	بروصہ
۶۱۱۸۲	۸۲	۶۱۱۸۲	نرمختی فارم بمقام انگورا
۳۲۵۶۰	۶۰	۳۲۵۶۰	ادانہ
۹۳۴۶	۴۶	۹۳۴۶	ارض مقیم
۴۱۳۵۲	۵۲	۴۱۳۵۲	حلب
۲۴۱۳۲	۳۲	۲۴۱۳۲	سیولس

نرمختی فارم بمقام دمشق .. .. ۱۱ ۵۱ ۹۰

کوئیر .. .. ۱۱ ۹۲ ۵۸۰

چودہ طلبہ لکھنؤ کا خرچ جو نرمختی تعلیم کیلئے فرسین ہوئے ۱۳۰۹ - ۱۳۰۸

تعمیر دولت کاروان میں تقسیم کیلئے یسے یورپ کام کیے سو خرید کر گئے ۱۶۴۹۲

ایک سو تھوڑے اور کفار خرچ جو پیشی کر پٹے پانچواں بینقہ کیسے گئے ۲۲۵۰

جنرل بورڈ آف ایڈیٹر شین نے ملکیوں کے سروانے پر جو کچھ چاہا ہے

کھیتوں کا نقصان آتی زمین اور دیگر پچتر حلقہ کی فیوٹل مرحد بنو پر خرچ کیا ۳۳۲۵

میزان ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵

اس رقم کے علاوہ جنرل بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اسی شاخوں کو بیسوں کے مردانہ کام کے لئے ۲۵۱۰۰ پیاستر کا ایک زائیڈ فنڈ قائم کرنے کا اختیار دیا۔

بنک کو کام کے اچھی طرح سے چلنے کا امتحان کرنے کے لئے جو ایک ٹرسٹ سہاجر میمن مقرر کیے گئے تھے انہوں نے بہت سی شاخوں اور بیسوں کا معائنہ کرنے کے بعد رپورٹ کی کہ قرضوں کے دیو اور فراغ کی انجام دہی میں نہایت ہی مکمل باقاعدگی برتی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی انہوں نے چند ملازماں کی بد اطواری کی شکایت کی کہ ان کا رو یہ قرض لینے والوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ جیسے وہ ملازمت سے برطرف ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ قانونی سلوک کیا گیا۔ اور اس معاملہ کو دوسروں کے لئے عبرت بنانے کے واسطے فیصلہ کیا گیا کہ ان نالایق ملازموں کے نام شائع کیے جائیں۔ اور ساتھ ہی وجہ برطرفی درج کی جاوے۔ اور ہر ایک شاخ اور بیس میں اسکی ایک ایک نقل روانہ کی جائے۔

شاخوں اور بیسوں کے عہدہ داروں کو لین دین کے متعلق قرضہ گیرندگان کی قانونی نادانیت کے فائدہ اٹھانے سے روکنے کے لئے انتظام کیا گیا تھا کہ جو اجراءات قرض گیرندہ کو لازمی طور پر کرنے پڑتے ہیں۔ انکی چھوٹی سے چھوٹی رقم تک عام فہم اعلانات کے ذریعے جن کو ہر طبقہ کے لوگ سمجھ سکیں جو اہل قدر کل ملک میں شہر کی جاوے۔

مزید برآں بدین خیال کہ قرض گیرندگان کو ان غلطیوں کے درست کرانے کے واسطے جو مختاروں و ممبرانہ تحصیلدار سے انکی کاشتکاری کی حیثیت کو مصدق کرنے کے لئے سارٹیفیکٹ دینے میں عموماً ہو جاتی ہیں۔ اپنے اپنے گاہن کو واپس جانا پڑتا ہے۔ اور اس طرح انکا بڑا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈائریکٹروں کی نگرانی میں اس قسم کے سارٹیفیکٹ چھپو اگر مختاروں کے پاس بھیج دیے جائیں تاکہ وہ حسب ضرورت انکی خانہ دہری کر کے قرض کے عوامان کاشتکار کو دیدیا کریں۔ ان سارٹیفیکٹوں کے پیچھے ضروری ہدایات بھی درج کر دی گئی ہیں کہ بنک کو قرضہ لینے والے یہ ضوابط ملحوظ رکھنے چاہئیں۔

یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ لوگوں کو بنک میں ہر روز روپیہ جمع کرانے کی عادت ہو۔ یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ بنک جمع کنندگان کو چار فیصدی سالانہ سود دیتا ہے۔ مسئلہ اجری میں ان امانتوں کی تعداد ۲۳۰۰۰۰۰۰۰ پیاستر تھی جو ابتدائے ہی ایک مقول رقم ہے۔ پھر خاص کر ایسے مقامات میں جہاں پس انداز کرنے کا عام دستور نہیں۔ بنک فرائض ذریعہ سے اور اس سود کے ذریعہ سے جو بیسوں میں دیئے ہوئے منظرہ قرضوں کو حاصل ہوا کل رقم ۲۴۹۰۰۰۰ پیاستر ادا کی۔

منجملہ ان وقعی انسی جاہلادوں کی جن کا حق فرخت بنک نے اپنے تین لاکھ سات ہزار آٹھ سو پانچ پیاستر

چودہ پارہ کے قرضوں کی وصولی کے واسطے بندریہ نیلایم عام حاصل کیا ہے دیہاتی جائیداد دو لاکھ ۹۲ ہزار  
اس پیاستر ۳۹ پارے کی مالیت کے کسی بڑھیا بولی کے نہ ملنے کی وجہ سے زرعتی بینک کے نام قتل  
کر دی گئی ہے۔

سنت ۱۳۰ اجری میں بینک نے ہائیڈریکس کلکٹر سے ان ٹیکسوں کی حیثیت میں جو بینک کو وجہ الوصول تھے  
۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷ پیاستر ۹ پارے کی قیمت کی اجناس فروخت کیں اور باقی اس کی تحویل میں ہیں۔

دوسری طرف بینک نے قانونی اخراجات، وکلاء اور دوسری رسوم میں ساٹھ کھون ۲۵ لاکھ ۲۵  
ہزار چار سو ۲۶ پیاستر ۴ پارے سے خرچ کیئے۔ اس رقم میں سے کسی نہ کسی وجہ سے ۴۲۱۳۶۴ پیاستر بینک  
نے پڑاؤ پر عاید کیئے اور باقی ماندہ ان متروضوں پر عاید کئے گئے جو پہلے ہی سنت ۱۳۰ اجری سے ۸۱۹۹،  
پیاستر ۲ پارے کے اس فنڈ کے متروض تھے۔

ان کا رڈا ریون اور کاموں کے علاوہ زرعتی بینک نے محکمہ تعلیم عامہ کیلئے وصولیاں اور ادائیگیاں  
کیں اور وزارت صحت خزانہ کے لئے ان ٹیکسوں کو وصول کیا جو ٹیکسوں اور شاہ رہوں کی تعمیر کے لئے  
واجب تھے۔

فرمان شاہی کے رو سے چونکہ زرعتی بینک کو ڈائریکٹروں کو اپنے اخراجات کی بجٹ بڑھا دینے کا اختیار  
مل گیا ہے اس لئے افسروں کے ملاٹ اور نیز منافع کی بیشی کی وجہ سے سالانہ کارروائیوں کا تختہ حساب  
ہر سال تیار ہوسکتا ہے۔

## زرعتی مدارس

سال ۱۳۰۷ سے ٹرکی کے زرعتی مدارس تعداد میں چار ہیں۔ ایک تہنبول کے قریب بنگام ہکلی ہے  
اور دوسرے بنگامات سمندرنا پیرت و برودہ ہیں۔ ان مدارس میں ہر ایک کو ساتھ ایک ایک زرعتی  
ماڈل فارم بھی ہے جن کا یہ فائدہ ہے کہ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تعلیم بھی ملتی جاتی ہے اور ایک  
شق دوسرے شق کو فوج کرنے میں مدد دیتی ہے۔

ان زرعتی مدارس کے ساتھ ملے ہوئے ماڈل فارموں (کھیتوں) کے علاوہ اور دوسرے  
فارم بھی ہیں جن سے ملک کی زرعت کو بڑی بہاری امداد ملتی ہے۔ خاص تاج کے محالوں میں  
ہر ایک کھیت دراصل ایک ایک ماڈل فارم ہے جن میں کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں ہے۔

## جنگلات

جنگلی درختوں کی کاشت اور تربیت ملک کی زرعتی تہذیب سے متعلق ہے اور یہ اس کی نہایت ہی فائدہ بخش شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ یہاں ہر معاملہ میں ہی سلطان عبدالحمید ہی بادی و مبتدی ہیں اور وہی اس محکمہ کے قائم کنندہ ہیں کیونکہ محکمہ جنگلات عثمانیہ انہی کے عہد حکومت میں پیدا ہوا ہے اور جنگلات کا اڑ جانے کی ممانعت اور زیر کوبہ بنانے والوں اور گدیوں کو جنگل کے جنگل اس امر کے لیے کاٹ دینے سے کہ ان کو چند دن کو یوں کی حاجت ہو یا وہ اپنے گلوں کے لیے چراگاہ درست کرنا چاہتے ہیں وہ ان کی تہذیب کے فیصلہ شری کے اس محکمہ میں کوئی ایسی کمی نہیں رہی کہ اس کے لیے وہ دوسری قوموں کو محکمہ جنگلات پر رشک محسوس کرے۔

ترکی میں جنگلوں کا رقبہ ایک کروڑ ۵۵ لاکھ ۵۵ ہزار ایک سو ۱۲۰ مربع میٹر ہے یعنی قلمرو عثمانیہ کا پہلا حصہ ہے قلمرو عثمانیہ سے یہاں ہنر صرف یورپین ترکی کو صوبہات منصوبہ ٹرانسکاپادوکیا اور شام مرادینے ہیں ان جنگلوں میں پندرہ قسم کے درخت موجود ہیں جو صنعت و حرفت کیلئے ایک دوسرے سے بڑے چڑھ کر کارآمد ہیں۔ درختوں کی بڑی بڑی قسمیں یہ ہیں :-

بلوط۔ مخروطی چیل۔ چنار۔ صنوبر۔ سرو۔ لیمون۔ شاہ بلوط۔ خرماد۔ درزیتون۔ ترمانہ۔ آئندہ سیلینٹ عثمانیہ جس میں یورپ کی مشینوں میں پھینکے لیے ہر قسم کی قیمتی کھلیاں بہ افراط موجود ہیں شاہی خزانہ کی امداد کے لیے اس قدرتی ذخیرہ سے جو موجودہ فرمانروا کے وقت تک ایسا دبا ہوا پڑا تھا کہ اس سے ایک جہہ کی منفعت نہیں ہوتی تھی بہت بڑا فائدہ حاصل کرے گی +

## محکمہ زراعت معدنیات و جنگلات

ہم ذیل میں معدنیات و جنگلات کی وہ آمدنی درج کرتے ہیں جو سالانہ ہجری ۱۲۹۳ء تا ۱۳۰۱ء میں کہ الخلیفہ ۳۱ مارچ ۱۲۹۳ء کو ختم ہوا اور سالانہ ہجری ۱۲۹۳ء تا ۱۳۰۱ء میں ہوئی اس سے وضع ہو جائے گا کہ سالانہ ہجری کے داخل یا محصل میں ۴۵۲۰۲۲۲ پیاستر یا ایک لاکھ ۱۹ ہزار پونڈ ترکی (دو یا ۳ لاکھ روپیہ) کے بیشی ہوئی جن میں سے ۴۵۹۴۰ پونڈ محکمہ جنگلات سے ۹۴۰ پونڈ حقوق معادن سے اور ۵۹۱۸۰ پونڈ ان معادن کی پیداوار سے جن پر سرکاری کی طرف سے کام کیا جاتا ہے حاصل ہوئے۔

یہ بنے نظیر اور شاندار نتیجہ بھی بنفسہ محکمہ (یا وزارت) زراعت بمعینات و جنگلات کے قیام کی جو ہر ایک شخص جانتا ہے کہ فقط سلطان عبدالحمید کی سعی و کوشش سے عدم نظموں میں آیا ہے سب سے بہتر تعریف ہے +

### محصول جنگلات کا اندازہ لگایا گیا

سال ماضی کی بابت	سنت ۱۳۵۹ء میں	میزان
۴۹۳۴۴۹۳ - ۴۸۶۴۴۹۳	۵۳۵۳۱ - ۴۵۰۰۰	۲۲۸۳۲۲ - ۳۲۸۳۲۲
۲۹۶۹۰۶۱۱ - ۲۹۶۹۰۶۱۱	۳۰۲۰۱۲۹۶۰۵	۲۱۴ - ۲۳۸۲۰
۲۱ - ۳۱۴۳۱۸۱	۱۶۲۸۲۳۹۲۵	۳۴ - ۹۰۲۸۱۰۶
محاصل جو واقعی وصول ہوئے		

سال ماضی کی بابت	سنت ۱۳۵۹ء میں	میزان
۳۱۹۲۲۴۳۰ - ۳۱۹۲۲۴۳۰	۵۲۶۴۸۰۳۶۴	۳۶ - ۳۶۰۰۰۰۰۰
۲۸۲۸۲۹۵۹۵ - ۲۸۲۸۲۹۵۹۵	۲۲۲۱۵۵۲۹۱۹	۱۸ - ۲۳۳۸۲۵۱۵
۳۴ - ۴۳۹۴۸۳۲	۸۱ - ۵۲۲۴۳۲۴	۱۸ - ۱۱۶۲۵۲۸۲
۳۸۱۴۶۸۳ - ۳۸۱۴۶۸۳	۹۳ - ۹۳	۱۸ - ۱۱۶۲۵۲۸۲
۶۸۰۴۵۹۸ - ۶۸۰۴۵۹۸	۲۵ - ۲۵	۱۸ - ۱۱۶۲۵۲۸۲
۱۱۶۲۵۲۸۲ - ۱۱۶۲۵۲۸۲	۱۸ - ۱۸	۱۸ - ۱۱۶۲۵۲۸۲

### اضافہ کی دو قسمیں تقسیم

۱۔ آمدنی جنگلات - ۴۳۵۹۶۹۳ - ۴۳۵۹۶۹۳ پارے - معینات جن پر سرکاری طرف کو کام ہوتا ہے ۵۹۱۸۹۱۸ - ۵۹۱۸۹۱۸ پارے  
 ۲۔ معینات جنگلات کا اجراء دیالیا گیا ۳۱۳۳۳۳۳ - ۳۱۳۳۳۳۳ پارے - میزان ۱۱۶۲۵۲۸۲ - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۳۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۴۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۵۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۶۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۷۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۸۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۹۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے  
 ۱۰۔ معینات جنگلات میں وراثت سے فعال کو ادائیگے گئے ۳۸۹۳۸۹۳ - ۳۸۹۳۸۹۳ پارے - ۱۱۶۲۵۲۸۲ پارے

پس سنت ۱۳۵۹ء میں بمقابلہ ۱۳۵۸ء کے جس برس میں کہ کل ملکہاؤ ماضی کی نسبت سب سے زیادہ آمدنی ہوئی تھی، نہ فیصد ہی کی بیشی ہوئی۔



## کرڈٹ اموبلیئر (لوگوں کو قرضہ دینے کی سہولت)

ان سبارک اہامات میں سے جو سلطان اعظم کو ہو کر تے ہیں ایک کی بدولت کرڈٹ اموبلیئر بغیر ان لوگوں پر کیسٹر کا بوجھ ڈالنے کے جو اس کے سرمایہ میں شریک ہوئے ہیں اور بغیر اس جو کم لینے سناک اور ایکچینچر مسطون اور کمینوں کے قرضوں کی دستاویزات اور تبادلوں کے زرخون کے گھٹاؤ بڑاؤ کے خطرات کا کوئی اندیشہ رکھنے کے جس کے نقصان رسیدگی یورپ میں ہر ایک شخص بے تعد اور تترناک مثالیں دیکھ چکے ہیں نہایت ہی سیدھی سادی وضہ میں قائم ہوا ہے۔

یہ پہلے قسطنطنیہ کا سیدو نکر بنک تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اضافہ فقط یہ ہوا ہے کہ آخر قرضہ (غیر منقولہ جائیداد) کے زمین پر قرضہ دینے کا اختیار دیا گیا ہے وہ پورے کو جو اس کے پاس امانت رکھا گیا ہے بجائے سٹاکوں پر لگانے کے جو ہمیشہ کم و بیش غیر مستقل رہتے ہیں واقعی اور اصلی جائیدادوں پر لگنا ہے جو یقینی چیز ہوتی ہیں۔ اور جو دوسری چیزوں کی نسبت جن پر روپیہ لگایا جاتا ہے قیمتوں کے اچانک گھٹاؤ سے کہ اودن میں بغیر کسی ظاہری یا اصلی باعث کے اکثر واقع ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ محفوظ ہوتی ہیں۔ اس وقت کرڈٹ اموبلیئر کا سرمایہ دس لاکھ ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے جن میں سے ساڑھے چار لاکھ پونڈ سولیشن بینک کو دیئے ہیں۔ باقی سٹیک ہولڈرز کی لائبریری ہم بھی بچائے گئے ہیں مگر حسب ضرورت یہ سرمایہ بتدریج ۲۰ لاکھ ترکی پونڈ تک بڑا دیا جاوے گا۔

## ترکی قرضہ

ترکی قرضہ کے تصفیہ کیلئے قرضہ اہون سے اعجاز ناما قلعہ بی اور ای نیک نیستی سے گفتگو کی گئی کہ وہ سچے دل سے سالخان کے شناخون ہو گئے اور ۲۰ دسمبر ۱۸۵۷ء کو یہ معاملہ طے ہو گیا اس وقت کل قرضہ کی تعداد ۲۵ کروڑ ۲۲ لاکھ بانوے ہزار پونڈ تھی سابقہ بادشاہون کے قرضہ (اثر شہادۃ لغایت ۱۸۵۷ء) بعد قرضہ ترکی حصص جو بڑھتی پر فروخت ہوتے تھے اس قرضہ کا اودن پانچویں جنہیں رو میلیناریلو سے کی اجارہ دار کمپنی نے سلطنت عثمانیہ میں تعمیر کرنا تھا۔ چار سانبی کیلو میٹر ۱۲ ہزار فریک کی سالانہ آمدنی پر اوسط پچھلا کر اندازہ لگایا گیا تھا، ۶۵۱۰ ۲۱۸ ۲۳ پونڈ تھے اس رقم میں سے سود کی ادائیگی کے ملتوی کر دیئے جانے کی تاریخ تک ۲۵ ۲۵ ۲۵ پونڈ ادا کر دیئے گئے تھے جس سے انکی تعداد ۱۹۲ ۲۸۸ ۴۲ پونڈ ہو گئی تھی۔ لیکن ستمبر ۱۸۵۷ء سے لیکر ۲۰ دسمبر ۱۸۵۷ء تک کے سود کی بابت ۱۵ ۸۰۳ ۹۱۵ پونڈ کی ریز ادائی سے

قرضوں کی تعداد پانچ سو خزانہ کر کو رقم مذکورہ بالا یعنی ۲۵۴۲۹۲۰۰۰ ہو گئی تھی۔

اس عام قرضہ کے ساتھ مندرجہ ذیل قرضہ بھی شامل کر لینے چاہئیں :-

(۱) ۵۹۰۰۰۰ پونڈ کی رقم جو قلم کے ساتھ کارون سے شائع سے پہلے خزانہ کی شہنشاہی ورتوں کر لینے مختلف اوقات میں برداشت کی گئی تھی اور جسکی ادائیگی کے لیے ۲۲ نومبر کے آزار کی رو سے نمک - نمک - نمک - مسکرات - شاپ - رشیم اور حقوق ماہی گیری کے محفل کی آمدنیان قرضہ جو ان کے سپرد کر دی گئی تھیں -

(۲) ۸۰۲۵۰۰۰۰ فرنیک جو عہد نامہ صلح کے رو سے بطور تادان جنگ اسکو وجب الادا تھے۔

(۳) ۲۶۵۰۰۰۰ فرنیک جو روسی سوداگران کو اس نقصان کی بابت وجب الادا تھے جو انکو ۱۸۵۷ء کی جنگ میں بھونچا تھا۔

معاهدہ سوخوم ۲۰ دسمبر ۱۸۵۷ء کو اون دعاوی کا جو روس کے روم پر ہون کوئی تصفیہ کرنے کا مدعا نہیں تھا۔ کیونکہ عہد نامہ برلن میں صاف طور پر درج ہو چکا تھا کہ مسکی قرضہ اون کے دعاوی میں مقدم میں اس لیے اس میں صرف عام قرضہ پر بحث کی گئی ہے اور اس کے بھی بغرض سہولت و مختلف حصہ کر دیے گئے تھے۔ ایک حصہ خاص خاص قرضہ کا لینے اون قرضوں کا جو ۱۸۵۷ء و ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۱ء و ۱۸۷۲ء میں برداشت کئے گئے اور دوسرے حصہ ترکی حصہ ریلوے کا۔

پھر خاص قرضہ کی مندرجہ ذیل شاخیں بنائی گئیں :-

۱۔ مندرجہ بالا آٹھ قرضوں میں سے جسکی میزان ۱۸۶۵۶۵۱۰ پونڈ تھی۔ ۱۸۶۲۰۶۰ پونڈ تاریخ التوا تک و ترقا تو تادال کو گئے۔ ۵۰۶۶۸۴۰ پونڈ کی اور مزید رقم جو اس وقت خزانہ میں موجود تھی منہا کر دی گئی جس سے ان قرضوں کی تعداد ۵۹۱۵۶۰۰۰ پونڈ ہو گئی۔

۲۔ شرط یہ تسکون کی رقم جو اس زر و دودغہ کی بابت جو ستمبر ۱۸۵۷ء تک واجب الادا تھا۔ قرضہ جو ان کو حوالہ کر گئے تھے ۱۰۰۰ جن کا نام رضائی تمکات رکھا گیا تھا کیونکہ سلطان المعظم نے ۶ اکتوبر ۱۸۵۷ء یعنی ۶ رمضان ۱۲۹۷ھ ہجری کو ان کے جاری کیے جانے کو حکم فرمایا تھا اور یہ رقم ۸۲۹۶۸۵ پونڈ تھی۔ ان دونوں کی میزان جو ۸۵۶۸۵۹۰ پونڈ ہوتی تھی گٹھا کر ۸۲۲۲۵۸۲ کر دی گئی جس کو ترکی کو صلی زر قرضہ میں سے ۲۲ فیصدی کی معافی مل گئی۔ اور اس تخفیف شدہ قرضہ پر ایک فیصدی سالانہ سود اس شرط پر مقرر کیا گیا کہ جن جن مالی حالت میں ملتی جاوے ویسے ہی یہ شرح بتدریج چار فیصدی تک بڑھا دی جاوے مگر کی تمکات چار سو فرنیک کے ۹۸۰۰۰ حصوں میں منقسم تھے چنانچہ تین فیصدی سالانہ سود مقرر تھا اور ان تمکات کے ۱۰۴ برسوں میں چوبہ سالانہ اقساطوں سے یعنی ہر سال کی یکم فروری

یکم اپریل یکم جون یکم گشت۔ یکم اکتوبر اور یکم دسمبر کو میا قی ہونی تھی۔ یکم اکتوبر سے ایک سال تک انہر حصہ  
 لینے ۴۴ لاکھ چالیس ہزار فرانک یا ۶۰،۰۰۰ پونڈ میا قی ہو چکے تھے۔ اور باقی ماندہ ۵۰،۰۰۰ ۱۱۵ پونڈ کی مالیت  
 کے تمکات ابی فرسخو اہون کے پاس موجود تھے۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۰ء کی قرارداد کے تحت چار سو فرانک  
 کو ہر حصہ کی قیمت لگنا کہ ۵۰ فیصدی کر دی گئی۔ اور وہ نئی نئی شکل میں ایک سو اسی فرانک ۶۶ سٹیم کی  
 مالیت کا رکھیا۔ ترکی تمکات کا جدید سرمایہ ۴۰۰ ۱۱۵ پونڈ مقرر کیا گیا۔ ان ترکی تمکات کے حصہ جو ہر دو  
 احکام کی تالیفوں کے مابین طرہ ہوتی یہ جاری کئے گئے تھے۔ اور جو یکم اکتوبر ۱۸۷۰ء سے یکم دسمبر تک قابل ہونگا  
 تھے تعداد میں ۵۴۰۰ تھے اور ان کا نام نہاد سرمایہ دو کروڑ اسی لاکھ اسی ہزار فرانک تھا ان کو یہ اتفاق  
 حاصل تھا کہ سود کی دوبارہ ادائیگی شروع کئے جانے پر سابقہ ترکی حصص کا حقد رسالانہ سود ہوا اس کا  
 پچیس فیصدی نکولے۔

ادینرزن قانون میں سے جو سابقہ حصص اور اون کے ضمیمہ تمکات کی ادائیگی کے لیے منظور کیا وہ ۴۰  
 فیصد تک ادا کیے گئے۔ وضع کر لیا جاوے۔ مگر چونکہ ترکی حصص کے سود کی ادائیگی ملتوی تھی اور وہ بننا  
 شروع نہیں ہو سکتی تھی جب تک یہی تمکات کا کل مطالبہ ادا کرنے کے بعد کوئی رقم فاضل نہ بچے  
 اس واسطے ان تمکات کو سود کے واسطے پیش رکھ لیا گئی تھی کہ وہ اس وقت ادا کیا جاوے گا جب کہ اصل  
 رقم ادا ہوگی۔

تخفیف شدہ قرضہ اور اس کے سود کی ادائیگی کے واسطے عثمانیہ گورنمنٹ نے منہ جہ ذیل آمدنیوں  
 اپنے فرسخو اہون کے حوالہ کر دیں کہ وہ خود ان کا نظام کریں۔

۱۔ نامک تبنا کو بیکارات ہشامپ۔ ریشم اور شکار ہاشی کے چھوٹوں بالوسطہ ٹیکس جبکہ غلطی کے سود ادا کرنے  
 نے دین کے پاس یہ پہلے کفول تھے مگر ترجمہ عثمانیہ تمکات کہہ کر والے فرسخو اہون سے پسگردا۔  
 ۲۔ تجارتی قواعد و ضوابط کی ترمیم ہونے کی صورت میں تخریر و تبدل شرح مصالح کیود سے محصول پرست  
 میں جبکہ رخصانہ ہو وہ سارا۔

۳۔ تانوں حق ایجاد و اختراع کے عام نفاذ سے سابقہ آمدنی پر جو ٹیکس میڈیٹا (پے منٹ) حاصل  
 ہوتی ہے جو پیشی ہو۔

۴۔ ریاست بلگیر یا کاخراج مگر جب تک کہ دول غلام جنہوں نے عہد نامہ برلن پر دستخط کئے تھے اس کی تعداد

ایک لاکھ کوئی رقم میں نہیں لکھی۔ باب عالی نے کوئی وعدہ دیا اور وہ پ کو سطر توجہ دلائی ہے مگر ایسا انداز عیسائی تھیو  
 باوجود اٹھارہ برس منقہ ہوجانے کے رقم حراج مسعین کرنی تو درکنار بلگیر سے دریافت کرنے کی تکلیف بھی ادا کرنا

معین نہ کریں۔ تب تک اس کے عوض مد محمول تباکو سے ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لیئے جاویں اور رجحوت معین ہو جانے کے اگر باب عالی ہکا کل یا کوئی جزو کسی اور طرح پر خرچ کرنا مناسب تصور کرے تو جتد رقم اس طرح لیجاوے اس کے برابر رقم قرضخواہوں کو محمول تباکو کی آمدنی سے۔ اور اگر یہ ناکافی ہو تو ایسی ہی کسی دوسری محفوظ طے سے ادیکجاوے۔

۱۵۔ جزیرہ قبرس کے مد اخل کی مخارج سے پیشی۔ اور اگر یہ رقم باب عالی کے اختیار میں نہ ہو تو اس کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ محمول تباکو کی آمدنی سے خراج بلیکریہ کے عوض ایک لاکھ ترکی پونڈ سالانہ لینے کے بعد اور لیئے جاویں۔ لیکن مد مذکور اگر دونوں تقون پر ادا کرنے کے لیئے کافی نہ ہو تو جتد رقم رجاوے وہ محکمہ محمول درآمد و برآمد ششماہی وارد ادا کرے۔

۱۶۔ صوبہ مشرقی روڈیلیا کا سالانہ خراج جو دو لاکھ چالیس ہزار ترکی پونڈ معین کیا گیا ہے بمعہ صوبہ مذکور بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۔ نہیں چاہئیں۔ البتہ خفیف معاملات میں بھی سلطان اعظم کو حق کرنے کے لیئے ہمد نامہ برسن کا بھانہ کرنا جائز ہے۔ اپریل ۱۲۷۵ء میں شہزادہ فرید نے خاص صوبہ بلیکریہ کی بابت خراج دینا اور نیز قومی قرضہ عثمانیہ کا ایک حصہ اپنے ذمے لینا منظور کر لیا ہے۔ ۱۵ لاکھ جزیرہ جس طرح وہو کہ دیگر ترکی سے انگریزوں نے لیا ہے اس کا تفصیل ذکر رسالہ قرضہ مظالم آرمینیا میں ہو چکا ہے۔ البتہ یہاں یہ بتا دیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان روم کو اس جزیرہ کی بابت مندرجہ ذیل رقم سالانہ ادا کرنا ہے:

(۱)۔ مخارج سے مد اخل کی پیشی کی بابت ۸۷۰۰ پونڈ (۲)۔ سرکاری ارضیات کے معاوضہ کی بابت ۵۰۰۰ پونڈ۔  
(۳)۔ ۴۱۶۹۲۲۰۰۰ (۱)۔ وقیعہ ۳۰۰ پونڈ یا تقریباً ۱۱۳۰۰ تولہ کے) نمک۔ مگر یہ رقم واقعی خزانہ عثمانیہ میں نہیں ملتی ہے۔ بلکہ عثمانیہ کے قرضہ گزشتہ محض جو انگلستان اور فرانس نے ضمانت دیکر ترکی کو دلوایا تھا۔ اور جس کی کمی ان دونوں سلطنتوں کو پوری گرہ سے ادا کرنی پڑی تھی۔ رکھ لیجاتی ہے۔ قبرس کی آبادی سلاطین کے مہرم شماری کے مطابق ۲۰۹۲۸۶ ہے۔ جس میں ۳۰ فیصدی مسلمان ہیں۔ اور قریب ۳۵۸۴ میل مربع ہے۔ اس کی حکومت ایک ہائی کمشنر کے سپرد ہے جس کے ماتحت چھ کمنٹریں جو چھ ضلعوں پر معین ہیں۔ ہر ایک ضلع میں ایک ایک عدالت ہے۔ ان پر انگریز بیرٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ مگر ہر ایک حاکم کے ساتھ ایک ایک عیسائی اور ایک ایک مسلمان جج بھی بطور مددگاروں کے کام کرتے ہیں۔ وضع قوانین کے لیئے میجسٹریٹوں کو نسل ہے جس میں چھ سرکاری ممبرہ بہ حیثیت سمعہ شامل ہیں۔ اور بار بار غیبرہ سرکاری ممبروں کو دم مسلمان اور عیسائی، رعایا منتخب کرتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں آمدنی ۳۷۰۹ پونڈ اور خرچ ۱۴۵۰ پونڈ تھا۔ ۱۹۶۰ء سال مقابل میں ۷۰۵۰ پونڈ آمدنی

## ملحوظ قومیت

لِحَاظِ هُنَا

ان میں ۲۵ سہیل تار بجتی ہے اور بچک سردار نہاک ۳۹ میل ریلوے جاری ہے اور اس لائن کے علاوہ ایک

بہ حالت صلح فوج نظام کی تعداد ۶۳۴۲۷ ہے اور جنگ کی وقت بہ نسبت ۱۹۵۶ء فوج اور ۱۹ توپین میدان کارزار زمین لاکھیں  
ہے۔ آئندہ بین الاقوامی سلام، عام، شڈ اور جرج بھی سیدر ۱۰۱ اور در آمد ۶۳۴۲۷ اور برآمد مال تجارتی کی سال مذکور ہیں

۱۵۵۴ء یوٹنڈ کی ہوئی۔ ریاست نڈ کو راجہ پہلا حکمران شہزادہ سکندر منتخب ہوا تھا جو ملکہ معظمہ کے سب سے چھوٹے داماد پرنس علی  
آف بیٹن برگ (جو محمد انشا علی مین احمدوری تلمذ و مین فوت ہو گیا) بڑا بھائی تھا۔ گریٹسٹ و مین اوسے تخت بلیکے راجہ جو

چند درجہ جن کا کتاب حکومت سلطان قبلہ محمد بن غازی میں منسلک ذکر ہے چھوڑ دیا۔ اور اس کی جگہ جولائی ۱۸۸۰ء کا

نے جنگی منظوری بروئے محمدنا سر بریں ضروری ہے سلیم نیک اور وہ ملاؤ تاکہ بلا منظوری دول اور پورے شاہ سلطان ظفر کے حکمران نہ آکر آخر کار اس نے زار روس کو خوش کر دیا اور اسکی خاطر اپنے بیٹے کو بچا سے اپنے مذہب رومن کو مستحکم کین

رضی کے کیسی یونانی مذہب کا پابند بنا دیا۔ چنانچہ مجاہد وری مشہور سلطان اسم اور کام ویدھا قانون ہے۔

۱۷۔ آمدنی تنباکھ میں سب پچاس ہزار ترکی پونڈ سالانہ جنہیں محصول پٹ کا خزل ڈپارٹمنٹ ششماہی اقساط میں ادا کرتا ہے۔  
 ۱۸۔ وہ تمام زمین جو عثمانیہ گورنمنٹ کو ترکی قومی قرضہ کے حصص سیدی کی بابت عہد نامہ برلن اور ۲۴ مئی ۱۸۷۸ء کے معاہدہ کے تحت سروریا مانٹی نیگرو و جبل سود بلگیریا اور یونان سے وصول ہوئی۔

جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ہر شش ماہی محصول مندرجہ شق (۱۱) غلطی کے ساتھ کارون کے پاس

بقیہ ۱۸۷۸ء ۲۔ اوسکو باؤٹیا بلگیریا کا حکمران تسلیم کر لیا وہ پونڈ ۱۸۷۸ء کو سید ہوا جو لائی شدہ کو بلگیریا کا شہزادہ منتخب ہوا۔ ۱۸۷۸ء اپریل ۱۸۷۸ء  
 شہزادی میرا یو سکا ویتھریو کی آف پارڈا سے جو اجوری سٹیکو کو تنو لد ہوئی شادی کی اور ۱۸۷۸ء میں اوسکو باؤٹیا کے تحت وہ شہزادہ  
 شہزادہ یو سکا ویتھریو کے زوری ۱۸۷۸ء میں یونانی کلیسا کے رسوم کے مطابق بیٹا دیا گیا۔ ریاست کے جو کوئی قومی قرضہ نہیں ہے۔ البتہ سکو  
 کپنوک کی ذمہ داریاں اور روسی بقیہ بلگیریا کے اخراجات کی منتقلی رقم اسکے ہوتی ہے۔ اپریل ۱۸۷۸ء میں شہزادہ موصوفیہ کو صلیبیہ سادات  
 مختصری حاصل کر کے یو باگا ویتھریو سٹاکر میں بمقام قسطنطنیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت کمال الحافظ پیش آنے لگی حالت ان حضرات  
 کے عیالہ علاوہ اپنی زوجہ کا فیصلہ مائل تھو فرمایا مگر حضرت اپنی معمولی تدبیر و دانائی سے ہر طرح کو سنبھالنے کے لیے اور عین خراج و دیگر  
 قرضہ کے اس حصہ کی زمین جو بلگیریا کو بروئے عہد نامہ برلن ادا کرنا چاہیے تھا شہزادہ مذکور کو کالی جس میں اس سروریا مانٹی نیگرو۔ اور یونانی کھیتی  
 پر پڑ گئے ہیں کیونکہ ترکی قومی قرضہ کا کچھ کچھ حصہ بروئے عہد نامہ برلن کے ذمہ بھی دیا جب کہ جسکی ادائیگی سے وہ اب تک بلگیریا  
 کی طرح پہلو تہی کرتے چلا آئے ہیں +

۱۸۷۸ء ۲۴۔ شروع میں خراج کی تعداد ۱۸۷۸ پونڈ انگریزی تھی۔ ۲۴ پونڈ ترکی معین ہوئی تھی مگر بلگیریا کے ساتھ مل کر جانیکی بعد  
 اسے ۱۸۷۸ پونڈ انگریزی کر دیا گیا جسے ریاست بلگیریا برابر سالانہ ادا کرتی ہے +

حاشیہ نمبر ۲۴۔ ترکی پونڈ ۱۸۷۸ اشلنگ ۱۸۷۸ پینس کے برابر ہوتا ہے اور انگریزی پونڈ جسے اسٹریلنگ پونڈ بھی کہتے ہیں میں  
 اشلنگ کا ہوتا ہے +

۱۸۷۸ عہد نامہ برلن میں اول دول نظام نے یہ شرط درج کی تھی کہ ترکی یونان کو کچھ ملک دیکر اوس سے حد و حد تصفیہ کرے  
 سلطنت عثمانیہ عرصہ تک بیت و محل کرتی رہی مگر ایماندار یورپین طاقتیں عہد نامہ مذکور کی اور شرائط کو جو ترکی کو منی اخذ  
 تھیں کب بالائیل رشتہ دیتی تھیں چنانچہ اور شرائط کی طرح اس شرط کو پورا کرنے کے لیے بھی روم پر سخت دباؤ ڈالا گیا۔ اندازہ کار  
 ۱۸۷۸ میں اس نئے معاہدہ کی رو کو گورنمنٹ عثمانیہ نے مجبوراً تصویب کی جبکہ گاہ لایا یونان کے حوالہ کر دیا مگر ساتھ ہی یہ قرار دیا  
 کہ یونان اس پیمانے کے عوض میں حصہ رسدی کو مطابق سلطنت عثمانیہ کے قومی قرضہ کا ایک حصہ ادا کرے لیکن یہ ایماندار اور آئینہ  
 اور آئینہ یکہ پندرہ برس گزرتے ہیں ادا کر رہا ہے اور دوسری ایماندار طاقتیں اس کو ادا نہیں پہنچے۔ ۵ سکا یہ شعاہدہ تھا  
 حد محفوظ رکھ رہا ہے + دوسری ریاستوں کی عدم ادائیگی اور عہد نامہ برلن کی شرائط متعلقہ کا مفصل ذکر کتاب تہذیب و حکومت اور  
 اور رسالہ متفرعہ نظام آرمینیا میں ہے +

# سلطنت عثمانیہ کے متروکہ علاقوں کی ایک نقشہ

۱۸۷۸ء



۱ میل  
۱ کیلو میٹر

اس کی تمام سرحدیں وہ ہیں جو  
 ان کے ساتھ متعلقہ ہیں  
 ان کے ساتھ متعلقہ ہیں  
 ان کے ساتھ متعلقہ ہیں

اس کی تمام سرحدیں وہ ہیں جو  
 ان کے ساتھ متعلقہ ہیں  
 ان کے ساتھ متعلقہ ہیں  
 ان کے ساتھ متعلقہ ہیں





جو امپریل عثمانیہ گورنمنٹ سے پچاس لاکھ نوے ہزار ترکی پونڈ کی رقم کے قرض خواہ تھے بکفول تھے۔ باہمی قرار  
سے تعلق دار فریقوں میں ۲۸ دسمبر ۱۸۷۸ء کو ایک معاہدہ ہو گیا جس کے رو سے سائبوکارون ۲۲ پونڈ  
ترکی فی حصہ مالیت کو ۶۳ ۱/۲ حصہ و غیر فیصدی پانچ سالانہ سود مقرر تھا اور کل کا سرمایہ ۸۱۶۹۹۸۶  
پونڈ ترکی... تھا۔ بلجائے کے عوض ہیشیون مدون کا نظام سرکاری خزانہ کے حوالہ کر دیا۔ ان حصوں کو عثمانیہ  
قومی قرضہ کے تمام دیگر قرضوں پر جسے ان کے سود اور مبیائی کے لیے پانچ لاکھ نوے ہزار پونڈ کی رقم مقرر  
کر دی کہ وہ ہر سال سب سے اول ہٹرش بالواسطہ محل خالص کی آمدین سے وضع کر لیا جائے۔ حق مرجع  
عطا کیا گیا۔ اسی وجہ ان حصہ کا نام پری آئیٹی یعنی ترجیح دار لگانا ہے۔ یہ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۸ء والا معاہدہ نہ صرف  
اسی فوری فائدہ کے لیے جو اسے پھونچا یا سلطنت عثمانیہ کی آمدنیوں کے بڑھانے میں عمدہ اثر پیدا کرنے والا  
ثابت ہوا ہے، بلکہ آئندہ کے لیے بھی اوس کے ذریعہ سے فائدہ بخش صورتوں کا ذریعہ پذیر ہونا ممکن ہو گیا  
ہے۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۸ء کے شاہی ایراد نے اپنی جاری کنندہ یعنی علیحضرت سلطان اعظم عبدالحمید کی ودائی کے  
طفیل عثمانیہ قومی قرضہ کے اوس مبادلہ کا حصول قیام کر دیا تھا جس نے قرضہ مذکور کو زیادہ محفوظ صورت  
میں کر دیا اور ساتھ ہی خزانہ عامہ اور قومی کاروبار کو نہایت ہی فائدہ بخشا۔

لنڈن۔ پیرس۔ وائنا اور برلن کی تجارتی اور صرافی کوٹھیوں کی جماعتوں نے جو سلطنت عثمانیہ کے قرضوں  
کی اکثریت جماعت کی قیام مقام میں اس تجویز پر کاربن ہوئے سے مطابقت پس و پیش نہ کیا۔ بکفول آمدنیوں  
کے مستحکم کونسل نے تخفیف شدہ قومی قرضہ کے تبادلہ کی تجویز پیش کی جسے امپریل فرمان مؤرخہ ۱۳ جولائی ۱۸۷۹ء  
نے منظور کر لیا اور نئے سرمایہ کو جاری کیے جانیکا اختیار عطا فرما دیا۔

نئے حصوں کے جاری کرنے کے کام کے متعلق ۳ مئی ۱۸۷۹ء کو علی کاروائی شروع ہوئی۔ تبادلہ کے  
کام کی نگرانی اذکرکیل کیے ۱۳ جولائی کو ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے اور ۲۰ نومبر ۱۸۷۹ء کو کام باقاعدہ شروع ہو کر یکم  
مئی لغایت ۳۱ مئی ۱۸۸۰ء ان حصوں کے خرید کیے جانے کیلئے آخری میعاد مقرر کی گئی یعنی جس کے بعد کاروائی  
طرف سے ان کا فروخت یا جاری کیا جانا بند کر دیا گیا۔ مگر عثمانیہ قرضہ قومی کا یہ تبادلہ جسے دراصل ایجاد قرضہ کہنا  
چاہیے۔ ان دیگر معاہدوں کا صرف پیش خیمہ تھا۔ جنہوں نے عام قرضہ اندرونی قرضہ کے سرمایہ کو اور بھی بڑھا  
دینے کے علاوہ امپریل عثمانیہ خزانہ عامہ کو بہت بڑی بڑی زمین بہم پہنچائیں۔ ڈیفنس لون قرضہ برائے  
حفاظت ملک اور برمی آریٹی (مرج) تسکات کا سبادلہ بھی اس طرح کا تھا۔ فرمان شاہی مؤرخہ ۱۳ جولائی  
۱۸۷۹ء نے ۱۹۵۶۸۰۵ فرینک کو ایک رعایتی مبادلہ کا قرضہ چار فیصدی سود سالانہ پر رضامند تھا  
آمدنی صیف قومی قرضہ حسب منشاء تسکات اور ان پانچ فیصدی کے سود کی مرج تسکات کو مبادلہ کیا مبیائی

کے لئے جنگی ضمانت میں بھی وہی آمدنیان موقوفہ تھیں جاری کیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ قرضہ پانچ سو پانچ فرینک کے ۱۳۰۱۳۰ حصص پر تقسیم کیا گیا جن سے ہر ایک حصہ دار کو سالانہ میں فرینک سو دو کو حاصل ہوں۔ اور یہ مقرر کیا گیا کہ جو ایس برسوں یا اٹھاسی ششماہی اقساط میں جو امپیریل عثمانیہ بینک اور صیغہ قرضہ قومی کی جماعت کو اکر کثرون کے زیر نگرانی بر مقام قسطنطنیہ ہر سال کے فروری اور اگست کو مہینوں میں ادا کیا جاسے گی۔ یہ کل قرضہ بر رقم سادہ ادا کر دیا جاسے گا۔ سود کی نسبت یہ مقرر کیا گیا کہ وہ ششماہی وار طوائی سکون میں ۱۳ مارچ اور ۱۴ ستمبر کو پیرس قسطنطنیہ لندن۔ برلن فرینک فورٹ اور اسٹروٹم میں یا عثمانیہ بینک کی تمام شاخوں یا اوس کی اجنبیوں سے ملا کرے گا۔ ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء سے شیعہ قومی قیمت فی حصہ ۴۱ فرینک پچاس خیم (۱۰۰) ایک فرینک مقرر کی گئی۔ مگر پانچ فیصدی سود کے مرج تمک داروں کو رعایتی طور پر نئے سرمایہ میں کوئی تخفیف کیئے جانے کے بغیر فی حصہ ۴۱ فرینک کی شرح سے خریدنے کی اجازت دی گئی۔ پانچ فیصدی سود کے مرج تمکون کا سالانہ سود جن کا بروئے معام ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں بے باقی ہو جانا لازمی تھا۔ ۳۵۰۰۰ پونڈ تھا۔ اور نئے سرمایہ کا سالانہ سود تین لاکھ بانوے ہزار پونڈ ہوا۔ یعنی ۱۲۵۰۰۰ پونڈ کی سالانہ چوٹ ہو گئی جو عام قرضہ کے چاروں سلسلوں کی بیباقی کے قرضہ میں ماسوائے اول کے جس کے حصہ میں صرف دس ہزار پونڈ آئے۔ براتر تقسیم کر دی گئی ہے لیکن تمکات ترجیحی کا مبادلہ اگر محین تک محدود رہتا تو گو اس سے ترکی کے قومی قرضہ کے قرضخواہوں کو فائدہ چھوٹ چکیا تھا کہ اون کے قرضوں کی ادائے گی کے لئے سالانہ ۱۲۵۰۰۰ پونڈ کی زائد رقم بہم پہونچتی تھی۔ مگر عثمانیہ خزانہ کو اس سے براہ راست کوئی فائدہ نہ پہونچتا۔ مگر یہاں اس موقع پر سلطان عبدالحمید نے اندرونی قرضہ کے تمکات (سہیم۔ متقطع۔ متفرغ۔ غرضی) کے رکھنے والوں کو اس کی روٹی تبادلوں سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ بخشنے سے اپنی بنے نظیر مالی استعداد اور قابلیت کا نہایت ہی صلہ تبادلہ قرضہ کی کارروائی کو بین مثال سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ایک سلطنت نے ایک کروڑ روپیہ پانچ فیصدی پر قرض لے کر میں برس تک اوس کو ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ پھر دسے ہی برسوں کے بعد کسی طرح سے اس سلطنت کی ساکھ بڑھ گئی ہے اور اوس نے اعلان دے دیا کہ وہ پانچ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائے گی کے لئے ایک کروڑ روپیہ چار فیصدی سود پر لینا چاہتی ہے۔ اور سابقہ قرضخواہوں کو اختیار ہو گا کہ خواہ اپنی پہلے قرضہ کے روپیوں کو اس نئے قرضہ میں بھی لگا دیں خواہ سلطنت سے نقد روپیہ جس قدر تمکات سرکاری اون کی پس ہوں اون کی بابت وصول کریں۔ اس کارروائی کو تبادلہ قرضہ کی کارروائی کہتے ہیں۔ مثال سے یہ ظاہر ہے کہ اگر سلطنت مذکور اس راہ میں کامیاب ہو گئی تو اسے آئندہ بجائے پانچ لاکھ سالانہ دیون کے صرف چار لاکھ سود دینا پڑے گا۔

اعلان ثبوت دیدیا۔ اس جماعت صرافان نے جس کو مرج و ستاویزات کے مبادلہ کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ اپنی ذمہ داری پر چار فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاک پر بچاس لاکھ ترکی پونڈ قرض لے لیے۔ اس رقم میں سے ۲۵ لاکھ ترکی پونڈ سہیم اور قطع وغیرہ دستاویزوں کے ادا کرنے پر خرچ کیے گئے۔ اور شیوہ عمل سرمایہ کی باقی ماندہ رقم یعنی پندرہ لاکھ ترکی پونڈ جماعت مذکور نے شرح فیصدی جس شرح پر کہ کل قرضہ وصول ہوا تھا اور جس کی وجہ سے خزانہ عامرہ کو ۱۱ لاکھ ترکی پونڈ کے قریب نفع ہو گئی تھی بڑے ہتھلار سے خود حاصل کیے۔

۲۔ جون ۱۹۱۵ء کو ترکی اخبارات قطنینہ میں سرکاری اعلان شائع ہوا تھا۔ جس نے اندرونی قرضہ کے تمکات کو ایک حصہ کے مبادلہ کی شرائط بالتوضیح بیان کر دیں تمکات سہیم یعنی تبدیل یعنی جدیدہ (نئے) یعنی عادیہ (محمولی) اور تمکات قطنینہ تمکات ہتھرا فیصدی بالہیدہ تھو یلاتی (اندرونی قرضہ کے تمکات جو ترکی روسی جنگ کے بعد برداشت کیا گیا) کے واسطے حکم دیا گیا کہ وہ نئے تمکات سے جن کا نام ترکی تمکات رکھا گیا تھا تبدیل کر دیئے جائیں۔

قابل تبدیل سرمایہ کی نقد حسب ذیل معین کی گئی تھی:-

(۱) تبدیل شدہ اور نئے تمکات سہیم کے واسطے دس سال کے سود کے برابر رقم اور سود کا اندازہ اس شرح پر کیا جاوے جو ان کفالت نامحات کیہ واسطے مقرر ہو۔

(۲) معمولی تمکات سہیم اور قطع کے واسطے اٹھ برس کے سود برابر رقم۔

(۳) اندرونی قرضہ یعنی تمکات ہتھرا فیصدی کے لئے موجودہ سرمایہ کی بنا پر۔

۱۹۱۵ء میں ایک نئی تجویز سوجی گئی جو ابھی تک زیر غور ہے۔ لیکن جس سے اگر وہ عمل میں آگئی تو عثمانیہ سلطنت کی مالی حالت کی بہتری کے واسطے بہت کچھ مہید ہو سکتی ہے۔ یہ ان ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کو سہرماہ کے قالب میں لانے کا معاملہ ہے جو مرج تمکات کے تبادلہ سے سالانہ پس انداز ہوئے ہیں اس سالانہ رقم کی مدد سے ایک نیا قرضہ انتیس لاکھ پونڈ اسٹریٹنگ کا ۲-۱۰۰ میل کے

سلہ کسی سالانہ رقم کا سرمایہ بنانا۔ یعنی اس رقم کا اندازہ لگانا جو مناسب شرح سود پر اس قدر سالانہ رقم

کی آمدنی رکھے۔ سرمایہ بنانے اور اس قسم کا اندازہ لگانے میں صرف سالانہ شرح سود یا سالانہ شرح

پیداوار کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً یہی ایک لاکھ پینتالیس ہزار پونڈ کی سالانہ آمدنی اگر شرح سود یا شرح

آمدنی پانچ فیصدی سالانہ کی جاوے تو انتیس لاکھ پونڈ سے ہوگی۔ پس رقم مذکور کا پانچ فیصدی سالانہ سود کی

شرح پر سرمایہ ۲۹ لاکھ پونڈ ہوگا

حصون کے یہ عثمانیہ مرجع تسکلی حصون میں یعنی پانچ فیصدی سود اور ایک فیصدی رسوم انفکاک پر جو ۴۴ برسوں میں واجب الادا ہو حاصل کیا جاوے گا۔

چونکہ عثمانیہ قرضہ کے سلسلہ میں ج دو پہلوؤں مسلمان کی نسبت کو قیمت پر بہتر تھے اس لیے یہ قدرتی بات تھی کہ انکی میسباتی ہی کے لیے کو زیادہ کوشش عمل میں آتی۔ چنانچہ اسی مقصد کیلئے اس جہان نے جو عثمانی تمکات ترجیح کی تھی بعد ازاں کو اس فیصدی پر بہتر تھے بالاسمہ مال اپنے ماتہ میں لینے والی تھی ان تمکات کی ادائیگی میں سلسلہ ماتہ ج دو کے حصص حوالے کرنے کی حلف اٹھائی پس اس طرح کے مطابق چسپری حصص سو وقت فروخت ہوتے ہیں گے اور جو مزید برآں ۱۲ لاکھ ۳۲ ہزار پونڈ کے اصلی رومہ سرمایہ جو سونے یا چاندی کے سکون میں ہو سرمایہ کی وجہ سے بدیگا بھی نہیں خارج ہوگا۔ ایک ڈیڑہ لاکھ پونڈ کو چوبیس اور ان ایک ڈیڑہ لاکھ پونڈ کو ۴۰ ڈیڑہ لاکھ کے معاہدہ کے ساتھ شرح ایک فیصدی سالانہ ایک لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ سود ہوتا ہے یعنی ایک لاکھ بیسالیس ہزار پونڈ سرمایہ بنانے کو طفیل عثمانی قومی قرضہ کے ٹکڑے کو ۱۶۰۰۰ پونڈ سالانہ کے بوجہ سے تخفیف ہو جاوے گی یہ کارروائی یہی ضروری اور اہم ہے کہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ اسید ہے کہ اس بارہ میں کوئی شتاب کاری نہیں کرے گی بلکہ تمام پہلوؤں پر کا حقہ غور کرنے کو بعد اس کے برائیاں پر وقوف حاصل کر کے اور کا فیصلہ کرے گی کہ قرضہ ترجیح کے حصص کے تبادلہ سے جو فوائد حاصل ہوئے ہیں ان سے ترکی حصص کو بھی نمایاں طور پر فائدہ پہونچا ہے۔ ان حصص کی قیمت ۱۰ فیصدی سے ۱۵ فیصدی تک بڑھ گئی ہے پس چار لاکھ فرانک بیوٹاری کے سب سے بڑے انعام کا بیٹنے والا ۱۲ لاکھ ۴۰ ہزار فرانک حاصل کرنے کی بجائے جیسا کہ اب تک ہوتا رہا ہے، آئندہ چار لاکھ ۴۰ ہزار فرانک حاصل کیا کرے گا۔

اب ہم ڈیفنس لون (قرضہ حفاظتی) کے تبادلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو مصری خراج کے ایک جزو کے سرمایہ بننے سے وقوع میں آیا ہے۔ یہ بین سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے ان تمام مختلف قرضوں کے تبادلہ کا جو مصر کے خراج کی ضمانت پر برداشت کئے خیال کیا تھا مگر پوچھ لیکل اور فاضل دونوں طرح کے ضمانت حالات اس کارروائی کو فوراً زیر عمل لے آنے کو مانع ہو کر لیکن جو ہی سلطان المعظم کے ساتھ متوجہ دیکھا وہ انہوں نے جہٹ لافٹ میں ہی تجویز کی تکمیل شروع کر دی اور اسکی کوششوں کو پوری پوری کامیابی کا تاج نصیب ہوا ڈیفنس لون کی رقم پچاس لاکھ پونڈ تھی اور یہ آخری قرضہ تھا جو مصری خراج کی گفالت پر بشرح ۱۰ فیصدی سود اور ایک فیصدی برائے قرضہ انفکاک شرائط میں برداشت کیا گیا تھا فوراً ۱۰ فیصد میں جب کہ امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ اور فاضل (مالی مصرانی)

جماعت میں ابتداً نامہ و پیام ہو رہا تھا۔ انفکاک فیہ فٹہ کی وجہ سے قرضہ مذکور گھٹ کر ۲۳۱۰۵۳ پونڈ گیا تھا۔ اس قرضہ کی سالانہ رقم سود وغیرہ کی بابت ۲۸۰۶۴ پونڈ کی کفالت کی گئی ہوئی تھی۔ اس میں سو حساب حکم پر اور سلطانی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء جو ڈیفنس لون کے تبادلہ کی نسبت جاری کیا گیا تھا ۳۳۳ پونڈ کمیشن اور اخراجات کر لیے وضع کئے گئے اور ۲۴۵۴۳ پونڈ انفکاک یا بیبائی کے مطلب کر لیے پس پھر چار فیصدی سود سرمایہ بننے کر لیے دو لاکھ باون ہزار چھ سو چھتر کی سالانہ رقم رکھی جس سے نام نہاد سرمایہ ۴۳۱۰۶۳۰ پونڈ کا بنتا تھا۔ مگر چونکہ شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی رہی گئی تھی۔ اس لیے نام نہاد سرمایہ سے اصلی سرمایہ ۵۶۸۵۴۳ پونڈ کا حاصل ہوا جن میں سے وہ کمیشن وضع ہونے پر جو نقصان نام نہاد سرمایہ پر بحساب ایک فیصدی دیا گیا تھا خالص رقم ۵۶۲۰۶ پونڈ بگنی۔ اس رقم میں سے ڈیفنس لون کے باقی ماندہ مکات کی پوری قیمت پر مباح کرنے میں ۳۱۰۶۵۳۰ پونڈ خرچ ہوئے اور تیرہ لاکھ پانچ ہزار پانسو ۳ پونڈ کا خزانہ عامہ کو خالص نفع ۱۰۱۰۱ اور یہ ایل بے نظیر روز نہایت ہی معقول فائدہ ہے کہ اس پر رائے زنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ناظرین اسکو پڑھتے ہی اسکی واجبی قدر و منزلت سمجھ واقف ہو جائیگا۔

موجودہ عثمانیہ قرضوں کے تبادلہ لون کے اس سرسری بیان کو مکمل کرنے کر لیے اب صرف اس تجویز کا بتانا باقی رہ گیا ہے جس کے اصولاً منفصل ہو جانے پر زیر عمل آنے کر لیے کوئی زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

یہ تجویز پچاس لاکھ پونڈ اسٹریٹنگ تین فیصدی سود اور ایک فیصدی سالانہ شرح انفکاک پر قرض حاصل کرنے کے متعلق ہے جس کے ذریعہ سے اسپرٹل عثمانیہ گونٹ قرضہ اجتماع دینے رو سیلیا کی ریلوے لائینوں کو سنڈلرل یورپ کی لائینوں سے ملانے کر لیے جو برداشت کیا گیا تھا، کو جسکی تعداد آٹھ لاکھ دس ہزار پونڈ ہے واپس خرید سکے گی۔ اور علاوہ برین یورپ میں دو اوّل درجہ کے آہن پوش جہازات چودہ لاکھ پونڈ کے خرچ سے خرید سکے گی اور چونکہ قرضہ کی شیوعی قیمت ۹۰ فیصدی ہوگی۔ اس لیے اس سے تیس لاکھ پونڈ حاصل ہونگے۔ یعنی اخراجات مذکورہ بالا انفکاک خزانہ عثمانی کے لیے سات لاکھ پونڈ باقی رہیں گے۔ سالانہ سود وغیرہ کی بابت ایک لاکھ ۳ ہزار پونڈ کی رقم معین کی گئی ہے جو رقم اون ۸ ہزار پونڈ ون سے جو قرضہ اجتماع کے سود کے لیو کا مہون کے اوزنیر پانچ چھالیس ہزار پونڈ ون سے برابر ہوگی تو مباح کو کے اجارے سے جو دو سال ہوئے عطا کیا گیا تھا حاصل ہوتے ہیں اور جسکی اجارہ دہا کمپنی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

باوجودیکہ سلطان اعظم کی گورنمنٹ نے ناقابل انکار ایمانداری سے بڑے بڑے نقصانات برداشت کر کے عہد نامہ کی ان شرائط کو جنکی تعمیل اس کے ذمہ تھی پورا کیلئے۔ لیکن پہر بھی یورپ نے اس امر کو گوارا کر لیا ہوا ہے کہ بلگیریا۔ یونان۔ سربو یا اور مانیٹیا۔ ٹیگر و ان صنفی اقوام کو جن کے پورا کرنے کا وہ ہونے نے ذمہ اٹھایا تھا پس اپشت پھینک دیں۔ اس سے بدیہی طور پر ان طاقتوں کی عدم مضبوطی اور کمزوری کا ثبوت ملتا ہے۔ جن کے قائم مقام برلن کا گروس مین شریک ہوئے تھے ورنہ وہ ہرگز اس امر پر رضامند نہ ہوتیں کہ چھ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ان کے دستخطوں کی تضحیک و تذلیل کریں۔ باب عالی نے غیر انصاف و رسی حصوں اور ان کی ادائیگی کی سبیلوں کے ترتیب کے متعلق جو تجاویز باضابطہ طور پر دول یورپ کو سامنے پیش کی ہیں اسے معلوم ہو جائیگا کہ خود ترکی اور نیرادوں کے قرضوں کا ہون کے لیے اس رنج و دہ مسئلہ کا یہ تصفیہ جس سے سلطان عبدالمجید کی گورنمنٹ کو نرم اور عاقلانہ برتاؤ کا بین اثبات ہو رہا ہے کیا اہم اور ضروری ہے۔

ان اعداد کے رو سے جو عثمانیہ قرضہ قومی کے محکمہ نے ہم پہنچائی ہیں بلگیریا کے ذمہ پٹرل عثمانیہ خزانہ کی ۱۰۸۸۸۵۲۸ ترکی پونڈ کی نام نہاد رقم گرفتگی ہے جس کا ایک فیصدی کی شرح پر ۱۰۸۸۸۵۲۸ ترکی پونڈ سود سالانہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ پس اب اس ۱۰۸۸۸۵۲۸ پونڈ ترکی کی رقم کا سرمایہ بنانا ضروری ہے۔ سرکاری تمکات پر فرض کیا جاوے کہ یورپ میں اور وسط شرح سود چار فیصدی ہے تو اس عرصہ کے بعد بلگیریا کو بطور قرضہ عثمانیہ کے حصہ رسدی کو کچھ ادا کرنا نہیں رہ جائے گا البتہ جو سرمایہ اسے حاصل کرنا ہوگا وہ چار فیصدی کی شرح چار سالانہ آسانی کا بدل ہوگا جو سب سے میں قابل مبادیاتی ہو۔ ان شرائط کے مطابق ۱۰۸۸۸۵۲۸ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کے عوض واحد کثیت رقم ۲۶۶۴۲۴۰ ترکی پونڈ کی ہوتی ہے۔ اب فرض کیا جاوے کہ بلگیریا اس رقم کو چھ فیصدی شرح سود سے کم پر چل نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی اس رقم نے چھ برس میں بے باقی ہو جانا ہو تو اس صورت میں اسے ۲۰۸۶۵۰ پونڈ ترکی کا سالانہ بوجہ برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ تجویز بلگیریا کے لیے کو بھی مفید تھی اور اس سے نہ صرف اسکی ساکھ ہی بڑھتی تھی بلکہ اسکے طفیل جو توامات اسے باب عالی کو دینی آتی ہیں ان میں اس قدر بھاری بھیت اور تخفیف ہو جاتی تھی کہ اسے اس تجویز میں فوراً گورنمنٹ عثمانیہ کے ساتھ شریک اور متفق ہو جانا چاہیے تھا۔ کیونکہ اگر واقعی دیکھا جاوے تو بلگیریا کو گوبت سہی انہایت ضروری اور لازمی طور پر اپنے حصہ کی بابت اوسے شرح چار سالانہ سود ادا کرنا پڑے گا۔ جس شرح عثمانیہ قومی قرضہ کا محکمہ اپنے قرضوں کا ہون کو ادا کرے اور یہ شرح کم گولہ آہنیوں کو ترقی

پانے کو ساتھ ساتھ پانچ فیصدی تک بڑھ سکتی ہے تو گویا اس صورت میں بلگیر یا ۲۵۴۴۵۴۴۵ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم ادا کرنے پر مجبور ہو گا۔ مزید برآں اس امر کا پہلے ہی سے تصفیہ کر چڑھنا کہ اس برس اس قدر خرچ ہو گا تا کہ منہ ہو جائے گا کیونکہ وہ شرح سود اس وقت معلوم نہیں ہو سکے گی جیسے عثمانیہ قومی قرضہ کا حکمہ اپنے قرضخواہوں کو سود ادا کرے گا۔ اور وہ ہفتام سال سے پہلے ہی شرح معین نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مدت مکحولہ کی آمدنی پر سود کی شرح مقرر ہوا کرتی ہے (مترجم) اور اکلن چوچو طور پر اگر یہ مان لیا جاوے کہ کم از کم صدی بہر کے لیے برابر فیصدی شرح سود انفکاک رہیگی تو اس حساب سے بلگیر یا کو اپنے حصہ کے سود وغیرہ کی بابت ۵۰،۰۰۰ پونڈ ترکی سالانہ ادا کرنے پڑیں گے اور بطاعت یہ کہ پورے سو برس تک۔

پس ترکی... تجویز کے مطابق ۲۰۸۶۵۰ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا صرف ۵ برس تک ادا کرنا بلگیر کے لیے کیسا مفید اور فائدہ بخش تھا۔

یونان کیلئے ۲۸۴۵۹ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا چار فیصدی کی شرح پر وہ سرمایہ جو سو برس میں قابل انفکاک ہو ۳،۴۵،۵ ترکی پونڈ ہو تا ہے جس کے پچیس برس کے اندر میباق کرنے اور چہرہ فیصدی سالانہ کی شرح پر سود ادا کرنے کے لیے یونان کو ۲۴۳۱۳۱ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

سربیا کے لیے ۳۱۸۲ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اسی شرح سود اور میعاد انفکاک کے لیے ۵،۶۸۰،۵ پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے ۲۵ برس میں ادا ہونے کے لیے ۳۰۸۴۲ پونڈ ترکی سالانہ خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

مانٹی نیگرو کے لیے ۱۰۸۸ ترکی پونڈ کی سالانہ رقم کا اسی شرح و میعاد کو لیے ۶۶۵۹ ترکی پونڈ سرمایہ ہوتا ہے جس کے بشرح چہرہ فیصدی سود پچیس برس میں میباق کرنے کے لیے ۱۰۸۵ ترکی پونڈ سالانہ ادا کرنے پڑتے ہیں۔

اس پر کھیلکلی تجویز کو جو ہر طرح کی نکتہ چینی سے ارفع و بالاتر ہے اگر عہد نامہ برلن پر دستخط کرنے والی طاقتیں منظور کر لیتیں اور اسکی تعمیل ان چاروں زیر بحث ریاستوں کے ذمہ لگا دیتیں تو ٹرکی کو یک لخت، ۳۸۳۴۳۴ ترکی پونڈ مل جاتے اور اس رقم کو اسی طرح سے صرف میں لانے کی جگہ سے وہ سلطان انظم عبد الحمید کی تخت نشینی کے وقت سے اپنے دوسرے سرمایوں کو کام میں لاتی رہی ہو ٹرکی اپنے قومی قرضہ کو چند ہی برسوں میں ایک کر ڈر نوے لاکھ ترکی پونڈ کم کر دیتی۔ بنا برین سلطنت عثمانیہ

کے یورپین قرضوں کو اس بات کا سخت افسوس ہو گا کہ اون کی سلطنتوں نے امپیریل عثمانیہ حکومت کے جائز دعاوی کی جو عین انصاف پر مبنی تھی کوئی شنوائی نہ کی لیکن برعکس اسکے جس ایمانداری سے ترکی پر وعدوں کو نباہ رہی ہے اور جس لیاقت سے وہ ان وعدوں کو اون لوگوں کی بہتری اور مفاد کے لیے جس کے ساتھ وہ کمر لگے تھے پورا کر رہی ہے قرضہ داروں اور ایمانداری اور لیاقت کی نمایان طور پر شہادت دینا اور تصدیق کرنے پر مجبور ہیں اب تک وہ حصص جنبہ عثمانیہ سلطنت کا قومی قرضہ مشتمل ہے تقریباً ہمیشہ خیالی کفالتیں منصوبہ ہوتی رہی ہیں۔ لیکن ادنیٰ نسبت یہ حقیقت اور آزمائش کرنی کر آیا آجکل کے لیے بھی یہی اندازہ اون کی قدر و منزلت کا ہے کچھ ناموزون رقم بے محل نہ ہو گا۔

پہلی زندگی کے پہلے بیس برسوں کے دوران میں عثمانیہ قومی قرضہ نے جو نئے قرضوں کو شیعہ سے برابر بڑھاتا جاتا تھا۔ اس بھاری شرح سود کی وجہ سے جو وہ بیک کر سامنے پیش کرتا تھا کثیر القعد اور بیون کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ مگر اس کے واقعات نے اس گروہ موکلان کو منتشر کر دیا اور اس قدر تک یورپ کی تبادلات کاہن (سرکاری شکات) کو خرید و فروخت کی مٹدیان یگانہ (عثمانی حصوں سے برزیر تہی تھیں۔ اور کوئی اوکا خریدنے والا پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ۲۰ دسمبر ۱۹۱۴ء کے معاہدہ کے وقت سے ان شکات کی کھیت شروع ہو گئی جو پچھلے دس برسوں میں بلا وقفہ برابر جاری رہی ہے اور اگر یہ کھیت بھی تکمیل کو نہیں پہنچی اور ترکی قرضہ کا ابھی بہت ساحصہ مارکیٹ (منڈی) میں خرید اور فروخت ہو چھوٹنے کی وجہ سے سرگردان پر رہا ہے تو اسکا باعث یہ ہو کہ قرضہ مذکور کی موجودہ حالت اور نیران میں اصلاحات و تبدیلیوں کو جو ان دس برسوں میں سلطان اعظم کی سعی و کوشش سے ظہور میں آئی ہیں اکثر لوگوں نے ابھی تک اچھی طرح سے نہیں سمجھا۔ لیکن اگر ہم قرضہ کی سالانہ رقم کی سلطنت عثمانیہ کے رقبہ اور مردم شماری پر اوسط نکالیں اور پھر اسکا یورپ کے دوسرے ملکوں سے موازنہ کریں تو اس نقشہ سے دو امر ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ بلحاظ آبادی عثمانیہ قرضہ کی تعداد بہت سو دیگر ممالک کی نسبت بہت کم ہے اور ثانیاً یہ کہ سلطنت عثمانیہ کے انصافی رقبہ میں موجودہ آبادی سے کئی حصہ بڑہ کر زیادہ گنجان آبادی کی گنجائش ہے جس کا دوسرا الفاظ میں یہ مطلب ہو کہ اس کا بہت ساحصہ ابھی تک جزوی طور پر آباد ہے اور چونکہ اس میں نہایت ہی بڑے بڑے قدرتی وسائل پیداوار اور آمدنی بہ افراط موجود ہیں۔ اس لیے اگر ان وسائل کو کام لیا جاوے تو بہت ہی بڑے اور غیر معمولی فائدہ بخش نتائج حاصل ہو سکتے ہیں پس ان امور پر



غور کرنے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ خیالی اور فرضی کفالتیں ہونے کی پرانی انوار عثمانیہ کفالت نامچا پر صادق نہیں آتی ہے۔

تاوان جنگ کا ۱۸۷۲ء کو معاہدہ کے رو سے انتظام کیا گیا ہے جو دربار قسطنطنیہ اور گورنمنٹ روس کے درمیان منعقد ہوا تھا۔ ترکی نے ۲۵۰۰۰۰ فرینک یا ۵۰۰۰۰۰ پونڈ ترکی کے اس قرضہ کو ۵۰۰۰ پونڈ ترکی کی سالانہ اقساط میں سو برسوں میں ادا کرنے کا ذمہ اٹھایا۔ ان اقساط کی ادائیگی کے وسطی محصول گورنمنٹ اور ولایت ہائے حلب کو نیہ قسطنطنیہ - ادا نہ آؤں گے کے عشر چوبیس کے لئے عین ۲۴۰۰۰ پونڈ آدنی ہوئی مگھول کر دے مگر ان قسط سالیوں کی وجہ سے جو چند سالوں تک پیشیے کو چیک اور شام وغیرہ میں حادثہ مرزا اور جن کے باعث فصلیں بہت ناقص ہوئیں ان مدوں سے جب تک کہ اندازہ کیا گیا تھا بقدر آمدنی نہ ہوئی اور اس وجہ سے شش ماہ تک ان اقساط میں سے چھ لاکھ ترکی پونڈ باقی پڑ گئے۔ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے ایک اور عہد نامہ دونوں سلطنتوں کے درمیان ہوا۔ اور ولایت حلب کے عشرات کا وہ حصہ جو پہلے مگھول نہیں کیا گیا تھا اور نیز ولایت معمورہ الغریز کے عشر روس کے حوالہ کر دیے گئے تاکہ چھ برس کی سلطنت روس کو بجائے ساٹھ تین لاکھ پونڈ کے ساٹھ چار لاکھ ترکی پونڈ کی سالانہ اقساط وصول ہوں۔ روسی سوداگران ساکنان ٹرکی کے ان نقصانوں کے ہر جانہ کر لیتے جو شش ماہ کی جنگ میں پہونچے اور جنگی بابت انہوں نے اس کمیشن کے روبرو جو اس وقت بغرض تحقیقات مقرر کی گئی تھی ایک کرڈر نوے لاکھ فرینک کا دعویٰ کیا تھا کمیشن مذکور نے ساٹھ لاکھ فرینک (۹۵۴۵۰۰۰ فرینک) مترجم کی رقم معین کی اور دسمبر ۱۸۷۲ء میں ۱۵ ہزار ترکی پونڈ کی پہلی اقساط دعویداروں کو ادا کی گئی۔

ایوان تجارت قسطنطنیہ کے انبار مورخہ، اپریل ۱۸۷۲ء نے ان آمدنیوں کے متعلق جو محکمہ می توخہ عثمانیہ کے تفویض کی گئی ہیں ایک نہایت مبسط اور مفصل مضمون شائع کیا ہے جس کا ترجمہ عربیہ لقا تاوان جنگ کی تعداد عہد نامہ مورخہ شش ماہ کے بموجب ۲۱۰۰۰۰ پونڈ اسٹریلنگ یا ساٹھ تین کروڑ پونڈ ترکی مقرر ہوئی۔ اس رقم میں سے ۱۳۰۰۰ پونڈ اسٹریلنگ کو ۱۵ لاکھ ۳۰۰ ہزار، سو پونڈ اسٹریلنگ ادا ہوئے عہد نامہ شش ماہ کے لئے دیکھو رسالہ سفر و خدہ منظم آرمینیا اور دول ثلثہ۔

۱۸۷۲ء روسی رعایا کے نقصانات کا ہر جانہ ۹۵۴۵۰۰۰ فرینک یا ۳۱۸۱۸۰۰ پونڈ اسٹریلنگ معین ہو کر اس کی ادائیگی کی گئی۔ پچاس ہزار ترکی پونڈ کی سالانہ قسط مقرر ہوئی ۱۳۰۰۰ پونڈ اسٹریلنگ تک ایک لاکھ ترکی پونڈ یعنی ۹۰۹۱۰۰ پونڈ اسٹریلنگ پونڈ ادا کر کے گئے۔

ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

یہ ہم حسب معمول بہت جلد کنسل آف ایڈمنسٹریشن کی مفصل رپورٹ دربارہ آمدنیوں سے مفوضہ بحکمہ  
قومی قرضہ عثمانیہ بابت ۱۹۳۹ء ہجری ۱۳۵۹ء شائع کریں گے۔ لیکن درینہ لاسال ختمہ ۲۸ فروری  
۱۹۴۰ء کی بمطابق ۱۹۳۹ء عام حالت دکھانے کے لئے مندرجہ ذیل چند اعداد کا چہا پے یا سٹاک

سبجکٹس ہیں :-	۱۹۳۹ء	۱۹۳۹ء
مددات	ترکی پونڈ	ترکی پونڈ
کل آمدنی میں سے	۲۵۴۲۴۳۵	۲۵۰۰۰۶۰
انتظامیہ خرچ اور دیگر اخراجات	۳۵۰۲۴۱	۳۱۹۹۳۹
خالص آمدنی	۲۱۹۲۲۹۴	۲۱۸۸۸۲۱
رقم جو صدر محکمہ نے جمع کی	۲۱۸۹۲۰۵	۲۱۸۲۵۲۵
سال ماقبل کے انفکائیڈ کا بقایا	۲۱۵۵۵	۳۳۲۱
	۲۲۱۰۹۹۰	۲۱۸۴۸۶۶

### منہاکرو

بقایا بروئے حساب جدید	۱۰۸۴۱۵	۱۰۳۸۲۶
رہنہ ذرائع پیشی سود قرضہ	۲۱۰۲۲۲۵	۲۰۸۳۰۴۰
جمع کرو		

فک شدہ حصص کا سود جو خالصاً	۸۵۸۹۵	۴۱۳۰۶
سال روان (سود قرضہ کیلئے کارآمد ہو)	۲۱۸۸۱۴۰	۲۱۸۲۳۴۰
منہاکرو		

آدا نیگی سود وغیرہ برکات ترجیحی	۴۳۰۵۰۰	۴۳۰۵۰۰
---------------------------------	--------	--------

اس رقم میں سود بشرح پانچ فیصدی اور سالی قرضہ کی جزوی بیباقی یا انفکاک کی سالانہ  
رقم مقررہ بھی شامل ہے۔

یکم مارچ ۱۹۳۹ء عیسوی میں اس قرضہ کی تعداد ۴۰۷۱۲۰۱۰ پونڈ انگریزی تھی جو یکم مارچ  
۱۹۴۰ء عیسوی کو پانچ سال کی رقمات بیباقی کی وجہ سے تقریباً  $\frac{1}{10}$  حصہ کم ہو گئی ہوگی +

مست	ترکی پونڈ ۱۸۹۳ء	۱۸۹۲ء ۱۸۹۱ء
آؤنگی سود بشرح ایک فیصدی برسلہ نامہ الغابج۔ دو سکا	۱۱۶۱۳۵۱	۵۱۳۵۱
خاص آؤنگی سود وغیرہ برتر فحیات ۱۸۹۳ء ۱۸۹۲ء ۱۸۹۱ء	۹۲۵۹	۹۲۵۹
	۱۶۰۱۳۱۰	۱۶۰۱۳۱۰
بقایا جو فٹہ انفکاکت کات کر لیے باقی بچا	۵۸۶۸۳۰	۵۵۳۰۳۶

### محمولی فنڈ انفکاک

رقم جو سلسلہ انفک کے واپس خریدنے پر صرف	۲۰۵۰۲۷	۲۹۲۸۹۵
ہوئی (بعہ سود برتر مکات فاک شدہ)		
رقم جو سلسلہ ب کے واپس خریدنے پر صرف	۹۹۲۰۶	۷۲۳۲۹
کی گئی۔ (بعہ سود برتر مکات فاک شدہ)		

سلسلہ اس حساب سے کل بیرونی قرضہ یکم مارچ ۱۸۹۲ء کو ۵۱۳۵۱۰۰ ترکی پونڈ سلطنت عثمانیہ کے ذمہ ہوا۔ اور خاص قرضہ ۶۲۵۶۵۰۰ قرضہ ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۲ء کے اگر اوان کی شرح سود کا اندازہ پانچ فیصدی کیا جاوے تو ۱۸۹۱ء ترکی پونڈ ہوئے یعنی ہر سہ طبقوں کی جمعہ قرضوں کی نقد ادائیگت تاوان جنگ ہرجا رعایا سے روس و ریلوے تمکات کے تاریخ مذکور کو تقریباً سو بارہ کروڑ ترکی پونڈ ہوئی۔ ۱۸۹۳ء میں ان کی بیانیہ کے لیے ۵۸۶۸۳۰ یعنی سال ما قبل کی نسبت ۹۳ سہ سو پونڈ ترکی زیادہ ہوئے پس اگر سالانہ اوسط اس فنڈ کی چھ لاکھ ترکی پونڈ بھی جاوے تو ہر سال سود کی کمی اور تیز اصلی خرچ شدہ رقم سے دگنا سرمایہ فاک ہو جانے کی وجہ سے کل قرضہ تقریباً چالیس برس کی مدت میں مباحی ہوگا۔ یکم مارچ ۱۸۹۲ء کو کل قرضہ کی نقد ادائیگت فرماں تھی:-

سود اگر ان غلطہ کے ترجیحی تمکات ۱۲۶۰، ۷۵ پونڈ اسٹرلینگ۔ کان سویٹ سے ٹڈ سٹاک و قرضہ مجموعی سلسلہ صکے ۱- ب- ج- ۱۱۲۰، ۸۰۶۳ پونڈ اسٹرلینگ۔ قرضہ برمانت انگلستان و فرانس بکفالت خراج مصر ۲۹۲۵، ۱۳ پونڈ اسٹرلینگ۔ تمکات ریلوے ۱۸۶۳، ۱۳۸۶ پونڈ اسٹرلینگ۔ اندرونی قرضہ تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ اسٹرلینگ۔ تاوان جنگ اور رہ جائے رعایا کی روس کا بقایا ۵۰، ۸۰۳۵ پونڈ اسٹرلینگ۔

جملہ سود کروڑ ۳ لاکھ تین ہزار آٹھ سو تیس پونڈ اسٹرلینگ تھا۔ یہ خیال رکھ لینا چاہئے کہ ترکی پونڈ پہلے ۱۸۹۱ء شلنگ کا ہوتا ہے اور اسٹرلینگ پونڈ میں شلنگ کا

تبادلہ تمسکات جی سی جو غیر معمولی طور پر فنڈ انفکاک و سپیہ حال ہو وہ حسب ذیل خرچ ہو

۱۸۹۳ و ۹۲	۱۸۹۳ و ۹۲	۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۸
۱۱۵۵۲	۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۸	۱۱۴۳۸
۵۲۰۲۴	۵۵۴۵۱	ایضاً	سلسلہ	ایضاً	ایضاً
۵۵۵۳۸	۵۸۲۴۲	ایضاً	سلسلہ	ایضاً	ایضاً
۲۳۱۲۶	۲۵۲۲۸	ایضاً	سلسلہ	ایضاً	ایضاً
۵۳۱۲۸۲	۵۶۵۲۶۲				

جمع کرو

۲۱۵۵۵ ۲۱۳۶۶ رقم جو تہمال آئندہ پراٹھاکا فنڈ کے حابین خرچ کئی گئی ہے

میزا اسکل

۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴
۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴	۵۵۳۰۳۴

مری ڈیمیشن فنڈ (فنڈ انفکاک)

۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰
۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰	۵۲۴۰۱۱۰

گروپ اول سلسلہ الف  
دوم سلسلہ ب  
سوم سلسلہ ج  
چہارم سلسلہ د  
ترکی اسکات بشرح ۱۰ فیصدی  
۱۰ فیصدی  
۱۰ فیصدی  
میزان کل

۱۸۹۳ء	۱۸۹۲ء	تفصیل آمدنی کی مدوار
۱۰۹۱۰۳۶	۱۱۰۴۶۰۵	سکرات نمک - اسٹامپ - شکار باجی
۱۰۰۸۶۵	۹۵۳۵۹	اور محصول تنباکو کا بقایا
۶۵۰۰۰۰	۶۵۰۰۰۰	تنباکو کا عشر
۲۱۶۴۵	۳۶۰۰۲	تنباکو کا محصول
۱۵۲۰۲۶	۱۵۲۰۲۶	منافع محصول سکرات کا ایک جزو
۱۰۲۵۹۶	۱۰۲۵۹۶	شرقی رو سیلیا کا خراج
۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۰	محصول پرٹ { جزیرہ قبرس
		{ تنباکیہ
۲۲۶۸۲۶۹	۲۲۹۱۶۴۰	میزان کل
خجیح		
۶۶۴۸۳	۸۳۸۱۴	اخراجات سنٹرل بورڈ (صدر محکمہ)
۶۴۲	۱۰۰۹	بابت خسارہ چاندی بوجہ ایکسچینج (تبادلہ)
۱۶۶۳۵	۱۶۱۸۸	زر کشین اور دیگر اخراجات
۸۵۹۶۰	۱۰۰۶۱۱	
۲۸۶۸	۶۸۶۱	خایدہ روانگی پر منی بوجہ ایکسچینج
۵۱۱۴	۶۳۰۶	اہتشی فنڈ کے سود کی منہائی
۲۱۸۴۵۴۵	۲۱۸۹۴۰۵	میزان کل
جیسا کہ مندرجہ بالا جدولوں سے ظاہر ہے ۱۸۹۲ء کی کارروائیوں کا عام نتیجہ گزشتہ سالوں میں ہے		
ہر ایک سال کی نسبت نہایت عمدہ رہا ہے۔		
مشرفنسٹ کیلرڈ صاحب (ڈائریکٹر عثمانیہ بینک) کی خاص رپورٹ بھی عثمانیہ قومی قرضہ پر		
بابت ۱۸۹۳ء کا حال میں شائع ہو گئی ہے (اوس میں سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت کے متعلق نہایت		
و بچپ کیفیت مندرج ہے۔		
صاحب موصوفہ گاہ میں کہ یہ امید کرنا تو بیجا ہے کہ مدت موقوفہ کی آمدنیوں میں ہر سال ایسی ہی		
عظیم الشان پیشی ہوتی جاوے جیسی کہ پچھلے برس ہوئی اور جس پر میں نے نہی رپورٹ سال گذشتہ میں		

ریارک لکھتے چنانچہ اس برس ویسی ترقی ہمیں ہوئی۔ لیکن ہمیں کوئی شک نہیں کہ معاملات کی حالت برا غلبہ و جرترقی کی چال پر چلتی معلوم ہوتی ہے۔ کل آمدنی جو گزشتہ سال میں ۸۰۷۰ ۲۵۰ ترکی پونڈ ہوئی تھی۔ اس برس ۲۵۴۲، ۲۵ پونڈ ترکی ہوئی ہے یعنی ۵، ۳۳۹ ترکی پونڈ یا ۲۵ فیصد کی بیشی ہوئی۔ لیکن دوسری طرف بخرچ بھی ۳۰۲۳۲ پونڈ ترکی کا اضافہ ہوا ہے جس سے خالص آمدنی میں صرف ۳۴۳۳ پونڈ ترکی کا اضافہ رہ گیا۔ اگر ۱۹۲۹ء کا ۱۹۱۹ء سے مقابلہ کیا جاوے تو سال اول الذکر میں ۱۱۰۶ پونڈ ترکی یا ۲۰ فیصدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔

خرچ میں زیادتی زیادہ تر تنخواہوں کے بڑھنے سے ہوئی ہے اور یہ امر حکمہ مذکور کو شجرہ کار اور زیادہ قابل تنحاص کیفیات حاصل کرنے کے قابل بنانے کیلئے کیا گیا تھا۔ ان کے طریقوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے اور جو نتائج حاصل ہوئے ہیں وہ مفید ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن ان معاملات کا اثر اچھی طرح سال روان کے اعتدال پر محسوس ہوگا۔

سال زیریہ یومین منقطع الحال فصلوں اور ازرائی اجناس کی وجہ سے حاصل کی وصولی میں بہت کچھ مشکلات پیش آئیں۔ مگر پھر بھی جو رقم وصول ہو گئی ہے وہ نہایت طمیان بخش تصور ہونی چاہیے۔

۱۹۲۹-۳۰ء میں ظاہر ہی آثار سے پایا جاتا ہے کہ اچھی آمدنی ہوگی اور یہ ایسا قدرہ ہے کہ اس پر حقیر خوشی ظاہر کیجاوے کہ کم ہے۔ کیونکہ ازرائی نرخ غلہ کے کاشت کاروں کو پست ہمت اور ان کے وسائل کو محدود کر دیا ہوا ہے اور یہ شہیت ایسی آبادی پر جو بالخصوص زراعتی ہو جیسی کہ ترکی کی ہے نازل ہونی جرحہ بڑی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سال روان کی حالت بجائے بہتر ہونے کے ۱۹۲۹ء کی نسبت خراب تر تھی۔ پس جس برس میں حالات ایسی ناقص ہوں اوس برس میں ان مانیوں کا اپنی سطح پر قائم رہنا کچھ کم تعجب انگیز نہیں ہے۔ مگر میرے خیال میں مدخل کی بیشی کے قائم رہنے کی توقع رکھنا فضول ہوگا اور اگر ہم پچھلے برس تقویری محال جمع کر لیں تو ہمیں بالیقین نہایت متعظم سمجھنا چاہیے۔

قرضہ کے سود بڑھانے کے لئے جو زیر دفعہ قائم کیا گیا ہوا ہے اس کی نسبت صاحب مدد وچ پی پورٹ میں یہ عبارت شجرہ فرماتے ہیں۔

۱۹۲۹ء کے اخیر پر ۳۳۸۹ ترکی پونڈ کی رقم کو پھونچ گیا ہے اور مارچ ۱۹۳۰ء کو ۳۳۰۰۰ پونڈ تک پہنچ جائے گا۔ اب قرضہ کے سود میں ۱۰ فیصدی سالانہ زیادہ دینے کیلئے ۲۰۰۰ ترکی پونڈ بخرچ ہوتے ہیں۔ یہ آدائیگی ماہ ۱۹۲۹ء میں علیٰ آنی ممکن ہو جاوے گی۔ لیکن اس سے لازمی طور پر نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ فوراً ہی وقت اور ادائیجاوے کی گری زمانہ مکر



بقیہ ماشیہ صفحہ ۴۳۔ اور مصری تمکات اور متون کی موجودہ قیمت درج کر دی بھی مناسب سمجھتا ہوں۔

ملکی نام قرضہ نیوڈیفنس لیون۔ (قرضہ حفاظتی) \*

گروپ اسامہ الفت

U S S R

ج م

٥ ٤ ٣ ٢ ١

مصر مجتمع قسہ سود و فیصدی

تذکرہ جمعی قسطنطنیہ ۱۳۳۵

توضیح: کار می یابود  $\frac{1}{p}$  م فیصدی

جدید قرص دایره سودم فیصدی

102  $\frac{1}{2}$

۱۱۔ فیصدی سود والون کا  $\frac{1}{4}$  ۱۲۔ فرانس کے تین فیصدی سود والون کا  $\frac{1}{4}$  ۱۳۔ یونان کا  $\frac{1}{4}$  ۱۴۔ ہنگری کے ۳ فیصدی سود والون کا  $\frac{1}{4}$  ۱۵۔

توضیحات موسومہ سلسلہ الفتاویٰ کی قیمت کی وجہ سے کہ انکا سود صرف اربعہ صدی سے بیس لحاظ سود انکی قیمت بھی کسی دوسری

سلطنت کے نکات سے کم نہیں۔ ۱۸۹۲ء میں مصر کی آمدنی ۱۰۵۶۲... لاکھ پونڈ تھی اور خرچ ۵۶۰۰۰... پونڈ تھی۔ ۱۸۹۵ء

توضیح: که این کتاب در سال ۱۳۸۲ هجری قمری در شهر تهران و در سال ۱۳۸۳ هجری قمری در شهر مشهد به چاپ رسیده است.

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا ہے۔

۱۹۹۰ء میں جب کاروبار پتہ لانا تھا تب میں نے مرچ اور آبادی ایب لڑنے سے زائد ہر شعبہ صحت و تعلیم کا کام لیا۔

عربیہ نام لاکھ ۴۴ ہزار ۹۰۰ میل مربع اور آبادی لاکھ ۱۰ ہے اس رقبہ میں سے صرف ۱۰۰۰ میل مربع زمین قابل زراعت و زیر

ماشتہج ۶۳-۳۳ میل مربع دریاؤں شہروں اور مسو فعات کی آبادیوں اور مرکزوں وغیرہ کے بیچ ہے اور باقی رقبہ

مین محفل ریگستان ہر وقت لڑکے وسط مین ۵۰ میل ریاوے جاری تھی اور قصبہ کینہ سے اسوان تک بن رہی ہے جو



اور مصافیہ (یعنی فوج حاضر باش) اسکی دو قسمین ہیں۔

اول۔ نظام (یعنی جو حقیقت ہر وقت علمی خدمت کیلئے تیار رہتی ہے)

دوم۔ احتیاطیہ (علمی خدمت بجالانے والی فوج جو غیر علمی و خدمت پر رہتی ہے)

(۲) روٹینہ یا فوج ریزرو اسکی بھی دو قسمین ہیں۔

(۳) مستحفظ یا ٹیسری ٹوریل فوج۔

فوجی خدمت کی کل میعاد ۴۰ برس مقرر ہے۔ ایک ٹولینے مصافیہ فوج کرلیے چھ برس جن میں ستر چار نظام میں اور دو احتیاطیہ میں بسر ہوتے ہیں۔ فوج ریزرو میں آٹھ لینے ہر قومون میں چار چار برس اور فوج مستحفظ میں چھ برس۔ فوج میں صرف مسلمان بہت کیے جاتے ہیں غیر مسلم رعایا سے جنگی خدمت کو عوض بدل عکریہ نام ٹیکس لیا جاتا ہے ہر ایک غیر مسلم مذکر رعایا سے سلطانی تاج پیلویش سے ٹیکس ادا کرتا ہے اسے جماعت وار سرگروہان قوم وصول کر کے سالانہ خزانہ عامہ میں داخل کرتے ہیں۔ مسلمان کے جنگی قانون (سلطنت کرہر ایک مسلمان پر بہت فشار وار الخلفاء کی آبادی کے جو قیدی مراعات کیوجہ سے آزاد رکھی گئی ہے۔ فوجی خدمت لازمی کر دی ہے۔ ایک ڈو آرمی میں (۱) دارالخلافہ اور صوبہ جات کی مسلح فوج سواران پولیس (۲) فوج بیقاعدہ اور (۳) مصر کی کنٹینٹ فوج جو جنگ کے وقت خدیو مصر کو بھیجتی پڑتی ہے شامل نہیں ہیں۔ فوجی خدمت لازمی ہونے کی عمر ۱۷ برس سے ۲۱ برس مقرر کی گئی ہے اور ہر سال سپاس ہزار سے لیکر ساٹھ ہزار تک نوجوان فوجی خدمت کرلیے طلب کیے جانے کو مستوجب ہوتے ہیں مگر وہ ساتھی فوج میں بہت ہی نہیں کرلیے جاتے جو شخص بہت ہی نہیں لکھ جاتے انکی دو جماعتوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک جماعت کو جس میں برابر فوج کی طرہ درجہ بندی ہوتی ہے اور پلیٹین اور کپتانی بنا کی جاتی ہیں ان مقامات کی اہمیت اور قدر و منزلت کے مطابق جن میں اس جماعت کو آدمی رہتے ہیں ہر سال چھ مہینے سے لیکر نو مہینے تک جنگی تو اعدو تعلیم سکھائی پڑتی ہے اور دوسری کو ہفتہ میں صرف ایک دفعہ لینے نماز جمعہ کے بعد مشق کرنی پڑتی ہے جنگ کے وقت جو جنگی تیاری حسب ذیل ہوگی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۔ لائن ۱۷ و ۱۸ میں مکمل ہو جاوے گی اس کے تیار ہونے پر سکندریہ سے لیکر ریاست نیل کی پہلی آبشار تک ہر کھنڈہ اسوان آباد ہے سات سہولتیں ایک سیدھی ریلوے لائن بنجاوے گی جس کے نیم فٹ پائے اور انگریزوں کے قابض ہونے کی فصل تاریخ کتاب عبدالمکرم کو متن اور حاشیہ میں مندرج ہے اس وقت ساہیو چارٹر کے قریب انگریزی فوج ومان تیمم ہے۔ مصری افواج اور پولیس کی تعداد ۱۰ ہزار ہے +

الف۔ ایکٹو آرمی (نظام و احتیاطیہ) ساٹھ تین لاکھ افسر سپاہی۔

ب۔ ریزرو آرمی (ردیف) ساٹھ چار لاکھ۔

ج۔ ٹیری ٹوریل آرمی (متحفظ) دو لاکھ۔

یعنی تقریباً دس لاکھ نبرد آزما۔ ۱۵۱۲ اسیدانی توپیں اور ۳۳ کوہی توپیں۔ سلطنت کی تمام جنگی جہاز  
آرمی کو روانہ حصہ فوج جس میں دو یا تین دستے ہوں، میں تقسیم ہیں اور ہر ایک آرمی کو ایک ایک  
مارشل یا جرنیل حصہ فوج کے زیرِ کمان ہے۔ قواعد اور جنگی مشق سے جو امور تعلق رکھتے ہیں۔ وہ آرمی کو  
کے شات کی زیرِ نگرانی ہیں اور انتظامی معاملات آرمی کو رکھنے سے تعلق رکھتے ہیں آرمی کو  
کی تعداد سات ہے۔ اور انکو حصہ مقام مندرجہ ذیل شہر ہیں:-

۱۔ قلعہ شہنشاہ۔ اول آرمی کو (پیریل گاڑو) یعنی شہنشاہ کی اردو یا حفاظت کی فوج۔

۲۔ ایڈریا نپول۔ دوم آرمی کو۔

۳۔ سناسطرواقع البانیا سوم کو۔

۴۔ ازن گیہان (واقع آرمینیا) شترجم، چہارم کو۔

۵۔ دمشق پنجم آرمی کو۔

۶۔ بغداد۔ ششم آرمی کو۔

۷۔ سین (صنعاء) شترجم، ہفتم آرمی کو۔

ان آرمی کو روانہ کے علاوہ طرابلس، القوب، حجاز (اور جزیرہ کریم) شترجم، میں بھی علیحدہ علیحدہ  
دستہ ہائے فوج ہیں۔

وزارت چھوٹے جنگ میں سرِ عسکر براہ راست سلطان المعظم کے زیرِ حکم ہے جو بہ نفس نفیس فوج کے  
سرورِ اعلیٰ ہیں۔ اور گریڈ کونسل آف وار (دارِ شوریٰ عسکریہ) اور کونسل آف ڈی گریڈ میٹریس آف انجینری  
اور مجلس توپ خانہ عامہ کی امداد سے خود اوس کی نگرانی اور انتظام کرتے ہیں گریڈ ماسٹر آف انجینری  
اور افسر اعلیٰ توپخانجات کو خود خلیفہ المؤمنین مقرر فرماتے ہیں اور وہ جیسا کہ وزارت جنگی کے ماتحت ہے  
ویسا ہی براہ راست اعلیٰ حضرت کی زیرِ فرمان ہے مگر اس کے عہدہ کی نوعیت ہی یہی ہے کہ تمام انجینیر  
اور جہاز فوج توپ خانہ اوس کے ماتحت ہیں اور جس وجہ سے اوس کی قدر و منزلت تقریباً وزیر جنگ  
کے ساوی ہے۔

عثمانیہ فوج پیدل ہمیشہ سبھی توت ملاحمت اور تیزی حملہ و شدت و عجلت بالبحارحت میں ہوتی

رہی ہے۔ دشمن پر سنگینوں سے حملہ کرنے میں تو عثمانیہ الفطری فوج پیدل، ایک تندر و تیز سہیل عظیم کے مشابہ ہے جبکی غضبناک تیزی کو صرف وہی فوج روک سکتی ہے جو طاقت میں اس سے بدرجہا زیادہ ہو اور کسی مقام یا مورچہ کی حفاظت کرتے وقت ترکی پیادہ سپاہی ہر وقت اپنی جگہ پر چٹان کی طرح ثابت قدم ہوتا ہے۔ الفطری کا ساز و سامان نہایت ہی سادہ اور علی قسم کلمہ ہے۔ امپیریل گارڈ کی پلٹون کے سوا جو ذوالعونی کوٹ اور پتلون پہنتی ہیں۔ باقی سب کی وردی سیاہی مائل نیلے رنگ کا کوٹ اور اسی رنگ کی پٹیاں اور پتلون ہے۔ سر پر فیض ڈگر کی ٹوپی پہنی جاتی ہے۔

تھوڑی مدت تک تمام فوج پیدل ساڑھے نو میلٹر قطر کی نالی والی ماسرینے پٹینگ ایفلون ہی مسلح ہو جاوے گی عثمانیہ گورنمنٹ نے اس میں ہنری مارٹنی اور ریگلسٹن ایفلون کی جگہ جن سے اس وقت تک عثمانیہ افواج مسلح تھیں۔ اس رائفل کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور ماسرینے پٹینگ کو فوج پیدل کے لیے پانچ لاکھ اور فوج سواران کر لیے باون ہزار ری پٹینگ رائفلین بہم پہنچانے کا ٹھیکہ دیا جس نے ستر لاکھ میں ان اسلحوں کی پہلی قطر روانہ کی اور اب تقریباً مکمل مطلوبہ تعداد گورنمنٹ عثمانیہ کو موصول ہو گئی ہے۔

ترکی فوج سواران کو یوروپین افواج سواران کی نسبت یہ بڑا فائدہ ہے کہ وہ بڑی آسانی سے ان لوگوں میں سے بھرتی کیا جاسکتی ہے جو پیدائش سے شہسوار کے عادی ہیں۔ برعکس اگر یوروپ کی

سلطنت ذوالعوت الجیریا کے کوہستان جرمیر کے ایک قبیلہ کا نام ہے جو چھتری اور متحدہ میں بے نظیر ہے۔ خزانے اس ملک کو نفع کرنے کے بعد اس قبیلہ سے چند پلٹون تیار کی تھیں۔ اور ان کی اپنی پوشاک ہی کو ان کی فوجی وردی پہنے دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ وردی ایسی مقبول ہوئی کہ چند خاص فرانسیسی پلٹون کی بھی وہی پوشاک وردی بنائی گئی۔ جس کی تقلید میں امریکہ اور یورپ کی چند سلطنتوں نے بھی اپنی فوجوں میں کچھ پلٹون کی ویسی ہی وردی کر دی۔ اور وردی کے لحاظ سے وہ ”ڈاؤ“ یعنی ذوالعوت پلٹون قرار جاتی ہیں + مترجم۔

۱۵ سلیٹر = ۳۹۳۰ رانچ کے +

۱۵ ری پٹینگ یا میگن رائفل ان ہندو توں کو کہتے ہیں جن میں متعدد ۵۰ یا زیادہ کارٹوس ایک دفعہ بہرہ جابین اور وہ ایک ایک کر کے پلائے جاتے ہیں ان میں بار بار کارٹوس نہیں بھرنے پڑتا۔ کل طاقتوں نے عوامہ رائفلین خریدی ہیں جن میں پانچ کارٹوس ایک دم رکھے جاتے ہیں۔ ماہ جنوری ۱۹۱۱ء میں جس قدر ری پٹینگ یا میگن رائفلین ابھی گودام میں رکھی ہوئی تھیں وہ بھی عثمانیہ افواج میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ چونکہ رسالہ ہذا اس کے

دوسری طاقتوں کو اپنی اپنی سلطنت کے ہر ایک مقام سے رنگ و بھرتی کرنے پڑتے ہیں جو زیادہ تر تجارت یا مزدوری اور دھنانی جماعتوں سے اور کٹراسی جماعتوں سے حاصل ہوتے ہیں جن کو سوار کی مشق ہوتی ہے۔ فرانس اور جرمنی کے بڑے علاقہ جہاں تین برس کی سعادہ ترک سواروں کو چار سال فوجی خدمت کرنی پڑتی ہے اور اس زیادہ لمبی سعادہ ملازمت ہی جو فائدہ مند تر ہے ہوتے ہیں ان کو ہر کوئی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ جدید ضابطہ قواعد نے گو ان حالتوں کو جن کی موجودگی میں کیولری (فوج سواران) کو کام کرنا ضروری ہو جاتا ہے ترمیم کر دیا ہے تاہم اس نے کیولری کی وقعت میں کمی طے کر دی۔ بیشک ری میٹنگ رائفلوں اور دو تھک زد کرنے والی توپوں کے زمانہ میں کیولری میدان کارزار پر پرانے طریق میں ایک جگہ جٹ باندھ کر کھڑی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ایک بھاری تعداد میں دشمن پر بڑے بڑے زوردار حملے کر سکتی ہے مگر اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ کیولری فوج کی آنکھ بھی ہے اور پردہ بھی ہے جسکی اوٹ میں وہ اپنی حرکات کو چھپاتی ہے اور بنا بریں ایک عقول جنگی فوج کے لئے کثیر کیولری کا ہونا لازمی ہے۔ ترکی کیولری میں پانچ پانچ سکوٹیر رنوں (رسالوں) کی ۵۳ رجمنٹیں ہیں۔ یہ تعداد طیک کی جنگی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لئے بادی النظر میں تھوڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر سلطان المعظم کو اپنی جان نثار رعایا کے جوش حب الوطنی کی طفیل ایسا لشکر ہاتھ آگیا ہے کہ وہ اپنی فوج سواران کو جنگ و قت و گناہ کا اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہیں۔ عثمانیہ کیولری کے اسلحہ خفیف سی خمدار تلواریں اور چھوٹی نالی کی رائفلیں ہیں۔ چند رجمنٹوں کے پاس نیزے بھی ہیں اور ہر ایک امر سے اس خجال کو توتہ دیت ملتی ہے کہ باقی ماندہ رجمنٹوں میں بھی وہ تقسیم کیے جائیں گے۔ سواروں کی وردی یہ ہے۔ سیدھا سادہ کوٹ جس میں ٹمنوں کی صرف ایک قطار ہے۔ خاک کی پتلون اور جرمنی کی ساخت کے بوٹ۔ گھوڑے عموماً ترکی۔ ایرانی نسل کے یا دوغلائے عربی ہیں۔ ان کے قد چھوٹے۔ جسم نازک اور پتلی ٹانگیں ہیں۔ مگر وہ نہ صرف چست و چالاک اور جفاکش ہی ہیں بلکہ نہایت ذہین و سیدھا دل بھی ہیں۔

میدانی توپ خانہ میں چھ توپوں کی ۲۵۲ باٹریاں اور کوہی آرٹیلری میں بھی چھ چھ توپوں کی ۵۰ باٹریاں ہیں۔ میدان یا قلعوں کے توپ خانے بعد توپوں اور صیغ لوازیمات کے مقام ایس (واقع پرشیا) کے کاغذ نجات کر پرتے ہیں۔ مگر انہی نمونوں کی چند توپیں قسطنطنیہ کی توپ خانہ عامرہ سے بھی تیار ہوئی ہیں۔ کوہی باٹریاں پھی غیب و غریب صنایعی اور ساخت کے

بقیدہ حاشیہ صفحہ ۴۸۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت کو بعد جو مزید حالات بار بار میں معلوم ہوئے ہیں اون کو ناظرین کی افکار کے نثر اخبار وکیل امرت سرے یہاں بجنبہ درج کر دیا جاوے۔

### (منقول از وکیل ۳ فروری ۱۹۶۱ء)

ترکی افواج۔ اوج روم کے متعلق اکثر اخبارات میں آجکل عجیب و غریب روایتیں شہر ہو رہی ہیں۔ اور خاص کر پہاڑی ہر کم و معظم مرزا جیت صاحب نے صرف آٹھ نوڈرڈ نلین پر ۵۵ لاکھ ترکی افواج کی موجودگی جو اہل انسا کی کلکو پیڈیا ریڈین میں بتایا کو سنا؟ ظاہر ہے کہ اس کی سب سے پہلے ہم یہ تیار کرنا چاہیے کہ انسا کی کلکو پیڈیا ریڈیسیں کیا ہیں (جو سب سے مستند اور معتبر انسا کی کلکو پیڈیا ہے) ہر قسم کی جملہ ترکی افواج کی تعداد اس لاکھ لکھی ہوئی ہے۔ ولایت کی ایک نہایت ہی معتبر ریپورٹ سے غائبانہ افواج کی تعداد ملاحظہ ناظرین کیلئے درج کرتے ہیں جس سے اس کی ہر کم و معظم صاحب کے قول کی تصدیق ہندیں گی۔ مگر خداوند کریم کی بارگاہ میں ہم دل سے عار کرتے ہیں کہ وہ سلطنت علیہ عثمانیہ کو وہی طاقت و عظمت عطا فرمائی جسے ہمارے ہر کم و معظم دوست جو جس پھر دی اور فحاشی بچ قوم پہنچی و جس سے اس وقت کو القوم موجود سمجھ رہے ہیں۔ اور مرزا صاحب اور اہل انسا کی دلی آرزو کو ادنیٰ پہلا ہی سلطنت کے کہہ دو چھوٹے کڑے پور کر کے لیکن ہر سوت ہم مرزا صاحب اپنی دیگر مسلمان بھائیوں کو خوش کرنا کیلئے اللہ کو چھٹا ناہن بننا چاہتے۔ اس سے کہ کوئی اختیار نہ تھا کہ ان میں سلطنت عثمانیہ فوجی طاقت کو محافط سے کفر ہے اور مرزا صاحب کی کمزوری کو چھٹا کر ہیں زمین پر بات نہیں جنگی طاقتیں اس وقت ہی ترک کر چکے کم زمین۔ اور یہاں مرزا صاحب اپنے اپنے منہ میں تحریر فرمایا ہے وہ ساری دوس کو فنا کی اور جس طاقت کا نام اوس کو بری جنگ میں غلوب کرنا کیلئے کافی ہیں۔ اور بحیرت امیر المومنین کی کل طاقت میں باوجود کنگ کے بعد دوسرے صیفی کی طرح اس میں بھی وہ تو کچھ جڑا کر ترقی کی اور اگر ہے ہیں اصل بحث صرف یہ کہ مرزا صاحب نے اپنی موجودہ قوت کو بہت بڑھا چڑھا کر کیا ہے اور یہاں دوسرے ہر کم و معظم میں۔ ورنہ کہ ان میں ہاشاکہ سلطان اعظم کی عمر میں خداوند کریم نے برکت دی اور وہ سیر ولی محمد اور درنا نازان کو بچ کر رہے اور دس پندرہ برس میں وہ لاکھ ترقی اور اعداد افواج و درانیال پر تو نہیں لیکن کل قلع و قمع میں ضرور موجود ہو جاوے گی یہ کہ کنگ سلطنت عثمانیہ کے کل مسلمان مرد جدید فوجی قانون کا تقاضا ہے اور انھوں نے جنگ کو پور کو ماہر ہو جاوے ہیں کہ وہ وقت کو کل مسلح فوج کی تعداد اپنی جنگی عمر۔ اور ہر برس کہ وہ میان پنجگن سپاس لاکھ۔ ہر ترقی جی جی جی کے بعد ہم اخبار مذکور کا اقتباس اس طرح کرتے ہیں۔

سلطنت عثمانیہ کی ہر افواج کی تعداد جنگ میں شامل ہو سکتی ہے تقریباً ساڑھے سات لاکھ ہے جنگی تفصیل حسب ذیل ہے فوج پیدل ۵۵۴۰۰۰، پانڈون میں تقریباً ۵۵۴۰۰۰، ایڈیٹر افواج سورن کو ۲۰۰۰۰، دستوں میں ایڈیٹر سپاس ہزار ۵۵۴۰۰۰، ایڈیٹر افواج توپخانہ فوج سورن کو بڑا ہے ۵۵۴۰۰۰، ایڈیٹر افواج اور پیدل کی تعداد تقریباً ۱۲۰۰۰۰ ہے (۱۳۵۶) ایڈیٹر ۴۰۰۰۰، انجیر میں جنگی دس کمپنیاں ہیں ان میں سے چار تفراف کمپنیاں ہیں اور چار تار پیڈ و کمپنیاں۔ ان تمام فوجوں میں تقریباً ترک ہی ہر ترقی ہیں۔ خانہ فوج عرب اور کو عموماً جنگی خدمت سے پہلے ہی کرتے ہیں اور انھوں نے کنگ کو یہ دونوں قوتیں باقاعدہ فوج نظام میں بہرہ کی ہونے سے گزر کر ترقی ہونے کو بچا کر بحال طرز پر کیا کہ اوس کو کیا ہے تفصیل یہ بتا دینا چاہیو تاکہ سلطان اعظم نے ان دونوں قوتوں کو سوا کر جدید فوجی طریقہ فوج سواران کی ایک سو پانچ تیار کر لی تھوڑی سی ہوتی ہے جن میں سے کنگ کو مکمل چوٹی ہیں اور ۹۰ ہزار سے زائد افراد صرف فوجی شہنشاہ

حاضر کر برابر تو امدد کیجئے ہیں۔ اور عربوں کو رسائی بھی برابر تیار ہو کر ہیں۔ یہ فوج عیشیا اٹھنا و مندرجہ بالا میں شامل نہیں اور نہ ہی کوئی  
تو پچانے اور تو پچی مندرجہ بالا شمار میں شامل ہیں۔ انکی ۱۳۰ کینیاں ہیں جن میں تقریباً ۱۱۰ سو تو ہیں ہیں۔ ڈوئیر وکیل، عیسائی بھرتی نہیں کر سکتے  
اون کی جنگی خدمت کو عوض ایک لکھ ۵۰ پونڈ کا، وصول ہوتا ہے۔ جدید قانون کو رو سے کل مسلمانوں پر میس برس کی عمر میں جنگی خدمت سے  
لازمی ہے۔ اور وہ چالیس برس کی عمر تک داخل افواج قاہرہ کی ہیں پہلے چھ برس فوج نظام میں۔ دوسرے آٹھ برس فوج ردیف میں  
اور پچھلے چھ برس فوج تحفظ میں جو سوائے جنگ کر اپنے فرائض کو باطل نہیں کیا جاسکتی تھی لاکھ فوج پیدل مندرجہ بالا سے نصف کر رہا  
فوج ردیف میں ہے مگر ردیف کو کون کی حالت میں بھی اکثر طلب کر لیا جاتا ہے اور انکو فرائض سکوت سے دیکھنا منع میں ہے یہ جاننا ہے (جسٹس پاپ  
آرمینیا کو فساد فرو کرنے کو کیے طلب کی گئیں سائڈ ٹیر پیدل فوج نظام مارٹنی پی ڈی ریئل اور چودھارے سنگینوں سے مسلح لگتی ہے مگر اب  
اکسپاس میگزین رائفلوں کا کافی ذخیرہ ہے۔ مگر فوج ردیف میدان جنگ میں غالباً سابق الذکر رائفلوں سے مسلح ہو کر شامل ہوگی  
اڑائی کے وقت ہر ایک سپاہی کافی گولی بارود اپنے پاس رکھتا ہے۔ اور گاہ گاہ ایک سپاہی کے پاس اڑائی اڑائی سو کا رٹون ہے  
ہیں۔ ہر ایک سوار کے پاس کازین (چھوٹی مالی کی بندوق) رہا لور اور ٹکڑا ہے اور چند رجنٹوں کے سوار نیز فوج، یہی اس طرح میدان  
اور پستی توپ خانہ میں لے کر کل توپین کر تے ہیں جن میں سے اکثر ترنیز کی ہیں۔ اور کوہی باڑیوں میں کچھ کر تے ہیں ان کچھ  
وٹنٹ ورتھ قسم کی یہ عظیم الشان فوج کل سلطنت عثمانیہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور چھ فوجی اضلاع پر تقسیم ہے جن کو اردو کہتے ہیں۔ ہر ایک  
کا صدر مقام قلعہ ہے۔ دوسرے کا اڈا یونول تیسرے کا سناستہ چتر کا اڈا زن گیمان۔ چارٹون کا دمشق چھو کا بغداد۔ اور ایک  
ساتواں اردو بھی ہے جس کا صدر مقام صنادوقین ہے۔ ہر ایک وٹن میں سپاہی دیگر فوج کی بھرتی کیے جاتے ہیں۔ اور اسو اڈا زن ٹپولی  
اور کرٹ میں بھی فوج مقیم ہے اور وہ بھی ان ہمارے قسام کے سوا اور بھی کسی شاخ میں نہیں دیتے یہ فوج عساکر حمید کا محقر شاہ ہے  
اوپر کر کے ہیں۔ ایڈیٹر ہر ایک اردو میں جو دو ڈوئیر فوج کا ایک ایک لکھ کو ہے خود اپنا کسرٹ سلطان اور سامان بارباری (دھڑکے  
چھڑکے وغیرہ) رکھتا ہے یہ مکمل ڈپارٹمنٹ میں سرجن اور ہاتھیکری کفایت موجود ہیں۔ اور ہر ایک آری کو میں چھ جرنیلوں اور  
وٹن فوجوں کا بعد ایدی کا ٹون دو دیگر متعلقین کے اپنا اپنا شان ہے۔ قلعہ فوج کا انتظام اور طریقہ بالکل مکمل ہو چکا ہے اور ایک مشین  
آئل اور روئو کا نہایت کافی ذخیرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے اور اگر کل سلطنت میں عموماً اور ایشیائی حصص میں بالخصوص آمد و رفت کر  
رہی ہو تو یہ تمام یقین ہے کہ کل فوج چند ہی ہفتوں میں جہان ضرورت ہو جنگ کو پہلے پہل جوہ تیار رکھی جاسکتی ہے۔  
بڑی فوج کا اخبار نہ کر کے ضرور نگارنے کو دشمن نہیں کیا۔ اس لیے ہم محملہا بہان تبادینا مناسب سمجھتے ہیں۔ عثمانیہ بڑی فوج میں  
اختتام جنگ کے بعد شہر میں پندرہ برسے آہن پوش ۸۰ اچھوٹے آہن پوش چھارے اور ۸۰ ٹیمپتے اور ۸۰ ہزار ملاطین اور تین ہزار بڑی  
سپاہی تھی۔ اب آج کل ۸۰ آٹھ آہن پوش اور ۸۰ ہزار چھوٹے آہن پوش ۸۰ ٹیمپتے اور ۸۰ ہزار پیرڈی کی کشتیاں ہیں اور جیالت ۸۰۰۰۰ بھری سپاہیں  
رہ کر ہیں۔ یہ بعد از جنگ کو وقت بڑی افواج ردیف کو شامل کر تے ہیں پچاس ہزار کے قریب چھوٹے جاتی بڑی بھری تو میں سپاہی کو اٹھارے  
ایک ٹولہ مدت کے بعد ردیف میں بھیجا جاتا ہے پہلے سال سرکاری کا خانہ بھری میں عام جنگی خدمت کر کے چار آہن پوش جھازات پیدل لے لے

خداوندگار۔ رمان اور غنڈہ لہجہ اور خاص تیر و قلعہ کے لیے چھ گنڈوں تک ان بیوقوف شہری شہر حصار، بابرک ظفر، اور پینگ درما اور ایک تیر کوئی کشتی خاص سلطان اعظم کے بیٹے موسومہ شرفیہ تیار ہوئی۔ اور علاوہ ان کے اس مدد کے سرکاری کارخانہ میں ایک سوداگر کی پٹی کو بیسے چار جہاز دفائی تیار ہوئی۔ اس ایک برس کی کارگذاری سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ گو اس شاخ میں بڑی ذہنی چال سے ترقی ہو رہی ہے مگر سلطان اعظم اس کی طرف سے غافل نہیں ہیں۔

### در حصول از انجمن اکیلا مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء

سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت | اسلحہ آرمین کے زیادہ طول پیکر جانیکی وجہ سے پچھلے دنوں اپنے ساز و کار و غیرہ کے چھڑنے لگے۔ عرصہ پہلے انگلستان اور ترکی میں جنگ ہو جانیکا عالم اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور پیکر کل یورپ میں سلطنتوں جیسے سلطنت عثمانیہ کی جنگی طاقت معلوم کرنے کی بہت کچھ شغف ہو رہی تھی۔ چنانچہ لندن کی ایک مشہور و معروف پریس گلوبل ڈوئل یورپ کی انجمن پر سلسلہ وار طبع شدہ نمونہ کو جن میں ترکی فوج کے متعلق ہم کسی سے پریس میں اقتباس کر سکتے ہیں۔ ہمارے میں صرف ہی اخبار کی تحریروں پر ہی انھیں کیا گیا بلکہ شاہی نوپ خانہ کی کتابت میں سی۔ ای۔ کال ویل صاحب نے بھی گورنمنٹ اور پیکر کی آگاہی کی سرکاری حکم خبر رسائی میں ترکی فوج پر ایک سالہ بڑی تحقیق و تفتیش سے تیار کیا ہے جس کی پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم جنگ کی صورت میں جو جانیکا قاعدہ، ترکی میں ششہ ہر جا پر ہوا ہے سلطنت عثمانیہ جنگی ضلع پر (باستان) جنگی ضلع میں طرابلس غری و کریمہ تنقسم ہے جن میں ہر ایک میں ایک ایک کمانڈر اور صفیہ فوج نظام کا اور دودو آدمی کو فوج و دیف کی ہیں۔ ان آدمی کو روزگار و کھلاوہ دی جو ان کو ملتی تعداد بھی بہت ہی جنگی عمر ہے۔ چالیس سال سے کم ہر فوج نظام و دیف میں اپنی معاد پوری کر کے ہیں اور جنگ کی وقت پھر طلب کی جاسکتے ہیں ان آزمودہ کار جو ان کی تعداد ہر ایک جنگی ضلع میں اڑھائی لاکھ ہے۔ پانچ لاکھ تک ہے جو سب کو سبھی میں شباب کو علم میں ہیں۔ حالانکہ بہت سی علما اور جماعتیں بھی فوجی خدمت کی بری لگی ہیں۔ فوج کیلئے گویا دراصل نصف حصہ آبادی سے زکوٹ ہرنی کیے جاتے ہیں قلعہ بنیہ۔ بیلا۔ سقوط اس کے سلمان باشندے اور شہر کی اشیاء کے کو فوجی خدمت کی سبکدوش ہیں اور ہر طرح سے عیب و خیر۔ البانیا اور اطالیہ کے سلمان بھی فوج میں شریک نہیں ہوتے۔ تمام عیسائی پہلی ہی فوجی ملازمت کو آزاد ہیں اور اگر عیوض پے س شنگ (۱۳ روپیہ) سالانہ کو قریب ٹکس ادا کرتے ہیں۔ اس کیلئے بدلہ شکر یہ تمام عورتیں ۲۸ برس تک کم اور ۴۰ برس کو زیادہ عمر کے مرد شریک ہیں۔ گویا ہر ایک عیسائی مرد کو جو کم برس کو زیادہ عمر تک زندہ رہے صرف ۲۰ روپیہ ہی تمام عمر میں ادا کرنے پڑتے ہیں لیکن باقی چند برس پہلے اگر کوئی سلمان فوج نظام کی جنگی خدمت کی پہلی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو وہ ایک گشت۔ ۱۰ روپیہ) اور اگر بعد اگر فوج رہنا درلشیا کی پندہ سالہ خدمت کی پہلی سبکدوش رہنا چاہتا تھا تو ۱۵ روپیہ) یعنی جملہ میں سال کی فوجی خدمت کو بدل میں ۱۰ روپیہ ادا کرنے پڑتے تھے جو باقی غور ہے کہ ان ۱۰ روپیہ اور کہاں کی محکم پانچ روپیہ۔ ناظرین حیران ہو جائیں گے عیسائی کو سبکدوش ساتھ اس قسم کی رعایتوں اور نیک لوگوں کو کیے جانے کے بعض مشرک اور نصیر کی صف سے ٹکی گورنمنٹ کو کمینو کی طرحے گایاں دیو اور طون کرتے ہیں ٹکی کو مسلمانوں کو دیکھ کر ششہ سے مسعودہ سلطان ان کو کیے جنگی خدمت طاعت لازمی کر دی ہے جس کو وہ کسی بدلہ بھی آزادی حاصل نہیں کرسکتے اور ان کو بد کہیں بھی گورنمنٹ اور ملک کیلئے بہر خون اور جسم اس تک میں

۱۵۰ روپیہ کی طرف لٹاؤ کو کمینو میں آئندگی یہ خاص ہیئت کو استعمال کیلئے بنائی گئی ہے کہ اس کا طول ۵ فٹ عرض ۵ فٹ ۱۰ انچ وزن ۵۰ پونڈ لافٹ ہے۔ ۲۰۰ اور ۲۵۰ مارٹر میں لٹاؤ ہے۔

دیو پرتے میں بخلاف ہیکہ عیاشی کا فزون بہت کم ہے کہ صرف ۱۴ روپیہ سال دیکر نہایت بیکاری اور کمزوری کو پہنچا کرتے ہیں۔  
 ہندی رکوئی پوچھ کر دانا نہیں لکھتا اور منہ میں کے راستہ میں۔ ہر سال پر کی عمر کا اکیسوا سال شروع ہوتی ہے فوجی ملازمت لانی ہو جاتی ہے جبکہ  
 بیسے وہ چھ برس فوج نظام میں رہتا ہے پھر برس روایت میں اور باقی چھ برس فوج میں خدمت میں۔ ہر ایک آدمی کو میں چھ مہینوں اور دو مہینوں میں  
 فوج پیدل کی اٹھاؤ توپین پی توپخانہ کی اور ۲۴ توپین میدانی توپخانہ کی ہوتی ہیں عقد دنیا کی آدمی کو میں (جسکا مقدم مناسرت ہے) دو ستر سال  
 کر آدمی کو درجہ کی نسبت ایک مرتبہ فوج سواران اس وقت فوج پیدل سے با تریان میدانی توپخانہ کی اور ۲۴ مہینوں میں پانچ پانچ زیادہ میں یا زیادہ میں  
 اور توپین آدمی کو درجہ کی نسبت ایک مرتبہ فوج سواران اس وقت فوج پیدل سے با تریان میدانی توپخانہ کی اور ۲۴ مہینوں میں پانچ پانچ زیادہ میں یا زیادہ میں  
 یعنی توپین کو پانچ پانچ میں جس کے پیچھے کہ ہیں پانچ توپخانہ میں ۱۲۹۹۳ پانچ قطری میدانی توپخانہ میں ۲۴۳۲۳ پانچ قطری توپین میں اور کوئی  
 توپخانہ میں ۵۴۰۶۰۰ پانچ قطری توپین میں میدانی جیلہ پلٹرو والی سکیم مانڈن فٹ توپین بھی اب عثمانیہ توپخانہ میں پانچ ایک توپین میں۔ ہر ایک سواران  
 میں ۵۴۰۶۰۰ اور ہر ایک اور میں ۲۴۳۲۳ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰  
 زین ہوا اور ہر ایک سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰  
 فوج سواران میں ایک ایک جیلہ پلٹرو والی سکیم مانڈن فٹ توپین بھی اب عثمانیہ توپخانہ میں پانچ ایک توپین میں۔ ہر ایک سواران  
 تین لکھ چارے ہاؤسکی پندرہ نشانہ بازوں کی اور ایک سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰  
 آٹھ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰ پانچ سواران ۱۱۲ سواران ۵۴۰۶۰۰  
 اس وقت پھر ہوتا ہے فوج پیدل مانڈن فٹ توپین بھی اب عثمانیہ توپخانہ میں پانچ ایک توپین میں۔ ہر ایک سواران  
 گویاں ہری جاتی ہیں اور روٹی کا بے دود بار دہتھال کیا جاتا ہو گئیں وہی پانی طرک کا تلوار کی شکل کا ہو چکا طول ۱۸ پانچ پانچ  
 سے شمشاد کو جنگ میں ترکوں نے ہزاروں روپیوں کو ڈیویر کیا تھا۔ ترکی افسر کو ان کی تعلیم تھی ہے جو طرک کے سپاہی پیشہ بننا چاہتے ہیں  
 ابتدائی تعلیم کیے سلطنت کے مختلف حصوں میں ۲۸ پری پری ٹری سکول دہلی تعلیم کیے تیار کرنا اور ان کے اس وجہ میں ان کو ۱۸ برس کی  
 عمر تک تعلیم دی جاتی ہے اور بعد ازاں وہ جنگی کالجوں میں جنکی تعداد ۹ ہے پھر ہوتے ہیں۔ اور ستر برس کی عمر تک وہ تعلیم پا کر  
 فوج پیدل یا فوج سواران کو ۱۸ برس میں یا ۲۸ برس میں جو سائنس کور (علمانی فوجی جماعت) کو لیے مخصوص ہر داخل ہوجا تو ان  
 سکولوں میں ۲۴ سواران سو کے درمیان سیکٹر ان رٹنٹ چھوٹا عمارت دار اس لانا فوج پیدل و سواران میں بہت ہی کڑی ہوتی ہے۔ اور  
 ایک سو فوج توپ خانہ میں ان دراز میں جرمنی یا روسی زبان لانی ہے اور کئی سب اٹرن آخری تھان پاس کرنے پر جنگی تعلیم کی  
 تکمیل کیے جڑنی فوج میں بھیج دی جاتے ہیں۔

ترکی فوج سواران یوروپ کی تمام دوسری سلطنتوں کی فوج سواران پر سپاہیوں اور گھوڑوں دونوں کو محاط سے بہت بڑی قیمت کھتی  
 ہے۔ اور اگرچہ فوج نظام میں کمیوری کی تعداد چنداں زیادہ نہیں مگر سلطان روم نے کر دن اور عربوں کو عساکر میں تعلیم ملی فوج سواران  
 میں بھرتی کر لینے کو اس تعداد کو گنتا چو گنا کر دیا ہے +



باعث واقعی خاص تذکرہ کے مستحق ہیں۔ توپ۔ گالری اور بیسٹون وغیرہ کا ڈھانچ اور گولہ بارود چانچرین اوٹھاتی ہیں اور ان پر سے آمارنے اور توپ کو پہر درست کرنے میں دو منٹ بھی نہیں صرف ہوتے ہیں۔ توپ خانہ کی وردی یہ ہے سیاہی مائل نیلے رنگ کا چغہ جس میں سیاہ بٹن لگے ہوئے ہیں جن کی رنگ کی پٹلون اور بوٹ۔

کیولری (فوج سواران) اور آرٹیلری (فوج توپ خانہ انفنٹری (فوج پیدل) کی طرح فیض نہیں پہنچتے۔ بلکہ سیاہ بالون کی قلاباق پستی میں جو اس ٹوپ کی مانند ہے جو شہداء کی پہلے نہیں شامیر دسوار (تھی سبک سیرا اور ہزار دسوار) پہنتے تھے۔ جماعت افسران ماتحت افسران اور قمبر خانہ اور پیکا لڈی کے مدارس حربیہ کے طالب علموں سے بھرتی کیجاتی ہے۔ قمبر خانہ کا مدرسہ توپ خانہ کے لئے ہے اور دوسرے مقام کا انفنٹری۔ کیولری اور شاف کر لئے۔

پچھلی جنگ تک ٹرکی میں کوئی جنرل شاف (زمرہ عہدہ داران جنگی) موجود نہیں تھا اور واقعی اس کی عدم موجودگی کو بھی جنگ مذکور کے افسران کی تیجی کی ایک حد تک وجہ قرار دی جاسکتے ہیں۔ مگر خداوند کریم سلطان عبدالحمید کا بہلا کرے اس کی توجہ سے یہ کمی پوری ہو گئی ہے۔ شہداء سے مدرسہ نیکا لڈی میں افسران شاف تیار کرنے کر لئے ایک جماعت کھول دی گئی ہے جو جرمن فارسیٹری (جرمن کا مدرسہ حربیہ) اور فرانس سویڈن اور کالج داغی جنگی کالج کے ہم پلہ ہے۔

آرٹیلری اور انجینئرنگ سکول میں طالب علم پندرہ برس کی عمر میں داخل ہو کر چار برس ابتدائی درجہ میں۔ اور دو برس اعلیٰ درجہ میں تعلیم پاتے ہیں جس کے بعد ان کو سب الٹرن کار تہہ ملجاتا ہے۔ اور انتہائی تعلیم پر ایک برس اور خرچ کرنے سے وہ انٹنٹ ہو کر کالج سے باہر نکلتے ہیں۔

مدرسہ نیکا لڈی میں طلبا تین برس پڑھنے کے بعد انڈیفنٹ (نائب انٹنٹ) کا عہدہ پا کر باہر نکلتے ہیں۔ لیکن سب سے اچھو اور لائق طالب علم جو زمرہ افسران شاف کر لئے موزون ہوتے ہیں کل کالج میں اور تین برس پڑھتے ہیں جنک بعد وہ کپتان ہو کر تعلیم سے فارغ ہو جاتے ہیں۔

ان دونوں عظیم الشان کالجوں کی ترکیب و ترتیب یہی کامل ہے کہ کتابی اور عملی تعلیم اور شوق و قواعد کے متعلق کسی بات کی کسر باقی نہیں رہ جاتی۔ اور مزید برآں غیر زبان کے سکھانے میں ان کالجوں میں اتقدر کوشش کیجاتی ہے کہ دوسرے ملکوں کے کالج بارہ میں ان کا بالکل مقابلہ نہیں کر سکتے۔

قمبر خانہ اور نیکا لڈی کے مدارس کے ماتحت ایڈریا نپول - مناسطر - بروصہ - ارض روم - دمشق - بغداد اور  
اور باسفرس کے ایشیائی ساحل پر مسافعات قسطنطنیہ میں ابتدائی مکاتب عربیہ موجود ہیں جن میں بحر  
موخر الذکر ایک بریگیڈ ٹرینر جنرل کے اور باقی لفٹننٹ کرنیلوں یا صدر افسران پلان کے زیر نگرانی  
ہیں انہیں طلباء بارہ برس کی عمر میں داخل ہوتے اور تین برس وہاں تعلیم پاتے ہیں +

## بحری فوج

اگرچہ عثمانیہ بحری طاقت نے ۱۸۷۷ء کی جنگ میں نہایت ہی قابل وادھتجین کارروائی کی تھی  
لیکن پھر بھی جنگ مذکور کے بعد دریغ نہ اُس میں کہ قیصر اتریں ڈال دی تھی اور جیسی کہ بری فوج از  
سرو درستی کی محتاج ہو گئی تھی ویسے ہی اوس کی درستی بھی ضروری ہو گئی تھی۔ یہ درستی سلطان المعظم  
اُس دور اندیشی اور استقلال سے جنگ و وہ اپنی تمام صلاحی بجائے کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے کام میں لائے  
ہیں اب مکمل ہو گئی ہے اور اوس کو زیر عمل لانے کی تفسیلی سکیم میں صرف آخری کیل کانٹے جڑنے باقی  
رہ گئے ہیں جو پہلی بجائے کے صرف معمولی امدادی دراج ہیں ۱۸۹۲ء کو چمچلہ سرکاری نقشہ کے مطابق  
عثمانیہ بحری طاقت میں آج مندرجہ ذیل جہازات ہیں :-

آہن پوش سلاطت ڈرائیگٹ جہاز تین شاہنشاہی یاٹ (تفریحی جہاز) تین پان ٹون جہاز اور  
سلطان المعظم کی بحری فوج کا کچھ بریان ضمن صفوہ کیسے نوٹ میں ہو چکے ہیں ان جہازات کے نام  
بھی بتا دیے گئے ہیں جو اس وقت میں ترکی کے کارخانوں میں تیار ہو رہے تھے ۱۸۷۷ء میں ترکی کا خانہ میر بحری  
نے عطا وہ ان چند کشتیوں کے جو وزن میں ایک ایک سو ٹن سے کم تھیں۔ پار تجارتی چھوٹے چھوٹے جہاز تیار کیے  
جن سب کا کم از کم وزن تھا۔ اور پہرہ جنگی جہاز تیار کیے جن کا مجموعی وزن ۳۰۰۰ ٹن ہے خلیفہ المومنین پر خالقین  
اکثر یہ اعتراض .... کہتے ہیں (ایک سب سے بڑے معترض سٹریٹسٹڈ اوڈیر ریو لو آت ویوون کے سفیران کا ترجمہ  
بجانبہ انجیر پر بطور ضمیمہ ثر یا گیا ہے) کہ اوہ انہوں نے عثمانیہ بحری طاقت کو بڑھانے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ  
جو آہن پوش جہاز پہلے ہی سے موجود ہیں ان کو بھی عدم استعمال اور بے توجہی سے بیکار یا توڑیا بیکار کر دیا ہے  
اور اسکی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ جب سے سلطان عبدالعزیز مرحوم اور سلطان مراد کے معزول کرنے میں لڑو جھاد  
سے عثمانیہ مذکور کو ڈرانے کا کام لیا گیا تھا تب ہی سے وہ اسکی طرف سے بدگمان ہو گئے ہیں اور انہیں پابستہ کہ  
اس آقا کش ٹرسٹے کو جو سلطان مرحوم کے دھمکانے کیلئے ان کے محل پر گولہ باری کرنے کو باسفرس میں آگرا  
ہوا تھا کوئی رفق یا تقویت دیں۔ مگر یہ سب ناقص دلیلین محض ان کے اپنے دامنوں کا اختراع ہیں۔

اکیس تار پیٹہ کی کشتیان (یہ تعداد واقعی گنتی ہو گئی ہے) اور نارتون فلیٹ طرز کی وسط آب کر نیچے چلی والی کشتیان۔ ان سب کا مجموعی وزن ۴۹۹۶ ٹن اور مجموعی اپنی طاقت ۳۹۹۶۲ ہپ اور ان پر ۴۰۳ کپ۔ آر مسٹر انگ اور نارتون فلیٹ قسم کی توپیں چڑھی ہوئی ہیں۔ اور ۵۴۲ آدمی اور ۵۰۵ افسران پر مامور ہیں چوبلی جہاز اور مسٹر بین فرامیگیٹ جہاز۔ سات کلوٹ قسم کے جہاز۔ بارہ سلح

بقیہ حالت یہ متعلق صفحہ ۵۰۔ بر خلاف اس کے نہ صرف پرانے جہاز ہی عمدہ حالت میں رکھے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے دوران حکومت میں حمیدہ اور عبداللہ نامی سلطان آہن پوش جہازات جنگی پیریدین شامل کر چکے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ بحری طاقت کو آہن پوشوں سے بڑھانا نہ خطر کا صرف چاہتا ہے۔ ایک ایک ٹکن کلید پر دو دھائی کروڑ روپیہ صرف پڑتا ہے اور ٹرنکی کی مالی حالت ایسے خرچوں کو ابھی برداشت نہیں کر سکتی۔ علاوہ برہین بڑے بڑے آہن پوشوں کی صرف اسی سلطنت کو ضرورت ہوتی ہے جو کالونیل (ایسے دور دراز مقبوضات رکھنے والی جہان براہ سمندر جانا پڑے) کالونائیزنگ (موصوف ب صفت بالامقبوضات اور نو آبادیان حاصل کرنے والی) یا تجارتی سلطنت ہو۔ تاکہ وہ ان مقبوضات یا اپنے تجارتی جہازات کو دشمنوں کی دیر دستہ سپاس کے برعکس اس کے یہی سلطنت کو جس کے نہ ایسے مقبوضات ہوں اور جو نہ خود ہی ایسے موقع پر واقع ہو کہ اس سے دشمنوں کے بھری حملہ کا اندیشہ ہو۔ بحری طاقت رکھنے کی ضرورت اور نہ وہ عملداری ساحل کی عدم موجودگی کے باعث اس سے قائم کر سکتی ہے۔ اس قسم کی سلطنتیں بہت ہی کم ہیں۔ مگر بہین ضرور۔ جیسے افغانستان۔ سوڈان۔ لیبیا۔ جیش۔ ٹرنسوال وغیرہ۔ لیکن ان دونوں قسموں کے ماسوا چند ایسی سلطنتیں بھی ہیں جن کے ماتحت مقبوضات بعیدہ تو نہیں۔ مگر ان کے کسی نہ کسی جانب سمندر موجود ہے اور اس کے راستہ ان کے سوا اصل پر دشمن حملہ کر سکتا ہے۔ اس لیے ان کو اپنی سواصل کی حفاظت لازمی ہے اس غرض کے لیے بڑے بڑے آہن پوشوں کی احتیاج نہیں ہے۔

سب سے بڑھ کر فوجی پر ادون وسائل کی موجودگی کی ضرورت ہے۔ مثلاً ریلوے اور عمدہ سڑکیں جو فوج کو اندرون ملک فوراً دشمن کے ساحل پر اپنی فوج کے اتارنے کو روکنے کے لیے مقام مطلوبہ تک پہنچا سکیں۔ اور نائیٹ بنا دے کی مورچہ بندی اور دھس بندی کی ضرورت ہے۔ مثالاً تار پیٹوں سے کنارہ ساحل اندر نہ گرا ہون کے ٹون کو محفوظ کر دینا۔ اور اربابا حفظ و تقدم اور دشمن کی حرکات و سکنات کو دیکھنے پہلے یا اپنی ساحلی تجارت کو بحری قوا سے بچانے کے لیے چوٹے چوٹے مگر تیز و جہازوں کا ہونا لازمی ہے۔ یہ چیزیں تو یہی ہیں کہ ان کے بغیر کوئی سلطنت اس قسم کی اپنے تین محفوظ نہیں سمجھ سکتی۔ رہی یہ بات کہ وہ صرف بچاؤ کے پہلو پر رہنے کو اپنی ہتک سمجھتی ہو اور اس میں اپنا خطر جانتی ہو کہ دشمن کا پہلے سمندر میں رودر مقابلہ کرے تو اگر اسکی مالی حالت اسے اجازت دیتی

حفاظت سواحل کے جہاز۔ اٹھارہ شوزر قسم کے جہاز۔ جملہ چالیس جہازات جنگا مجموعی وزن ۴۰۹۱۲ ٹن اور مجموعی طاقت اسی ۱۳۱۳ اگھوڑوں کی ہے۔ اور ان پر ۱۸ توپیں مختلف جسامت کی چڑھی ہوئی ہیں اور ۲۴ ۷۵ آدمی اور ۶۹ فہر نامور ہیں۔

بقیہ ماحشیہ متعلق صفحہ ۵۱۔ اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اس مطلب کو لیے اوس کے پاس روپیہ بچ رہتا ہو تو وہ پنی بھری طاقت میں بننے کا ان حجم کے آئرن کلیڈ چلے ہے بڑھلے اوس کو کوئی برا نہیں کہتا مگر اسراف ضرور ہے اس میں سے قسم کی بڑی بڑی سلطنتیں چین۔ ایران۔ روم۔ مصر۔ مراکو۔ آسٹریا۔ صوبجات متحدہ اور امریکا کی چند اور بڑی بڑی ریاستیں ہیں۔ ان میں سے روس اور صوبجات متحدہ اور کسی قدر آسٹریائی زمانا اس قسم کی دوسری مشق میں داخل ہیں اور سلطان، عبدالعزیز مرحوم کے وقت ترکی بھی داخل رہ چکی ہے لیکن واقعات گزشتہ دہائی پر اگر غور کیا جائے تو سلطان مرحوم کے اس سخت جتنے سے ترکی کو سخت نقصان پہنچا ہے اور فائدہ ناک بھی نہیں ہوا۔ ان بڑے بڑے آہن پوشوں کی خاطر انہوں نے ترکی کے خزانہ کو کڑھ ڈال دیا روپیہ کا زیار بنادیا مگر ادنیٰ ضرورت کوئی نہیں تھی۔ سلطنت عثمانیہ کی تجارت یا مقبوضات دور دراز سمندرون میں موجود تھی ہی نہیں کہ وہ انکی حفاظت میں کہیں باہر سمند میں نکلتے پس قدرتی طور پر وہ باسفرس کے ادھر یا ادھر بحیرہ روم یا بحیرہ سوڈین ڈیرے ڈالے پڑے رہتے تھے ان کے لیے نہ کوئی کام تھا اور نہ وہ کرتے تھے۔ اور آخر کار جب جنگ روم و روس چھڑی تو انہیں کچھ جنبش کرنے کا موقع ملا مگر نہ ملنے کے برابر۔ روس کے بحیرہ اسود میں کوئی آئرن کلیڈ جہاز موجود ہی نہ تھی کہ وہ اس عظیم الشان بیڑہ کا مقابلہ سمند میں نکلا کر ڈی اور روسی ساحل مار پیڈ وون سے ایسے محفوظ تھے کہ وہ ان کے نزدیک نہیں پڑ سکتا تھا بلکہ مانہ کا درمیانی میں تو وہ اس طرح سے ناگاہ ثابت ہوا۔ اور درانمانہ فعل میں وہ اس سے بڑھ کر تمکا پایا گیا اس کے گھنٹہ پر ادھر تو سلطنت عثمانیہ نے مار پیڈ وون یا دہس بند کی وغیرہ سے اپنے ساحلوں کو مضبوط نہ کیا۔ اور ادھر دشمن کو جب موقع ملا۔ ترکی آہن پوشوں سے نظر بچا کر ترکی بندرون اور تجارتی جہازوں کو ہر باد کر جاتا۔ اور جب ان آہنی قلعوں کو اطلاع ملتی تو ان کے منہ ایک کر موقع واردات تک بچھوٹنے سے پہلے ہی چالاک دشمن اپنا کام کر کے اپنے محفوظ بندرگاہوں میں جا چھپتے قصہ مختصر خراج تو ان پر اس قدر ہوا کہ اس روپیہ کو دوسری طرح پر کام میں لانے سے تمام سواحل کے مار پیڈ وون اور مورچہ بندروں سے حفاظت بھی بخوبی کر لی جاتی۔ اور مزید برآں ممالک عثمانیہ کے چپہ چپہ پریلوے بھی جا دی ہو جاتی جس کے بالواسطہ اور بلاواسطہ منفعہ مناسبت سے ترکی آج کر ڈرون روپیہ میں کھپتی نظر آتی۔ اور کام اوس نے یہ کیا کہ روسیوں کے ایک آدھ بندرگاہ پوٹی وغیرہ کو گولہ باری سے کچھ نقصان پہنچا دینے کے بعد روسیوں کی مار پیڈ و کشتیوں سے طر کر آخر کار بحیرہ روم میں آچھپا۔ اور آج تک وہیں پڑا ہوا ہے۔ نہ اس کے لیے کوئی کام نکلا

**بادوبانی جہازات۔** ایک تعلیمی جہاز۔ ایک شنور۔ ایک ایوزو ڈواک یا خبر سمجھنے والے کا جہاز۔ اوتیس بار برادر کی جہازات ہیں جن کا مجموعی وزن ۲۵،۴ ٹن ہے۔

آہن پوش فرانکیٹ جہازات میں حمید یہ جہاز خاص ذکر کے قابل ہے وہ بڑا عالیشان جہاز ہے اور قسطنطنیہ کے بحری کارخانہ سے تیار ہو کر شہداء میں سندرمین اتارا گیا تھا۔ اس جہاز نے ثابت کر دیا ہے کہ جہازوں کو بنانے میں بھی ترک و دوسری بحری طاقتوں سے پیچھے رہے ہوئے نہیں ہیں۔

اس وقت قسطنطنیہ اور سمند کے بحری کارخانوں میں متعدد فرانکیٹوں اور کاروٹ جہازوں کی سرسری لیکر پائونٹک پوری پوری مرست ہو رہی ہے جبکہ بعد وہ آجکل کی بحری لڑائی کے بخوبی قابل چٹائیں گے۔

بقیہ ماثیہ متعلق صفحہ ۵۲۔ اور نہ اس نے کیا پس ملت عثمانیہ کو اندرونی یا بیرونی انتظامات و معاملات کو جس پہلو پر نظر کرو سلطان اعظم عبد المجید ثانی انسانی ایل اللہ بہ الدین اس کو نیاس اجل اور حکیم اہل کا آپس متصرف ہونا خداوند کریم کی خاص رحمت اور عنایت کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس مرد بیمار کے اسباب مرض یہ ہیں کہ وہ انہوں نے سمجھا ہے وہ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ وہ البال بالہ سے حسب اقتضائے وقت اس کے اندازہ مرض کیلئے اس نے نظروں سے عدیل شخص کو عنان حکومت عطا فرما کر خاص الہام سے سب نیشب و فرائض آگاہ کر دیلے ہیں اور اس مرد باکمال نے اس ولایت قومی کو ماتہ میں لیتے ہی اس کی مرض فرزند کی کال شخص کے ہر ایک سبب کے دفعیہ کا خطا نہ کرنے والا حکمی علاج کرنا شروع کر دیا۔ نادان دوست نادان طبیبوں کی طرح سے اونکی بعض تدابیر پر نکتہ چینی تو کر دیتے ہیں۔ مگر وہ اصل اونکی علت فاعلی سمجھنے کا ادین مادہ ہی نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص کے دماغ اور ماتہ سے یہ تدابیر اور افعال نکھو پندیر ہو رہے ہیں وہ نہ صرف اس بیماری کی کامی جزوی اور کامل حالات سے واقف و ماہر اور بذات خاص ایک پورا پورا انصر مشناس اور سی اثر طبیب کامل ہے بلکہ خاص رب العالمین کی طرف سے اس ڈویتی ناؤ کو کناز عافیت پر پہنچانے کے لئے مامور ہو چکا ہے اور جس کو اسے بتائید از دمنان تمام حوادث سے بچا کر بمعینہ و خوبی منزل مقصود پر پہنچنا بھی دیلے ہیں۔ پس وہ لوگ جو یا شکر کرتے ہیں کہ خلیفۃ المؤمنین نے عثمانیہ بحری طاقت کی طرف مطلقاً کوئی توجہ نہیں کی بلکہ ان آہن پوش جہازات کو بھی جو پہلے ہی سے موجود تھے بیکار کر دیلے ہیں وہ بڑی نااہمی اور عدم مددگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ بحری طاقت کے متعلق جس چیز کی سلطنت عظمیٰ کو اس نازک وقت میں اس ضرورت تھی اس کو امیر المؤمنین نے تحت خلافت پر قدم رکھتے ہی اچھی طرح سمجھ لیا تھا اور اس ضرورت کو سب سے پہلے پورا کرنے کی طرف انہوں نے توجہ مبذول فرمادہ ہو کر فرمایا۔ انہوں نے اپنی سلاطی حفاظت کے لئے تار پٹہ و ون اور چھوٹے چھوٹے آہن پوشون اور گن بوٹوں کو ضروری سمجھا۔ اور آج انکی عثمانیہ بحری طاقت میں استعدا فراط ہے کہ تار پٹہ وہ کن دیکھ جسے کل دنیا کے مشفق پڑھ

گورنمنٹ عثمانیہ نے اپنی آہن پوش جہازات اور سلطنت کو سوا حل کی حفاظت کر لئے اور انکی سیبائی ساخت اور نیز بڑا زبردست اثر کہنہ والی طاقت کی باعث تار پید و دن کو خاص کر پسند کیا ہر چہ کچھ کوشی اجنبی بیڑہ جہازات اگر جبراً اور ڈنیلز مین داخل ہونے کی کوشش کرے تو اسے بالضرور نہایت ہی تباہی و خنجرش نقصانات برداشت کرنے پڑیں۔

بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۲۔ جہازات بھی در دینال یا با سفر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ سلطنت عثمانیہ کی کسی اور بندر گاہ میں ہی قدم رکھنے کی جرات کر سکتے ہیں جبکہ ثبوت اب حال کی شورش آرمینا اور اس کو ضمن میں دول یورپ اور خاص کر انگلستان کی بحری طاقت کی نائیش اور خون خان کے بے اثر رہنے سے کما حقہ ملگا ہو مگر اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں اوپر عرض کر آیا ہوں یہ خیال نہ کر لینا چاہیے کہ ایران کلید دن کی طرف سلطان العظمیٰ غافل ہیں۔ نہیں۔ برصغیر اس کے سابقہ آئین کلید اس وقت جنگ کر لئے ہے تیار ہیں کہ حضور مدد و تح کے وقت پہلے پہل نہ تھے۔

اور اس کے علاوہ حضور مدد و تح وقتاً فوقتاً دوسری ضروریات پورا کرنے کے بعد بقدر روپیہ کی بر آسانی پہنچا سکتی ہے اور اس سے نہ تو آہن پوش ہونے یا خریدے بھی جاتے ہیں جن میں سے چند ایک کے نام میں اوپر لکھے آئے ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے وجود کو اعلیٰ حضرت سر دست چند ان ضروری نہیں سمجھتے مگر انشاء اللہ الغیر یقین و اتفاق ہے کہ اپنی ذرات کی مسلسل اور ان تہک کوششوں اور تائید بانی سے چند برسوں میں وہ اپنی سلطنت کی حالت یہی مضبوط طاقیں گے کہ اس کو بیرونی حملوں کا خوف کوئی نہیں رہ جائے گا یعنی انکی طاقت اتنی زبردست ہو جائے گی کہ کسی طاقت کو اوپر چڑھائی کرنے کی جرات باقی نہ رہ جاوے گی۔ اس وقت اپنی سلطنت کی حفاظت سے فارغ ہونے پر وہ ان وسائل کی طرف بھی ضرورتاً متوجہ ہو جائیں گے جن سے وہ اپنے دشمنوں کو خود اودن کے گہر میں پھونچ کر راہ راست پر لاسکیں۔ اور اسی وقت وہ ترکی بیڑہ جہازات کو اس امر میں کامیاب ہونے کو قابل بنانے کی کوشش فرماویں گے لیکن جیسا کہ فہرست مندرجہ ذیل سے معلوم ہو جاوے گا اس وقت بھی ترکی بیڑہ جہازات کچھ ایسا کم طاقت نہیں ہے کہ اس سے بنظر حقارت دیکھا جاوے۔ یا وہ پہلے سندھ میں پس پشتار انگلستان اور فرانس کے کسی اور طاقت کے بیڑہ جہازات کا یا ستنے طاقتوں کے بیڑہ جہازات متغیر بحیرہ روم کا ترکی پر ترکی مقابلہ نہ کر سکے۔ بلکہ یورپ کے پوٹیکل گروڈالود مطلع سے معلوم ہو رہا ہے کہ عنقریب دنیا کو اس کی طاقت و جبروت کا عملی ثبوت لمجاوے گا۔

بیس بڑی آہنی جہازوں کے نام

مختلف جہازات ایشیائی اور یورپین دونوں سواحل کے بالتقابل گولباری اور تارپیڈ و دیگر تھکا  
درتھکا سے جو راستہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور جن سے ہر گزہ اون کے اٹربانے کا خطرہ ہے بیکر ہرگز مستقیم

نمبر	نام جہاز	سلح آب پر آمینی پادرونی و بارت	الوزاپ		طاقت آبی	وزن ٹین	درجہ
			نقداد	وزن			
۱	مسعودیہ	۱۲-انچہ	۱۲	۱۲	۵۵۰۰	۹۱۳۰	اول
۲	میکر جیٹ پوٹ	۹-انچہ	۱۲	۱۲	۶۸۰۰	۶۴۰۰	اول
۳	عقلمدار	۱۲-انچہ	۱۲	۱۲	۱۱۵۰۰	۸۰۰۰	اول
۴	عزیزہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲	۲۸۰۰	۶۲۰۰	دوم
۵	ارمنیہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲	۲۸۰۰	۶۲۰۰	دوم
۶	مسعودیہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲	۲۸۰۰	۶۲۰۰	دوم
۷	عثمانیہ	۱۰-انچہ	۱۵	۱۲	۳۰۰۰	۶۲۰۰	دوم
۸	سہارنیش	۹-انچہ	۸	۱۲	۳۰۰۰	۶۲۰۰	دوم
۹	فتح بلند	۹-انچہ	۴	۱۲	۲۸۰۰	۶۲۰۰	سوم
۱۰	مقدم خیر	۹-انچہ	۴	۱۲	۱۸۰۰	۲۴۶۰	سوم
۱۱	اجالہ	۷-انچہ	۴	۱۲	۱۴۵۰	۲۲۰۰	سوم
۱۲	آناشونک	۷-انچہ	۵	۱۲	۱۴۵۰	۲۲۰۰	سوم
۱۳	نجم شوکت	۵ ۱/۲-انچہ	۵	۱۲	۱۵۰۰	۲۲۲۸	سوم
۱۴	عون الہ	۵ ۱/۲-انچہ	۴	۱۲	۱۲۰۰	۱۲۰۰	سوم
۱۵	مصیر ظفر	۵ ۱/۲-انچہ	۴	۱۲	۱۲۰۰	۱۲۰۰	سوم
۱۶	ہمت نما	۵ ۱/۲-انچہ	۴	۱۲	۲۰۰۰	۱۹۹۸	چارم
۱۷	نور اسلام	۳-انچہ	۳	۱۲	۲۹۰	۳۳۰	چارم
۱۸	مسعودیہ	"	"	"	"	"	"
۱۹	ہریر دریا	"	"	"	"	"	"
۲۰	خفہ رحل	۵ ۱/۲	۴	۱۲	۲۳۰۰	۲۵۰۰	سوم

جنگی بیرو کے علاوہ ترکی جماعتی بیرو میں بھی دن و دن کی چوکی ترنگی ہو رہی ہے اور بحری تجارت کی طرف  
رعایا سے سلطانی کو خاص خیال ہو گیا ہے حضور نعل سبانی کے جہد سعادت سے پہلے دور دراز تجارت کیلئے کوئی کمپنی  
موجود نہیں صرف ساحلی تجارت کر لیتے سوداگروں نے کچھ جہاز یا ملاحوں نے کچھ کشتیاں بنائی ہوئی ہیں جن میں

نکار انکسین پیونج سکتے۔ بفرض محال اگر امن میں سے کچھ دریلکے بہاؤ کی امداد سے اس سفوت نسل کی پہلی منزل حفاظت گزر جانے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو چار لاکھ لازمی طور پر اون کو عثمانیہ جنگی جہازوں کے مقابل آنا پڑے گا جو ان قلعوں کی امداد سے جو ساحل پر سلسلہ دار بنی ہوئے ہیں ان پہلی ہی تو نقصان رسیدہ جہازوں کا تھوڑی دیر میں خاتمہ کر دیں گے علاوہ ان میں درانیال کا وہی مالک ہو سکتا

بقیہ ماحشیہ تعلق صفحہ ۵۰۔ میں کل تجارتی بیڑہ جہازات کا مجموعی وزن ۵۰۰۰ ٹن تھا جن میں ۶۰۰ دروازہ سفر کرنے والے ۲۰۰ بادبانی وزنی ۵۰۰ ٹن۔ اور صرف اسٹیمروں (دو خانی جہاز) وزنی ۵۰۰ ٹن تھے۔ آج ساحلی تجارت کے لیے بہت سی اور دور دراز بحری تجارت کر لیتے تین کمپنیاں شرکت خصوصیت شرکت توریجی و شرکت عیسایان قائم ہیں۔ ۱۸۹۵ء میں ترکی تجارتی بیڑہ میں ان دو خانی اور بادبانی جہازوں کی تعداد جو وزن میں ایک سو ٹن سے زیادہ تھے ۱۰۶۹۔ اور ان کا مجموعی وزن ۵۲۴۳۶ ٹن تھا۔ اور ۱۸۹۶ء میں تعداد سو ٹن سے زائد وزن کے دو خانی و بادبانی جہازات کی ۱۱۰۸۔ اور ان کا وزن ۴۸۲۱۰ ٹن حسب تفصیل مندرجہ ذیل ہو گیا۔ یعنی ایک برس میں بجائے ۸۹ دو خانی جہازات کے ۱۰۰ ہوئے اور بجائے ۹۰۰ بادبانی جہازات کے ۱۰۰۸ ہوئے اور ان سب کے وزن میں ۱۸۵۸ ٹن کی بیشی ہوئی۔ اور اگر ان کا مجموعہ کی تعداد وزن سے مقابلہ کیا جاوے تو تشرہ برس میں اسٹیمر کی جگہ ۱۰۰ اسٹیمر ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۵۰۰ ٹن اور ۳۰۰ ٹن ہے۔ اور ۲۰۰ بادبانی جہازوں کی جگہ ۱۰۰۸ بادبانی جہاز ہوئے جن کا وزن بالترتیب ۵۰۰ ٹن اور ۳۰۰ ٹن ہے یعنی اسٹیمر تعداد میں لوگوں سے زیادہ اور وزن میں ۳۰ گنا زیادہ ہو گئے اور بادبانی جہاز تعداد میں کم گئے۔ زیادہ اور وزن میں چھ گئے۔ کچھ کم ہوئے ان اعداد سے ناظرین کو یہ آسانی معلوم ہو سکتی ہے کہ لفظ عثمانیہ کا کوئی صیغہ ایسا نہیں ہے جس میں اعلیٰ حضرت کی مثل عاطفت میں لمبے لمبے دگوں سے ترقی نہ ہو رہی ہو اور ابھی مصری تجارتی بیڑہ ان سے الگ ہے جو سلطنت عثمانیہ کا ایک جزو ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ شمار کرنا چاہیے۔ اوس میں ۱۸۹۶ء میں ۴۹۹ ٹن اور ۱۵۵۵۰ ٹن بادبانی جہاز وزنی ۳۳۴ ٹن یعنی جملہ جہاز ہر دو قسم کے جن کا وزن ایک سو ٹن سے متجاوز ہے ۲۰ عدد وزنی ۸۴۲ ٹن ہیں جنکو ٹرکی بیڑہ کے ساتھ شامل کرنے سے ایک سو ٹن سے متجاوز وزن رکھنے والے جہازات کی تعداد ۱۱۰۳۔ اور ان کا وزن ۴۹۰۵۴ ٹن ہے۔ روس جو نسبتاً بہت بڑی سلطنت ہے ۱۸۹۵ء میں ۸۹۰ ٹن کی تجارتی بیڑہ جہازات میں ہی صفت کھرت ۶۰۰ جہاز وزنی ۸۱۴۹ ٹن ہیں اور باوجودیکہ سلطنت عثمانیہ ایک تجارتی سلطنت نہیں شمار ہوتی۔ اوسا سوا ان میں سے تجارت کو فروغ دینے کی طرف سلطان اعظم کی کثرت سے توجہ کی ہے تو یہی بروقت امداد دنیا کی کل سلطنتوں میں سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ کا ساتواں نمبر ہے اور یہ

وزن پندرہواں نمبر ہے۔



۵۶- تفصیل ترکی جہازات تجارتی متجاوز ایک صدین ۱۸۹۵۹۳ء میں  
کل تعداد ۱۰۷۹ وزن ۳۴۹۳۵۲  
تفصیل ترکی جہازات تجارتی متجاوز ایک صدین ۱۸۹۵۹۶ء میں  
کل تعداد ۱۱۰۸ وزن ۳۷۸۳۱۰

طیمیں

[illegible]

بحری فوج کی ملازمت کی میعاد بارہ برس ہے۔ پانچ برس ایکٹو نظام، سروس میں تین برس ایکٹو سروس کے ریزرو میں، احتیاط میں، اور چار برس قومی ہیزرورڈر دیتے ہیں۔

بحری فوج کیلئے اعلیٰ کارگرے یہ بحریرہ افسرہم پہنچاتا ہے اور وہ قابلیت و استعداد میں انگریز یا فرانسیسی بحری افسروں کو کیسے کم نہیں ہیں۔

سلطان المعظم نے تجارتی جہاز رانی کو بھی رونق اور ترقی دینے میں نئے الامکان بڑی کوشش کی ہے۔ انہی کی ذات بابرکات کی طفیل سے تقریباً چار سال ہوئے ہیں اعلیٰ بین تجارتی مدرسہ قائم ہوا ہے یہ مدرسہ ساحلی تجارت کرنے والے چھوٹے اور بڑے جہازات اور نیز اون جہازوں کے کپتانوں کو جو دور دراز سمندرون میں سفر کرتے ہیں علمی اور کتابی تعلیم دیتا ہے جسکی وجہ سے بحری طاقت کی لڑائی کے وہ علم نمایان ملازمت بجا لاسکیں گے۔

بحری طاقت کی ترکیب و ترتیب کو لحاظ سے ٹرکی نو بحری سٹیشنوں یعنی قسطنطنیہ، سقوطرا (جزیرہ)، شایو (جزیرہ)، پرینیرا، سالونیکا، کریٹ، طرابلس (افریقہ)، بصرہ و طلیج فارس (عربہ و بحیرہ طریم) منقسم ہے۔ ان کے کشتیوں کے بعد فرانس کو اپنی جنگی حالت کو بہر دست کرنے میں ۲۰ برس صرف کرنے پر سے بگڑ چکی ہے۔ اس کام اور اس سہولت میں سر انجام کر لیا ہے۔ پس یہی سب بڑی تحلیف ہے ہم سلطنت عثمانیہ اور روس کو لائین شہنشاہ و عمرش و از باد و آبالش (یاد) کی کر سکتے ہیں +

## تعلیم عامہ اور مدارس

سلطنت روم میں سابقاً مسلمانوں کو تعلیم صرف مساجد میں ملا کرتی تھی۔ قسطنطنیہ کے مدارس کل آفاق میں مشہور تھے۔ کیونکہ مشہور و معروف متولہ کے مطابق یہ تحصیل علوم مسلمانوں کو ایسے فدائی حکم تھا۔ اس وقت دو قسم کے مدارس موجود تھے۔ یکا تب یعنی ابتدائی سکول جبکہ انتظام اماموں یعنی مختلف محلوں کے مذہبی لوگوں کے سپرد ہوتا تھا۔ اور مدرسے یعنی شرع فقہ اور فلسفہ کے سکول بڑی بڑی مسجدوں سے متعلق ہوتے تھے۔ ان سب کا خرچہ اوقات ہو کیا جاتا تھا۔ مل و درسیانی، سکولوں کا کوئی وجہ نہیں تھا۔ لڑکے جب ابتدائی سکولوں سے فارغ تحصیل ہوتے تھے تو انکی تیاری اسکی کافی نہیں ہوتی تھی کہ وہ اعلیٰ علوم سے بنجوبی متغید ہونے کیلئے انکی طرف مایل ہو سکیں۔ تعلیم عامہ کی ترقی کی تعلیم بنائے جانیکا یہ اثر ہوا کہ مسجدی تعلیم کی جگہ سکولوں میں سرکاری تعلیم جاری کی گئی۔ البتہ مدرسوں میں کوئی دخل نہ دیا گیا۔ اور بطور سابق محکمہ بیچ الاسلامت کو ماتحت رہو دیے گئے۔ اس قسم کی تبدیلیاں

یکبار کی ٹھوس زمین نہیں نکلتیں۔ جو اصلاً حدین کا فخر پر لکھی جاوین اور ان کے زیر عمل لانوں کے لیے حیثیت ایک زمانہ آزمائشوں کا ضروری ہے۔ عملی اطلاق و نفاذ کے عمدہ طریقہ کے بغیر کاغذی تجویزین خواہ کسی ہی اعلیٰ ترین پایہ کی کیوں نہ ہوں۔ بھر مال بے اثر رہتی ہیں۔ مدتوں تک ایسی طریقہ اطلاق عملی کی کسی رہی تھی۔ اور اسی واسطے عثمانیہ گورنمنٹ کو اپنے بیحد استقلال اور سرگرمی کے مقابلہ میں نسبتاً بہت کم کامیابی نصیب ہوتی تھی۔

۱۸۴۰ء سے پہلے چند اعلیٰ تعلیم کے مدارس کے ماسوا جن کو گورنمنٹ نے قسطنطنیہ میں قائم کیا ہوا تھا۔ جہاں تک کہ مسلمان آبادی کا تعلق تھا۔ تعلیم عامہ بہت ہی بے حیثیت اور محض برائے نام تھی۔ ابتداً ہی سکولوں کی ترکیب نہایت ہی قدیمی طریقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے وہ ان مسلمان بچوں کو جو بغرض تعلیم ان میں داخل ہوتے صرف ایک نہایت ہی ابتدائی قسم کی تعلیم دے سکتے تھے اور انکی زیادہ سے زیادہ تعلیم بھی بالکل اوجھڑی اور بدرجہ فائیت ناکمل ہوتی تھی۔ ان مدارس اور محکمہ اور ان مدارس میں جو باہر صوبوں میں تھے۔ طالب علم محض لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیتا تھا۔ اور تاریخ و جغرافیہ کا علم نا کوئی شوق نہیں ہوتا تھا۔ درمیانی اور اعلیٰ تعلیم کی حالت بھی چند ان اچھی نہ تھی بلکہ بالکل ردی اور ناقص تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قسطنطنیہ میں نئی حیثیت اور صاحب تقدت جماعتوں کے نوجوان لاکھوں کو پیش (خاص گورنمنٹ سکولوں یا اجنبی کالجوں میں داخل ہو کر) مروجہ تعلیمات پر لیکن ابتدائی سکولوں میں اس قسم کے وسائل موجود نہیں تھے۔

اب کل کیفیت بالکل اس کے برعکس ہے۔ تعلیم عامہ ٹرکی میں آفتاب علم تاب کی طرح چمک رہی ہے۔ اسکی روشنی نے تاریکی کو دور کر دیا ہے اور اس کے کرنوں نے سلطنت کی دور دراز اور بعید ترین مقامات تک کو منور کر رکھا ہے۔ خلیفہ المسلمین، طغیبت سلطان عبدالحمید خان کو یہ امر بخوبی ذہن نشین ہو چکا ہوا ہے کہ علم پھیلانا اپنی طاقت کو بڑھانا ہے۔ اور اس لیے وہ حضرت سرور انام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حدیث مبارک: "اطلبوا العلم ولو کان بالبعین" (طلب کرو علم کو خواہ وہ چین میں ہو، کو زیر عمل لارہے۔۔۔ اور سلطنت عثمانیہ کو ذہنی اور دماغی تعلیم میں سب سے اول بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تعلیم عامہ کے متعلق قانون ترتیب دہندہ قیاسی طور پر سلطنت عظمیٰ کے سکولوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اول سرکاری مدارس جسکا نظام تیار گورنمنٹ کو متعلق ہے اور دوم پرائیویٹ سکول جنکو واحد شخص یا جامعین قائم کرنے کے خود چلا رہی ہیں۔ اور صرف ان کی نگرانی گورنمنٹ کرتی ہے۔ اس پہلے قسم میں دینی تعلیم کے مدرسے اور

غیر مسلم لوگوں کے سکول شامل ہیں سرکاری مدارس کی تعلیم کے تین درجے ہیں۔ ابتدائی، سیکنڈری (دوسرے درجے کے) اور اعلیٰ۔

## ابتدائی تعلیم

اس میں تین طرح کے سکول شامل ہیں: مکاتب صبیان جو وسطیٰ یورپ کے مکاتب طفلان کے مشابہ ہیں۔ امدادی یعنی ٹیچر ابتدائی سکول اور رشیدیہ یعنی اعلیٰ پرائمری (ابتدائی) سکول۔ امدادی سکولوں میں میعاد تعلیم چار برس ہے اور انٹیلیجنس کی تعلیم ملتی ہے۔

ترکی زبان کو کچھ ترقی کر کے، ان کی آیات اور کلمات ترکی زبان میں پڑھنا جو خطی۔ ترکی قواعد حساب جغرافیہ اور تاریخ مسلمانوں کی وسطیٰ ابتدائی تعلیم لازمی ہے اور مفت دی جاتی ہے۔ بروئے قانون تمام صاحب اولادوں پر فرض ہے کہ جس محلہ میں وہ رہتے ہوں اسکی میونسپلٹی کے افسر اعلیٰ کو پاس جو مختار کہا جاتا ہے حاضر ہو کر مکاتب صبیان اور امدادیہ کے رجسٹرون میں اپنی اولاد کو درج کرانا تاکہ جبکہ وہ چھ برس کے ہوں نام درج کر آئیں۔ یا یہ ثابت کریں کہ وہ اپنے بچوں کو گھر پر مستعمل ابتدائی تعلیم دلوانے کی قدرت رکھتے ہیں۔

رشدیہ سکولوں میں ان کے دس یا بارہ برس کی عمر میں داخل ہوتے ہیں اور وہ ان چار برس میں پاتے ہیں۔ ان مدارس کا تعلیمی کورس حسب ذیل ہے: صرف و نحو۔ ترکی عربی اور فارسی۔ اطباء، انشاء اور صحیح طرز تحریر، تاریخ سلطنت عثمانیہ و تاریخ عالم جغرافیہ۔ حساب۔ اصول تعلیم۔ سادہ نقشہ کشی اور اس علاقہ کی جس میں مدرسہ واقع ہے غیر مسلم قوموں میں سے ایک قوم کی زبان۔

لڑکیوں کو مدارس مذکور میں حسب ذیل تعلیم ملتی ہے۔ دینیات۔ ترکی قواعد عربی فارسی قواعد کے اصول۔ علم ادب و تاریخ جغرافیہ کے متعلق چند اشارات۔ حساب۔ تہذیب خانہ دارمی مینیا پر وانا نقاشی اور موسیقی۔ آخر الذکر اختیاری ہے۔

پانچو مسلمان گھر والے ایک یا ایک جماعت کیلئے ایک رشدیہ مدرسہ ہونا لازمی ہے۔ اعلیٰ پرائمری تعلیم لازمی نہیں مگر یہ بھی مفت دی جاتی ہے۔

مدارس کی تعمیر و دستوری پروویسورن اور شاہدوں کی تنخواہیں متعلقہ کمزور کتبائیں اور آلات کی خرید و نقدہ مختصر عمل اخراجات سرکاری خزانہ سے ادا کیے جاتے ہیں۔ سب سے پہلی رپورٹیں جو چند برس ہوئے شائع ہوئی تھیں اس میں دارالخلافت کے ابتدائی

مدارس کی تعداد حسب ذیل مندرج تھی۔

مکاتب صیباں ۶۵ لڑکوں کے لیے ۱۴۲۔ اور لڑکیوں کے لیے ۱۲۳۔ لڑکوں کی تعداد جو زمین داخل تھی  
۶۹۰۹۔ اور لڑکیوں کی ۴۳۴۲۔

ابدادیہ مدارس چالیس لڑکوں کے لیے ۳۲۔ اور لڑکیوں کے لیے ۸۔ زیر تعلیم لڑکے ۱۶۱۔ لڑکیاں ۹۳  
رشدیہ سکول ۲۹۔ لڑکوں کے لیے ۱۹۔ لڑکیوں کے لیے ۱۰۔ زیر تعلیم لڑکے ۱۱۸۰۔ لڑکیاں ۳۵۳  
صوبہ جات میں ہر ایک گاؤں میں نواحی و دیہاتی ایک مکتب صیباں موجود ہے اور جو دیہات کچھ  
جہی بڑے ہیں ان میں ایک ایک بلدیہ سکول ہے۔

ہر سال پرائمری سکولوں میں طلباء کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور بلا سائنہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ  
فرمان روا کے عہد حکومت میں ہر سوچن میں سے کم از کم ۹۰ عہدہ پرائمری تعلیم پارہے ہیں۔  
صوبہ جات میں ۱۷۰۰ لڑکوں کی تعداد ۳۳ ہے جس میں تین لڑکوں کیلئے ہیں دو بیرو تین اور ایک  
برو صمدین۔ اور ان سب میں ۱۴۱۲ بچے زیر تعلیم ہیں۔ آج ان مدارس کی تعداد مندرجہ بالا تعداد  
سے بہت زیادہ ہے +

## سکینڈری (دوسرے درجہ کی) تعلیم

یہ دو قسم کے سکولوں پر مشتمل ہے۔ ابدادیہ پرائمری سکول اور سطحیہ یعنی کالج۔ ابدادیہ مدارس  
سب کوئیے عام ہیں اور وہ تمام لڑکے خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جنہوں نے رشدیہ سکولوں کی تمام جامعیتوں  
مٹ کر کے آخری امتحان پاس کیا ہوں ان میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ہر ایک شعبہ جس میں ہزار گھر ہوں۔ ایک ابدادیہ مدرسہ رکھتا ہے۔ تعلیم کی میعاد تین برس ہے اور  
کورس میں یہ چیزیں داخل ہیں۔ ترکی علم ادب۔ انشاء و فنون۔ علم کلام حساب جبر و مقابلہ۔ اقلیدس  
مساحت ارضی۔ علم طبیات۔ کیمسٹری (کیمیا) انجیل ہٹری و علم خواص الاشیاء اور نقشہ کشی۔ لکھنا کر  
و علم حکم ہے کہ ہر ولایت کے صدر مقام یا دارالریاست میں لازمی طور پر قائم کیے جادین۔ یہ کالج دو طرح کے  
ہیں۔ ایک گریٹر سکول جن میں وہی چیزیں پڑھائی جاتی ہیں جو ابدادیہ مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں اور  
دوسرے وہ جن میں اس سوا علم تعلیم دیا جاتا ہے۔ اور انکی پھر دو قسمیں ہیں (ایٹر نے کے لیے) اذنی  
نوری و تیکنیکی و علمی ان ہر دو شاخوں میں تعلیم کی میعاد تین تین برس ہے۔

یہ کالجوں جن جو بھٹ میں انکے مناسب اور معقول قیام کے لیے ضروری اخراجات کی گنجائش نہیں ہے

تو توں یکے بعد دیگرے غلط سرے کی اسپرٹل کلج دکھت سلطانیہ واقع محلہ پیرا کے نمونہ پر کھولے جاچکے ہیں اور یہ نمونہ ذکر کالج ان بڑے بڑے مدارس کے نمونہ پر قائم کیا گیا ہوا ہے جن فرانس میں سکینڈری تعلیم کے لیے موجود ہیں۔ ان کالجوں کے کچھ پروفیسر یورپین ہیں اور تعلیم فرانسیسی زبان میں دیجاتی ہے۔ مگر اچھا نام نگرانی عثمانی ہے۔ یہاں تعلیم پانچ برس ہے۔ مگر ان لوگوں کو جو کالج میں داخل ہوتے وقت کافی ابتدائی تعلیم نہیں رکھتے۔ اس سبب ان کے علاوہ تین برس اور اید صرف کرنے پڑتے ہیں جنہیں انکو پیرس پریٹری (ابتدائی یا تیار کنندہ) تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔

سب سے آخری قواعد کے مطابق جنکو علیحضرت کی گورنمنٹ نے منظور فرمایا ہے۔ ان کالجوں کا سکیم آف اسٹڈی حسب ذیل ہے۔ ترکی زبان عربی زبان فرانسیسی زبان ترکی اور فرانسیسی نحو خطی ترکی اور فرانسیسی علم ادب ترجمہ فرانسیسی سے ترکی میں۔ اور ترکی سے فرانسیسی میں۔ فلاسفی عثمانیہ تاریخ اسلام۔ اقتصاد لاطینی زبان جغدیہ کہ علم الادویہ طب اور قانون کے مطالعہ کیلئے ضروری ہے۔ تمام بڑی بڑی سائنسوں کا بالعموم اور سلطنت عثمانیہ کا بالخصوص پولیٹیکل (ملکی)، ایڈمنسٹریٹو (انتظامی)، کمرشل (تجارتی)، انجینئرنگ (زرعہ)، اور ایڈمنسٹرل (صنعت حرفتی) جغرافیہ۔ ریاضی حساب دوکانداری رکھنا اور خطی نقشہ کش اور یونانی (ارمنی)۔ جرمنی۔ انگریزی اور لاطینی زبانیں جو اختیاری ہیں غلطہ سر کی کیو نیوٹنی (یا کالج) (جلیہ دی ہے) وغیرہ کے ڈپلومے دیتا ہے جو درجہ میں ان ڈپلوموں کے مساوی ہوتے ہیں جو فرانس میں دیئے جاتے ہیں۔ مدارس کے لیے تعلیم سکینڈری کے زمرہ میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں:-

(۱) اسپرٹل سکول (مکتب ملک) شامانہ واقع تہنبول۔ اس کے مزنی اور پٹرن حصہ قدر قدرت فلک شکر۔ امیر المؤمنین سلطان البر والبرین عبدالحمید خان ثانی الغازی ہیں جنہوں نے ہی اسکو قائم کیا۔ اور جو اپنے صرف خاص اس کے تمام اخراجات دے فرماتے ہیں اس میں کینن لاقوی شریف، کمرشل لاد تجارتی قانون، اصولی ملیشن (ملکی قانون)، عام تاریخ، سیاست مدنی۔ ادبیات۔ حساب کتاب رکھنا۔ جغرافیہ۔ فرانسیسی علم خواص الاشیاء۔ اور کیمسٹری پڑھائے جاتے ہیں۔ جو طالب علم آخری امتحانات پاس کر کے ڈگری حاصل کر لیں وہ پراونشل ایڈمنسٹریشن (دوبلون کی حکومتوں) میں قائم مقام کے عہدہ کے یا سلطنت کے دوسرے محکموں میں اسی عہدہ کے برابر منصب کی مستحق ہو جاتے ہیں۔

(۲) نوجوان لڑکیوں کے لیے انٹرنیشنل سب قوموں کے لئے عثمانیہ سکول جو علیحضرت سلطان اعظم نے جو ہمیشہ سے تعلیم نسوان میں بھی سرگرمی و جانفشانی سے فرماتے رہے ہیں۔ شہداء میں بمقام تہنبول قائم کیا تھا۔ تعلیمی کورس یہ ہے کہ زبان ارمنی اور یونانی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ انگریزی اور روسی۔ یہ

چاروں خزانہ ذکر اختیاری ہیں۔

مذہب فیہ علم خواص الاشیاء پیانو بجانا۔ گانا۔ اور سینا پر وند  
 ۱۸۵۷ء کے قانون متعلقہ تعلیم عامہ کی پابندی میں ہر ایک ولایت میں ڈائریکٹر اور انسپکٹر ان  
 سرشتہ کا محکمہ تعلیم موجود ہے۔

## اعلیٰ تعلیم

یورپ میں یونیورسٹیاں پانچ ڈیپارٹمنٹ رکھتی ہیں جن میں سے ہر ایک کرساتھ ایک ایک فیکلٹی  
 (جماعت پروفیسران و ماسٹران) ہوتی ہے یعنی لیٹرز (علم ادب) سائنس (علم) قانون طب اور آہیات  
 کی ہشمانیہ یونیورسٹی میں سیڈیکل فیکلٹی اور ڈیپارٹمنٹ کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ ایک ایسا طبی  
 مدرسہ پہلے ہی سے موجود تھا جو اس شاخ علم کی تمام ضروریات کو بہت اچھی طرح سے پورا کر رہا تھا  
 اور جو وزارت صحت جنگ کی ماتحت اپنا علیحدہ انتظام رکھتا تھا۔ اور تھیں لو جیکل (علم آہیات) فیکلٹی اور  
 ڈیپارٹمنٹ کے متعلق بہت بڑی مشکلات حادث تھیں۔ اگر یہ فیکلٹی قائم کیا جی تو جس قدر سلطنت میں  
 مختلف مذاہب والے شریعے ہوتے ہیں اسی قدر مذہبی فیکلٹیاں قائم کرنی پڑتیں۔ اس لیے اس کے قیام  
 کی نسبت کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ علاوہ ازیں اس کے متعلق جماعتیں بنانی اور پروفیسر  
 مقرر کرنے بالکل فاضل تھے کیونکہ تمام فرقوں نے بطور خود اپنے اپنے عقائد کے مطابق آہیات کی تعلیم دینے  
 کے لیے انتظام کیا ہوا تھا۔ اور اس بارہ میں انکو جہاں تک ممکن ہے نہایت ہی بڑی آزادی حاصل تھی  
 پس اس طرح سے صرف قانون علم ادب اور سائنس کی فیکلٹیاں باقی رہ گئیں جن میں سے پہلی کو ماتحت  
 قانونی مدرسہ اور دوسری کے سکول آف لیٹریٹڈ فلا لوجی (علم ادب) صرف نحو، اور تیسری کے ماتحت  
 انجینئرنگ سکول موجود ہے۔

(۱) قانونی مدرسہ (حقوق محکمہ) کو علی حضرت سلطان المکرم عبدالحمید خان کی ماتحت پر حلوہ افزہ ہونے پر  
 غلط سرائے کالج کے ابتدائی قانون اور سیاست مدن کی جماعتوں کو اعلا حیثیت میں لانے سے بنایا گیا تھا  
 ۱۸۵۷ء میں متعل نیاد پر اسکی از سر نو ترتیب کی گئی۔ تعلیم کی سعاد چار برس ہے۔ اور کورس میں مدافع  
 ذیل شامل ہیں:-

حکمانیہ قانون (مجملہ)، شرع محمدی، رومن لیو قانون دیوانی، رومن قوانین و آئین تاریخی ترتیب  
 کے موافق، عثمانیہ قانون تجارتی، دیوانی اور تجارتی ضابطہ بغیر ری اور وجہ داری قانون۔ انتظامی قانون

اور سیاست مدن۔

(۲) سکول آف لیٹریز اینڈ فلولاجی (ادبیات عالیہ کیتی) میں تعلیمی کورس یہ ہیں:-

عربی علم ادب۔ یونانی علم ادب۔ لاطینی علم ادب۔ منطق۔ خلاصہ علم عمارات و دروجات قدیمہ۔ تاریخ عالم و فلسفہ تاریخ۔

(۳) انجینئرنگ سکول (طریق و معابر کیتی) سابق مین سول انجینئرنگ سکول۔ (ملکیہ مہندسیہ کیتی) کے نام سے غلط سرائے کالج کے ساتھ شامل تھا۔ مگر علیحضرت سلطان الفخر عبدالحمید ثانی کے پہلوں جلوس میں منت ماندس مین اوس سے بالکل علیحدہ ہو کر موجودہ حیثیت میں آگیا۔ دیگر کالجوں کی طرح میعاد تعلیم اس میں بھی چار برس ہے۔

خاص مدارس کے نمبر مین ان مدارس کا جو وزارت تعلیم عامہ کی ماتحتی میں یونیورسٹی کے ساتھ ملکر سلطنت میں اعلیٰ تعلیم پھیلا رہے ہیں وزیران خاص مدارس کا جو دیگر مختلف وزارتوں کے ماتحت ہیں ذکر کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

سابق الذکر تعداد میں چھ ہیں۔

(۱) سول سکول آف میڈیسن (مکتب طبیبہ ملکیہ) واقع استنبول ۱۸۷۸ء میں امپیریل سکول آف میڈیسن سے علیحدہ کر کے وزارت تعلیم عامہ کے ماتحت کر دیا گیا تھا جو طالب علم اس مدرسے سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کر کے انجلیں وہ درجہ تالیفہ اور میونسپل طبیب کو عہدہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور محکمہ عسکرت (ہنگی) یا محکمہ امیر البحر کی کو اگر ڈائیڈاکٹرون کے ملازم رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو ان پر فرض ہے کہ اس سکول کے طلباء کو ترجیح دیں۔

(۲) و (۳) و (۴) مارسل سکول مین جنمیں سے دارالمعلمان صبیان ابتدائی پرائمری مدارس کے لٹو اور دارالمعلمان رشیدیہ اعلیٰ پرائمری مدارس کے لیے استاد بھجھ بھونچانے کو واسطے اور میسر ادارہ المعلمات نوجوان لڑکیوں کو استانیان اور پروفیسر بنائی کیلئے ہے۔

(۵) مدرالہ سنہ جب الحکم سلطانی اکتوبر ۱۸۷۳ء میں باب عالی اور وزارت صیغہ خارجیہ کے اون ملازمن اور عہدہ داروں کے لٹو جنکی عمر ۲۰ برس سے زیادہ نہ ہو قایم کیا گیا تھا۔ پانچ برس کے کورس میں گریڈ فرنیسی زبان میں لٹریٹی کرنا۔ ترجمہ از فرنیسی ترکی و از ترکی بہ فرنیسی۔ ترکی عربی اور فرنیسی (یہ لازمی ہیں) اور یونانی۔ ارمینی۔ انگریزی جرمی اور روسی جو اختیاری ہیں شامل ہیں۔

اس مدرسہ میں نہ صرف سرکاری ملازم ہی لکچر شنے کا استحقاق رکھتے ہیں بلکہ ممالک غیر کے طلباء



۲۵ پوند ترکی سالانہ ادا کر کے اوس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مدرسہ ہذا کی ٹرگری اپنے سوا مالک علم گونڈٹ کی مختلف صیغوں اور محکمات ترجمہ میں ملازمت پانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۶) سکول آف فائن آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) جسے موجودہ فرمانروائے عثمانیہ میں قائم کر کے امپریل عثمانیہ عجائب خانہ کے پہلو بہ پہلو گلخانہ (واقع تہنول) میں مجھ دی۔ اور اس عجائب خانہ کی تنظیم جماعت کو ماتحت کر دیا۔ اس میں مصوری بہت ترشہ قلم کاری۔ اور فن تعمیر کی جماعتیں ہیں اور اس کا انتظام کم از کم قیاسی طور پر بیرس کے ایکول ڈی بو آرٹس (مدرسہ فنون لطیفہ) کے نمونہ پر ہے۔

سابق میں سلطنت عثمانیہ نے فنون سے دنیا میں ایک نورتا بان بھیا دیا ہوا تھا لیکن علم ادب اور سائنس میں اگرچہ وہ مغربی نامور دن کے مقابلہ میں ویسے ہی نامور شخص پیدا کرتے رہنے میں ہمشہ ہمسرہ رہی ہے مگر کچھ عرصہ فنون لطیفہ کے متعلق یہ حالت نہیں رہی تھی۔ وہ معمار جنہوں نے سلیمانہ سلطان احمد اور فی جامع وغیرہ وغیرہ ایسی عالیشان مسجدیں جو یورپ کی نہایت ہی شاندار عمارتوں سے گونہ بنت لیجائے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ بنائی تھیں۔ وہ بت تراش اور سنگ تراش جنگی جھینوں نے وہ وہ پیل پیلے بنائی کر پتھر کے کلاہوں معلوم ہوتے تھے اور وہ صنایع جنہوں نے چینی کی کہہ پیلین بنائیں اور جھینوں پر وہ مینا کار کی جھینیں دیکھ کر اجنبی ذاک ہ جاتے ہیں۔ بعد کی کونسوں میں موجود نہیں رہ گئے تھے مگر جس دن سہ امیر المومنین سلطان عبد الحمید نے تخت عثمانی پر قدم رکھا ہے اسی دن سے ترکی نے اس خوب غفلت سے جو میدان فنون و صنعت میں اوپر طاری ہو گئی تھی اپنے تئیں بیدار کرنا شروع کر دیا ہے۔ سابقاً وہ تمام قدیمی چیزیں جو عثمانیہ قلمرو میں پائی جاتی تھیں۔ ممالک اچنیہ میں پیونج جاتیں۔ اور یورپ کی حمایت گاہوں کی زیب و زینت جانتی تھیں۔ اسی امر کی بدولت عالیشان دیوگیں تو ماشاء دیوون کی لڑائی کی سنگی تصاویر مترنم عجائب خانہ برلن کی رونق کو دوبالا کر رہا ہے۔ اور منموہ کی قدیمی اشیاء پیرس اور لندن کی عجائب گھروں میں موجود ہیں مگر اب پیرل عثمانیہ گونڈٹ پھر جائز و رٹون کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتی اور قسطنطنیہ کا عجائب گھر جو اپنے نام کی شان کے قابل ہو گیا ہے۔ سیرکنڈہ کو حیران و متعجب بنا دیتا ہے کہ یہ آہن مکند عظم کی قبر جسے بیش بجا نادرات و عجوبات موجود ہیں (جو پانچ برس ہوئے صمد ار میں پائے گئی تھی اور جو تمام مقابلوں پر برتر اور ارفع ہے)۔

اعلیٰ تعلیم کے مدارس میں سے جو آج ترکی میں اس روشن دماغ شوق کی جو سلطان المکرم اعلیٰ انشاء و علم ادب کے رونق دینے میں رکھتے ہیں۔ اور جو غیر اس نا اعتنا پذیر تردد اور غور و پرداخت کی جسے حضور ممدوح نبی سلطنت کو ملازمین کے علم و ہنر کو وسیع کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں یہ سن

شہادتین ہیں۔

ہم سکول آف ہائی وچلوٹیکل سٹڈیز (اعلیٰ سفارتی تعلیم کا مدرسہ) کا نام لیے بغیر نہیں ہو سکتے جو پیرس کے سکول آف پولیٹیکل سائنس کو ایک دن مانڈ کر دے گا۔  
وہ سکول جو وزارت تعلیم عامہ کے ماسو اوگر واززون کے ماتحت ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) وزارت تجارت بینک ڈس اور زعت کے ماتحت (الف) حیثیت تجارتی سکول ہے سلطان عبدالحمید رحمہ اللہ نے ان کے مصلحت عثمانیہ میں ایک ایسا مدرسہ طبعی فرمایا جو بینک کی صنعت حرفت اور تجارت کو فروغ دینے میں بہت ہی کچھ ہے (ب) آرٹس ٹریڈر سکول کے ماتحت یہ تعداد میں دو ہیں ایک ان کو ان کر لیتے اور دوسرا ان کیوں کے دلچسپ زمانہ مدرسہ کو شہ عین ان سر نو ترتیب دی گئی تھی جس سے وہ صنعتی تعلیم سوان میں اپنی آپ ہی نظیر ہو گیا ہو اوس میں کھانا پڑھنا اور سوئی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اور جو کچھ کام ان کیان تیار کرتی ہیں وہ ان کی ہی صنعت کر لیتے فوجت ہو کر در قیمت ایک طرح کے سیونگز بینک میں جمع کر دیا جاتا ہے اور جمع شدہ رقم پاس شدہ ان کیوں میں حسب اوقات تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ (ج) صنعتی مدارس جو فی ولایت ایک ایک مدرسہ کے حساب سے شہر میں قائم اور جاری کیے جاتے منظور ہوئے تھے۔ باقاعدہ طور پر سلسلہ دار برابر قائم ہو رہے ہیں۔  
(۲) وزارت (صیف مال کے ماتحت)۔

(الف) بعد میںات جنگلات کا مدرسہ محمد سعادت محمد علی حضرت سلطان عبدالحمید میں مدرسہ معدنیات اور مدرسہ جنگلات کر ملاؤں سے منظور میں آیا ہے۔

(ب) مدرسہ تار برقی۔ جسے حضور ممدوح کی پر ضیاء ظل عا لطفت میں موجودہ رونق و فروغ حاصل ہوا ہے۔

سلطنت عظمیٰ کے غیر مسلم جماعتوں کے سکولوں پر ریویو کرنے سے پہلے وائس نڈہی کی تعلیم پر چندہ طور تحریر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے مدارس مذکور میں تعلیمی کورس مندرجہ ذیل اشائون پر مشتمل ہے۔ تو اعداد بخو منطق۔  
آکسیات۔ فلو لاجی (صرف وخوا ورمایخ زباندانی) عروض۔ انشاء علم کلام۔ اقلیدس و ہیت۔ مدرسہ میں پس یا بارہ برس تعلیم پانے کے بعد طلباء تافاضی مفتی یا امام بنتے ہیں۔ مگر جو شخص ضایت اعلیٰ مدارج قانونی حاصل کرے خود مشہد ہوں۔ ان کو فقہ شریع محمدی تفسیر کلام شہد اور احادیث کی تعلیم میں اور چند زاید سال خرچ کرنے پڑتے ہیں ان مدرسوں کے علاوہ شیخ الاسلام کے ماتحت مقتول سپاہیوں کے یتیم بچوں کے لیے ایک مدرسہ اور اماموں اور موزونوں کے لیے تنہول اور قسوط اسکے بھی دو مدرسے ہیں۔ ان تینوں کو سلسلہ میں امیر المؤمنین علی حضرت سلطان اعظم نے قائم کیا تھا۔ قسطنطنیہ میں بہت سی بینک لائبریریان (کتب خانے) بھی ہیں جو تعداد

میں چالیس سے متجاوز ہیں۔ یہ عموماً مسجدوں میں ضمنی طور پر قائم کی گئی ہوئی ہیں اور منگل اور جمعہ کے سوا ہر روز عام سبک کر لیے کہلی جتھی ہیں۔ سبک لائبریریوں کے علاوہ دارالعلوم میں ایک ہزار سے زیاں پرائیویٹ لائبریریوں میں جو مالکوں نے مسجدوں کو وقف کر دی ہوئی ہیں۔

غیر مسلم جماعتوں کے سکول تعلیم عامہ کے ان مدارس کی قسم میں داخل ہیں جنکو قانون فری (آزاد) مدارس کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ امپیریل حکام سے ایک مرتبہ ان کے کھولنے کی اجازت ملنی اور یہ اس اپنے اندرونی اور بیرونی معاملات میں گورنمنٹ سے بالکل آزاد ہو گئے جو اپنے مخصوص یہ دیکھنے کا حق محفوظ رکھتی ہے کہ جو تعلیم دیا جاتی ہے وہ اخلاق یا سلطنت کو آئین کے برخلاف تو نہیں اور یہ کہ جو پروفیسر مدارس میں مقرر ہیں وہ وزیر تعلیم عامیا اور ایلیٹ کی مجلس جس میں وہ مدرسہ قائم ہے یا خود اس جماعت کے انجمن حکام کی عطائی ہوئی ضروریات کو گریبان رکھتے ہیں کہ نہیں۔ ان پابندیوں کے ماسوا جو گورنمنٹ کے حقوق قائم رکھنے کے لیے ضروری ہیں اور سب طرح سے غیر مسلم مدرسے سرکاری مداخلت سے آزاد ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک بہت ہی بے نظیر اور خوبصورت مثال بے تعصبی کی ہے جس پر امپیریل عثمانیہ گورنمنٹ کل دیگر قوموں کو دکھلا رہی ہے۔ اور ممکن نہیں کہ وہ اس کے نہایت ہی اعلیٰ قدر و منزلت کا اعتراف کیے بغیر یہ سکین غیر مسلم جماعتوں کے تمام مدرسوں کی کلیسیائی یونانی مذہب کی معتقد جماعت کے مدرسے کیا بلحاظ تعداد اور اور کیا بلحاظ عمدگی تعلیم اور اس کے اعلیٰ پایہ کے بہت بڑی سبقت رکھتے ہیں۔ وہ ان تین قسموں پر منقسم ہیں۔ محلوں کو سکول۔ پرائیویٹ سکول۔ اور مرکزی سکول۔ پہلے قسم کے مدارس کو محلوں میں قائم کیا ہوا ہے اور وہی اذکو چلاتے ہیں۔

پرائمری ابدائی سکول اور لڑکیوں اور لڑکوں کے سکول نہیں شامل ہیں۔ وہ مکاتب ہیں۔ ابداد اور شدید کی طرح درجہ وار بنے ہوئے ہیں۔

دوسری قسم کے مدرسے ابداد اور مدرسے کے ہم پلہ ہیں اور انکو سکینڈری تعلیم دینے کیلئے پرائیویٹ شخصوں نے جو اپنے خرچوں سے قائم کیا ہوا ہے۔ تیسری قسم کے مدارس سرکاری اعلیٰ مدارس کے برابر ہیں ان میں سے شمار کارگریٹ نیشنل سکول (قومی مدرسہ عظیم) اور کنگلی کا تجارتی اور مذہبی مدرسہ بڑے اعلیٰ پایہ کے مدرسے ہیں۔ گریٹ نیشنل سکول کی لائبریری میں تقریباً بیس ہزار جلدیں موجود ہیں۔

قسطیہ اور اس کے مضامین میں یونانی مدارس کی تعداد سو سے اوپر ہے اور ان میں گیارہ بارہ ہزار کے درمیان طلباء جن میں سے ایک چوتھائی کے قریب لڑکیاں ہیں تعلیم پاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت سلطان عبدالحمید نے تعلیم عامہ کو روفی دینے میں جو بے تعداد بوششین کی ہیں اور ان کے

زیادہ جو جماعت مستفید ہوئی ہے وہ ازنی قوم ہے جسکو مدوح کے عہد حکومت سے پہلے اس قوم کے قسطنطنیہ میں اور دیگر چند بڑے بڑے شہروں میں بہت ہی تھوڑے مدارس موجود تھے قسطنطنیہ میں ہر ایک ازنی محلہ میں ایک ایک پرائمر سکول تھا جہاں صرف لکھنا پڑھنا ابتدائی حساب مذہبی جواب سوال اور ادوں لڑکوں کو جن کی آواز اچھی ہوتی تھی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا تھا۔ ان میں سے چند سکولوں میں علاوہ برین گریٹر تانچہ جغرافیہ اور تصوری سے ریاضی بھی سکھائی جاتی تھی۔ لیکن علیحضرت سلطان عبدالحمید کو بابرکت عہد مسعود میں ازنی جماعت کی تعلیم میں بہت بڑی ترقی ملی ہے۔ اور اب اسکو مدارس سلطنت عظمیٰ کے دیگر تعلیمی درس گاہوں کے ہم پلہ ہو گئے ہیں۔ خاصکر دارالخلافتین ازنی جماعت کی نسبت سابق بہت زیادہ ترقی کی ہے اس میں ششطور پر ان کی آبادی دو لاکھ کے قریب ہو بنگر زیادہ تر وہ ۶۴ محلوں اور ضلع فائون میں تہذیب اور کثیر آباد ہیں۔ اور ان میں انکو ۳۶ گرجے ہیں جنکو متعلق اور پرائمری سکول لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے ہیں۔ ان کو کون کا خرافہ جماعت نہ کر رہی گرہ سے کرتی ہے اور زمین پر اکثر بین تعلیم مفت بنیاتی ہے اور زمین چار ہزار لڑکے اور دو ہزار لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔

اسیوں کے سیکنڈری درجہ کے سکولوں میں زیادہ سربر آوردہ برین سکول۔ آغا جہان کول ستوپل کالمیس بورین مدرسہ نسوان بنی کا پودار کا شدہ درمیان سکول اور قوم کا پودار کا ترمی ویانیاں سکول ہیں یہ تمام سیکنڈری سکول پرائیویٹ اشخاص نے قائم کئے ہیں جن کے ناموں سے وہ موسوم ہیں، ازنی ہسپتال واقع یدی قولی کے ساتھ یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے ایک صنعتی سکول ہے۔ اس میں ۲۰۶ لڑکے ۲۱۹ لڑکیاں ہیں پہلے مین مٹرک مینیون کے لیے ازنی سون نے ایک پردوش خانہ قائم کیا ہوا ہے تمام ازنی سکولوں میں غلط کانسٹرل سکول درجہ اول میں شمار ہوتا ہے جہاں ۱۵۰ لڑکے سیکنڈری تعلیم پاتے ہیں اس میں ازنی ترک اور یورپین پرنسپس مقرر ہیں جو غلط سرائے کو اپسیرل کالج کی شکل میں حاصل کئے گئے ہیں۔ تعلیمی پروگرام میں وینیا۔ ازنی زبان دان اور علم ادب۔ ترکی زبان دان اور فرانسیسی اور جرمن جو ششویں نقشہ کشی جغرافیہ۔ عالم تاریخ۔ فلسفہ۔ نیچرل ہسٹری۔ علم طبیعیات۔ کیمسٹری۔ ریاضی۔ قانون سیاست۔ دین۔ حساب کتاب۔ لکھنا۔ فنِ تعلیمی حفظ صحت۔ اور جمناسٹک (دورزش جسمانی)۔ شامل ہیں۔

سائنس میں قائم ہو کر پندرہ سال تک (ظہیر تاج) ظاہر کر چکا ہے اور پھر اس کے مضمون اور اس کے پرنسپل کے لیے بڑے فخر کا موجب ہے۔ اپنے ہم نصابوں کی تعلیم کے نوآئید اور منافع سے مستفید کرنے کو اپنے ازنیوں نے تعلیم کے پھیلانے

کے لیے متعدد سوسائٹیاں موسومہ یارسی کوروزگان۔ آسیاگان۔ ورتانیان صنعتی مکرسیان وغیرہ قائم کی ہوئی ہیں مگر ان سب سے بڑھ کر نہایت قابل قدر یونائیٹڈ انڈین سوسائٹی (متحدہ انڈی انجمن) ہے جو اعلیٰ حضرت سلطان عبدالحمید کے عہد حکومت میں بنائی گئی ہے حضور جلالت مآب بنفس نفیس اس انجمن کو سالانہ بہت بڑی آمد و دیو ہیں تاکہ وہ حضرت سلطان کے اشیائی علاقہ کی وفادار رعایا میں تعلیمی سلسلہ کو اچھی طرح سے بڑھانے اور روفیق دینے کے قابل ہو جاوے۔ انجمن مذکورہ ۳۵ مردانہ سکولوں کو جن میں ۲۳۹۲ طالب علم پڑھتے ہیں اور دس زنانہ مدرسوں کو جن میں ۸۳۹ لڑکیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ چلا رہی ہے نیز اس کے طفیل ۲۰۱۲ غریب بچہ مفت ابتدائی تعلیم پا رہے ہیں۔

دوزخانہ انجمن جو محترم حضرت امیر المسلمین کے عہد محمود میں ہی قائم ہوئی ہیں صوبجات میں غریب لڑکوں کو تعلیم دلانے میں مردانہ سوسائٹیوں کا مردانہ دار و تحالبہ کر رہی ہیں انہیں سو ایک۔

(۱) بطورت زامر حصیو ہیا ز: سوسائٹی ہے جو صوبجات میں زنانہ مدرسوں کے لیے استانیان تیار کرتی ہے اس کو اسلامبول میں ایک نازل سکول قائم کیا ہوا ہے جس میں ۱۰ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں تاریخ قیام سے یہ مدرسہ صوبوں کو مختلف مدرس کیلئے ۳۰ ہتائیونکو کو تربیل فارغ تحصیل کر کے باہر بھیجتا ہے۔

(۲) اسکالانہ جیو ہیا ز: سوسائٹی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جن اضلاع میں بچلے زنانہ مدارس موجود نہیں وہاں ان کو قائم کیا۔ اور چلا یا جاوے۔ وہ ہتاک پانچ پرائمری سکول قائم کر چکی ہے جن میں پانچو لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔

خاصہ ارخلافہ میں نوجوان لڑکیاں پیرا کے صنعتی سکول میں اعلیٰ تعلیم پاتی ہیں۔ اس کے پرے پیر طرمی (تیار کنندہ ہتادی) اور اعلیٰ دونوں حصوں میں تعلقوں کا شمار ۵۰ ہے اس میں داخل ہونے کے لیے ابتدائی تعلیم کا پہلے حاصل کر لینا ضروری ہے۔ خاص تعلیمی کورس کے علاوہ ہر قسم کا سونے کا کام سکھایا جاتا ہے جو مالک غیر سے نوکر بھی ہوتیں ماہرستانیاں سکھلاتی ہیں۔ اعلیٰ جماعتوں کی لڑکیاں عروس پوشتا کین اور شرتی کشیدہ کا نہایت لطیف اور بے نظیر کام تیار کر لیتی ہیں۔

یہاں افص روم کے بیسناس سراین مدرسے کا جسے ایک انڈی روسی باشندہ وان نے بہ اجازت خلیفہ المسلمین نے عین قائم کیا تھا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ جس سے زیادہ تر آرمینیا کی ولانتین متعید ہوتی ہیں۔ سکینڈری تعلیم دیتا ہے۔ اس کے پروفیسر جرمن نیشنلٹیوں سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اس میں علمی تعلیم کے علاوہ کفزدوزی بخاری لواناری وغیرہ وغیرہ کئی دستی پیشہ بھی سکھائے جاتے ہیں اور رحمت و باغبانی کی تعلیم بھی شرتی اور غربی ماہر فن کے ذریعہ سے دیکھائی ہے۔

اسی کیتھولک جماعت کے مدرسہ جماعت مذکور کے قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے گوشامین کم ہیں مگر ان کا انتظام و انتظام نہایت محنت منہج ہے۔ سوڈینا اور وینس کے "سکاتھون" کے مدرس اور نیز مدرسہ بطریق اعظم مدرسہ "محض کبانش" خاص تذکرہ کے قابل ہیں۔ ایک مدرسہ سوڈینا زیر انتظام لڑکیوں کو ابتدائی تعلیم دیتا ہے۔

یونانی اور انڈی سکولوں کے بعد یہ یوڈی سکول بھی باری آتی ہے جو تمام چند متول شخصیات یا یونیورسٹی اسٹریٹیلٹس انجمن اتحاد عامہ نبی اسرائیل نے قائم کیے اور جن کو وہی چلا رہے ہیں۔ مشہور کے آغاز میں تمام علوم و عثمانیہ میں ان مدارس میں سے ترقی لڑکوں کے لئے تھے جہاں ۱۹۳۵ء کے پڑھتے تھے اور ترقی لڑکیوں کے لیے تھے جن میں ۱۹۳۰ء تک تھے۔ (دو ایک کنڈر گارٹن سکول لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے تھا جس میں ۱۹۲۱ء طلباء زیر تعلیم تھے۔

ان مدارس کا تعلیمی کورس وہی ہے جو سندھ مدارس کے لئے ہے۔ اس میں عبرانی زبان تاریخ جہود تاریخ زمانہ حال جغرافیہ جغرافیہ کتاب نگار۔ اصول اقلیت۔ علم طبیعیات کیمسٹری اور نیچرل ہسٹری کے ابتدائی مسائل اور قسماً اقتصاد کے مطابق ترکی عربی۔ یونانی۔ اطالین یا اندلسی یا بین کیمائی ہیں۔ اسے تعلیم نبی سرکاری جماعت میں لایا پذیر نہیں ہے۔ مگر دوسری طرف دس منٹیں مدرسے لڑکوں کے لئے اور نو مدرسے لڑکیوں کے لئے جاری کیے ہوئے ہیں جن میں بالترتیب ۲۴۰ لڑکے اور ۱۲ لڑکیاں کسٹ ہو سکتی ہیں۔

سلطنت عثمانیہ کے وسیع خوان نعمت میں جو اس نے اجنبیوں کے لئے بچایا ہوا ہے یورپیوں کو قائم کردہ تعلیمی مدارس کی کمی نہیں ہے جو دار الخلافہ اور صوبجات دونوں جگہ موجود ہیں۔ اجنبیوں کو بازار کھولنے کی اجازت ملنے کے لئے جہد و جہد میں ہیں ان سب کو امیر المومنین کی گورنمنٹ ہمیشہ خلعت قبول عطا فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ سلطنت عظمیٰ عثمانیہ کے تمام اطراف میں فرانسیسی۔ اطالین۔ انگلش آسٹریں جرمن اور امریکن مدارس اس شاہشاہ کیوان بارگاہ کے سایہ ہائین پھلتے پھولتے نظر آ رہے ہیں۔ جبکہ ذات بابرکات میں علوم و فنون اور سائنس کو ایک نہایت زبردست اور مزاح حوصلہ مزیں لگایا ہوا ہے۔ صرف قسطنطنیہ ہی میں ۲۵۰ ایسے کالج سکول اور یتیم خانے ہیں جبکہ دیگر ممالک کو رومین کیتھولک عیسائی جماعتوں اور مشنوں نے قائم کیا ہوا ہے اور جن میں ۵۰۰ لڑکے اور لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ان کے علاوہ پانچ پرائمری سکول انگریزی اور اس کی مشنوں کے زیر انتظام ہیں ایک یونانی کیتھولک مدرسہ ہے اور بارہ دیگر مدارس ابتدائی سکینڈری یا اعلیٰ تعلیم کے لڑکوں میں ہیں

مذہبی تعلیم نہیں دیکھائی۔

ایک تمول امریکن نے رابطہ کالج قائم کیا ہوا ہے جو نئی اعلیٰ تعلیم کے لیے بہت مشہور..... ہے۔  
 علاوہ برین امریکن شین نے تعلیم نسوان کے لیے ایک مدرسہ کھولا ہوا ہے جسکی بہت توجہ کیجاتی ہے۔  
 بیروت میں ایک فزی و آڈالوجی مدرسہ ہے جس سے عربی بولنے والے ممالک کو لا انتہا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ ایڈرمانویل۔ سانونی کا جینا۔ سمرنا۔ طرازون۔ عین تاب اور موصل وغیرہ میں بھی ایسی مدارس موجود ہیں جو تعلیم عامہ کی ترقی میں غمانیہ مدارس کو بہت امداد دے رہے ہیں۔

ہر سال ترقی تعلیم کے لیے حضرت امیر المومنین پڑی حبیب خاص پڑی بڑی کی تحقیق فرماتے ہیں  
 شہشاہ موصوف نہ صرف لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے یہ مقامات میں جہاں مطلوبہ روپیہ کی کمی ہو مصیبان  
 اور ابدادیہ مکاتب کی تعمیر اور قیام کے لیے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو وہی عطا فرماتے ہیں۔ بلکہ برابر  
 لگانا مدارس کی نقد امداد سے جو وہ شاہان عالم قدر کے مناسب حال فراخ دلی سے مرحمت فرماتے  
 ہیں۔ یا طالب علموں کے لیے تاکہ ان کا شوق بڑھے طرح طرح کے انعاموں اور تحفوں کے بھیجنے  
 سے اعانت فرماتے رہتے ہیں۔ یہ کل انعام و اکرام بنامینہ مذہب و قومیت تمام رعایا پر یکساں تقسیم  
 کیے جاتے ہیں۔

کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر بتاتے ہیں اسکی تمام رعایا جو ایک ہی ملک کے پچھتے ہیں۔ ہر طرح سے مساوی اور  
 برابر ہے اور بیشک یہی وجہ ہے کہ حضرت بلند شوکت جب ہر سال بجلاس شاہانہ خرچہ تشریف کی رسم کی بجا  
 آوری کے لیے استنبول تشریف لجاتے ہیں تو غیر مسلم سکولوں کے طالب علم اور پروفیسر شہر کے انعام  
 لگی کو چون میں جن میں سے امپراطوری سواری نے گزرنا ہوتا ہے صف بستہ قرینے و ارکھڑے ہو کر انکی  
 موکب جلال کے دیکھتے ہی خوشی کے نعرے بلند کر دیتے ہیں۔ اور پادشاہ ہم چوقیشا کے پر زور  
 صدائیں اور نعرے اوس بے پایان اتشان و احسان کا ایک ادنیٰ انحصارین جو رعایا سے سلطانی پڑی  
 شہشاہ عالی مرتبت کی طرف سے اپنے دلوں میں محسوس کرتی ہے +

## ارمنی

اوس بے نظیر ترقی کا بیان ختم کرنے سے پہلو جو ٹرکی نے اپنے موجود فرمانروا کے عہد حکومت میں  
 کی ہے ہم اس ارمنی ایچی ٹیشن کی نسبت جو پچھلے تین صدیوں سے ہم مشاہدہ کر رہے ہیں وزیران  
 آرمینون کی جو صوبجات متحدہ کی رعایا بن چکے ہیں ٹرکی واپس جانے پر جو قانونی حیثیت ہوتی ہے اس پر

چن سطور پر کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں۔

ایک عام ٹرکی ضرب المثل ہے کہ ایک ارمنی کو صلیبی کے لیے چہرہ ہودی درکار ہوتے ہیں۔ اس کہادت کو صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ارمنی بہ اعتبار اپنی صداقت اور دیانت کو مشرق میں بالعموم کس وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی خود بھی اپنے اس عیب سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اودن میں سے ایک لڑکیو یارک کے ایک سربراہ اودن روزانہ اخبار میں ایک خط شائع کر کے اپنے ہم مذہبوں کو اپنے بیانات میں صداقت صرف صداقت اور سوائے صداقت کو اور کچھ زیادہ نہ بیان کرنے میں نہایت محتاط رہنے کی تاکید کی۔ اکیب کی تھی۔ اس سادہ لوح ارمنی کو اپنی کوششوں اور نصیحتوں میں جو کچھ کامیابی ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو تمام صوبجات متحدہ اور یورپ میں شرقاً و غرباً شائع ہو رہا ہے۔

”ارمنی سرگروہ رگیوڑی کی بیوی کی یہ کہانی (جسے کچھ عرصہ سے تمام دنیا میں ایک پھل ڈال کھی تھی) کہ وہ ترکی ظالموں کے ہاتھوں سے بستی گوارا نہ کر کے انہیں کچھ کو گود میں لیے ہوئے ایک غار عریض میں کو دپڑی تھی۔ اور اوس کی تقلید میں دوسری عورتوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ ختم کہ وہ نالہ لاشوں سے پٹ گیا تھا جیسے کہ اکثر لوگوں نے اس قصہ کے سنتے ہی پیشین گوئی کر دی تھی۔ از سر تاپا چوٹ اور غلط ثابت ہوئی ہے۔

دو اب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کردہ اور خوفناک قصہ اوس پرانی کہانی سے جسے نظم میں ستر ہینر نے کہی برس ہوئے اپنی کتاب ”سولیوٹ مدد“ میں بیان کیا تھا۔ لیا گیا ہے اور واقعات موجودہ کو مناسب حال بنانے کے لیے اوپر بہت سی رنگ آمیزیان اور زیادتیان کر لی گئی ہیں۔ اس انکشاف عجیب سے یہ غلبہ نہ سہی مگر ممکن تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام ”ارمنی مظالم“ زیادہ تر کسی تنگ بند جنونی کو دماغی اختراعات ہیں جو ذاتی منفعت کیلئے تیزی یا کسی اور ویسے ہی مدعا کے لیے گھڑی گئیں۔ مگر یقینی امر ہے کہ اس انکشاف حال نے سب طرفوں کو ماسوا ان ارمنی اچھی ٹیڑھوں (شورش برپا کرنے والوں) کے جن کا پیشہ ہی یہی ہے اور جن پر اس اچھی ٹیڑھ کی مرگی کا ہمیشہ دورہ ہوا کرتا ہے۔ ترکوں کی مخالفت کو جوش کو نمایاں طور پر ختم کر دیا ہے۔

”یہ مندرجہ بالا ارمنی اچھی ٹیڑھ اس بات کو کہ یہ کہانی محض ایک پرانی نظم کی کتاب سے اخذ کی گئی ہے ورنہ دراصل سبکی کوئی حقیقت یا بنیاد نہیں ہے تسلیم نہیں کرتے اور بڑے اطمینان اور کھروند کے ساتھ تحقیقات کنندہ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں جو ارمنی سرزمین پر پہونچ گئی ہوئی ہے“



اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ ضلع ساسون میں کچھ شورش ہوئی ہے۔ مگر اسکی پوری پوری تحقیقات ہوگی۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت کی مستقل اور مضبوط خواہش ہے کہ اسکی تمام رعایا کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کیا جاوے اور تمام جموں کو قانون کے مطابق سزا دیا جاوے لیکن ہمارے خیال میں سب سے پہلے یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ وہاں دراصل تو عین کیا آیا ہے اور شاید یہ کہ وقتی ابتدا کر نیوالے کون تھے۔ واقعات گزشتہ مندرجہ ذیل مختصر طرز میں جیسا کہ اوں کو نیویارک ہیریڈ نے شائع کیا ہو بہت عمدگی سے یہاں بیان کیا جاسکتے ہیں۔

ان ارضی فتنہ پردازوں نے تالوری کو دشوار گزار پہاڑوں میں جو موش (واقعہ وایٹ پلس) کے جنوب مشرق میں ساسون اور ضلع قال واقعہ تصرفات (کشتی) گنج کے درمیان میں سرانکا لا۔ اور اپنی فوجوں کو کسی چمپر ڈوم کے اغوا پر جو موٹ کے فرضی نام سے ان علاقوں میں پہلے ہی شورش برپا کر رکھا تھا جمع کیا۔

یہ چمپر ڈوم ولایت ادا نہ کے قصبہ جبین میں پیدا ہوا تھا اور آٹھ برس قبل خطینہ کے سول میڈیکل سکول میں تعلیم پاتا رہا مگر قوم قاپو کے ہنگاموں میں شریک ہوئی وجہ سے اتھنز کو اور وائس جنو کو بھاگ گیا۔ بعد ازاں وہ بھییں بد کو اور اپنا نام بدلا کر سکین رتہ کے رہتہ دیار بکرت سے بطلس کے فوج میں پہنچ گیا۔ اور وہاں پہنچتے ہی پانچ اور شخصوں کے ساتھ ملکر اسی وقت چینی باغیانہ ایجنٹیشن (شورش) شروع کر دی۔

چمپر ڈوم بھولی رعیت کو یہ یقین دلاتا پھرتا تھا کہ وہ ایک جنی جنیٹ ہے اور ترکی حکومت کو تباہ کرنے کے سعلق جقدر وہ بخیرین کر رہے ہیں اور تین میل یورپ اوس کی محدود معادن میں چنانچہ اس طرح سے دیہات ساز رسائی گلی گوزات۔ آہی۔ خدنگ۔ سینانک۔ چقند۔ الفرد۔ سونی۔ اٹک۔ آق جسر اور علاقہ تالوری کے آرمینوں کو جس میں چار ضلعے شامل ہیں وہ اپنی مجرمانہ اغراض میں شامل کرنے پر کامیاب ہو گیا۔

چس ان باغیوں نے زیرِ کمان چمپر ڈوم جو لائی گزشتہ ۹۵ء کے آخری حصہ میں انہو اپنے دیہات کو ترک کر دیا۔ اور اپنی عہد توں۔ بچوں اور اہلک کو ناقابلِ گذر اور متع اوصول مقامات میں چھوڑ کر دوسرے مسلح باغیوں کو بھی جو ادیے موش اور قال دسلوان کی قضاؤں (علاقہ جو قاضی کے ماتحت ہوئے تھے) سے آئے تھے اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور تین ہزار سے زیادہ کی تعداد میں بتعام اندوق داغ جمع ہوئی۔ ان میں سے پانچویں یا چھ سو باغیوں نے موش پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا

اور ابتداً قبیلہ و طعان پر جو کہ تورنگ پر موش کے جنوب میں آباد ہے حملہ کر کے اون میں سے کئی ایک کو قتل کیا۔ اور انکی تمام جائیدادیں لوٹ لیں جبکہ مسلمان اونکے ہاتھ لگے پہلے انکی سخت مذہبی تابہین کی گئی۔ اور بعد میں اون کو نہایت خوفناک آذیتیں اور جھگھین بھیجنا کر قتل کیا گیا۔ باغیوں نے نواح موش کی باقاعدہ فوج پر بھی حملہ کیا۔ مگر وہ خاص شہر موش پر وہاں کی زبردست جنگی فوج کے خوف سے حملہ کرنے کی اجازت نہ کر سکے۔

یہ گروہ پھر ان باغیوں کے ساتھ ملکر جو اندوق دان پر اکٹھے ہوئے تھے علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں بن کر جنہو کو اس پائس کے قبیلوں پر بڑی خونخواری سے حملہ کر کے نہایت ہیب اور خوفناک جرائم کا ارتکاب کیا اور چاروں طرف لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔ انہوں نے عمر آغا کے پیچھے کو زندہ لگ میں جلا دیا۔ اور گلی گزرتا کرتا توں میں تین چار سلطان گروہ کی عورتوں کو ہلاک کر دیا علاوہ برینا نہو کے بعد اسلطان کو طرح طرحی آذیتیں پہنچائیں جو یہ کہتے ہیں جو سب پر مجبور کیا۔ انکی انھیں نکال دالین۔ کان کنڑی اور سیطرح کے اور ہزاروں نہایت درد انگیز ظلم و ستم ان غریبوں پر کئے۔ انہی باغیوں نے اگست گزشتہ کی شرومین مقامات کجران و بادیکان کے قبیلہ جات فنی نار پر حملہ کر کے واسیطرح کے جو رو ستم کئے جیسے کہ اوپر لکھے جا چکے ہیں۔ ان باغیوں کے علاوہ دیہات علی گز ویر موش کے باغیوں نے جو صلیح کلب کے پرگنہ جنان میں واقع ہیں اون کروں پر جو ان نعمات میں آباد تھے اور نیز اون کروں پر جو دیہات قبصر و چاٹ چال میں رہتے تھے حملہ کر دیا۔

یہ اگست کے اخیر ترین اڑنی موش کو قرب و جوار میں کروں پر حملہ کر رہے تھے۔ اور موضع گلی گزرات اور دو تین اور موضعوں کو جلا کر رکھ دیا یہ کہ کچھ تھے۔ تا لوری کے باغی تعداد میں تین ہزار سے تجاوز تھے۔ اور عیسائی اور مسلمان دونوں میں ہلاکت و تباہی برپا کچھ کے بعد اپنے اہلیانہ کام میں برابر لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب انکو ہتھیار رکھ دینے اور صلح ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر بغاوت کے فرو کرنے کیلئے باقاعدہ فوج موقع پر روانہ کی گئی۔ سرخندہ سمپڑوم گیا رہہ مٹا کار ساتھیوں کے ہمراہ بلند پہاڑوں کی طرف بھاگ گیا۔ مگر آخر کار زندہ پکڑ لیا گیا۔ لیکن گرفتاری سے پہلے اس نے دو سپاہیوں کو قتل اور چہ کو زخمی کیا۔ اگست کی اخیر تک تمام باغی گروہ منتشر کر دیے گئے۔

یہ عورتوں بچوں اور بیاروں کی حسب قضاے انسانیت احکام اسلام کے مطابق پوری پوری خبر داری کی گئی۔ اور صرف وہی باغی فوج کی باڑہوں ہلاک ہونے جنہوں نے ہتھیار رکھ دینے سے انکار کیا۔ اور انہی ملک کو جائیداد کام سے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی۔

ان واقعات تذکرہ بالا کے بعد میں ایک چشم دید شاہد یعنی مٹرنی نیراندوسوی سراج اور فیلو



کر دیئے اور آخر میں انہوں نے فوج پر چند گولیاں بھی چلا دیں جب فوج نے بھی ایک بار مارا۔ اسپر اسنی بھاگ گئی۔ اور ایک تنگ تہائی میں اکٹھے ہو گئے۔ جہاں پر ترکی فوج پھر انکے تعاقب میں چھوٹ چکی اور ترکی کمان افسر نے آشتی آمیز تقریر میں ان کو منتشر ہو جانے کی نصیحت کی۔ چند نے اس نصیحت کو قبول کر لیا۔ مگر اکثروں نے ایسا کرنے سے انکار کیا جب فوج نے پھر دوسری بار مارا۔ اور کلہم تین سوار سنی مار دی گئے۔ اور کل معاملہ میں صرف ایک ہی واقعہ کہ قید رنگین فلوڑین آیا یہ سچ ہے کہ بہت سی قیدی گرفتار کر لی گئے تھیں۔ وہ بعد میں رہا کر دی گئے تھے۔

اب رہا کر امر کے اصلی محرک کون تھے اور کن کی مہربانی سے یہ حالت حادث ہوئی ہے۔ سو ہمارے خیال میں انگریزی زبان بولنے والی قوموں کو پادری سرسٹیلر جی جیو مستبر اور متدین شخص کے بیان سے بڑھ کر جس نے اس قدر عرصہ پہلے یعنی ۲۳ دسمبر ۱۹۱۷ء کو اخبار "کانگری کرینٹ" (انڈیہ) پر یہ مین مسند جہ ذیل بے نظیر خط شائع کر کے ان سوالوں کا جواب دیدیا ہے۔ کوئی اور جواب زیادہ مقبول نہیں ہو سکتا۔

۱۔ ایک اسنی فتنہ پرداز جماعت سلطنت عثمانیہ کے بعض حصوں کی تمام عیاشی آبادی اور مشرقی کام کو نہایت سخت نقصان اور زیان پہنچا رہی ہے۔ یہ ایک خفیہ انجمن ہے اور وہ اپنا کام یہی باہر مکاری اور چالاکی سے کر رہی ہے کہ اس مکاری کو صرف مشرق کے لوگ ہی اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔ "ایک مفلکت میں جو بڑی کثرت سے تقیم کیا گیا ہے اخیر یہ اشتہار دیا گیا ہے کہ یہی صرف انہی میں جماعت ہو جو آرمینیا میں انقلابی تحریک کی بخت لاری ہے اور اس کو پھیل رہی ہے اس کا اصل مقام انیسٹنر (دار الخلافہ یونان) میں ہے اور اسکی شاخیں آرمینیا کے ہر ایک حصہ اور گائون میں اور نیز نوابادیوں میں موجود ہیں۔

۲۔ انجمن ہذا کے بانیوں میں سے ایک مسی نشان غراب دیان امریکہ میں ہے اور جو شخص مزید حالات دریافت کرنا چاہیں وہ اس سے یا مکرزی کیٹی کے ایم پی آرڈر سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ سابق الذکر کا یہ تہہ ہے نشان غراب دیان نمبر ۱۸۰۰ ٹیلیٹن ٹریٹ حصہ دور ٹریٹ ریاست سپی (صوبہ جات متحدہ امریکہ) اور آخر الذکر ڈاک خانہ انیسٹنر یونان کی معرفت خطوط بھیج سکتے ہیں۔

۳۔ ایک بڑے عقیل و فہیم اسنی جنگلیہ نے جو نہ صرف اسنی زمان بلکہ انگریزی بھی بہت شہتہ اور پاکیزہ ہوتا ہے اور انقلاب حکومت کا بڑا زبردست حامی ہے۔ جو یقین دلائی ہے کہ آرمینیوں کو بڑی زبردست امیدیں ہیں کہ وہ روسیوں کے لئے ایشیا کو چک میں داخل ہو کر اوپر قابض ہونے کا ارادہ تیار کر رہے ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ کس طرح؟ جس کے جواب میں اوسنے کہا کہ  
 یہ تمام ہنجا گوسٹ (باغی ازمی) اگر وہ جو کل سلطنت میں قائم ہو چکے ہیں۔ متوقع مناسب کر ملتے  
 ہی ترکون اور کردون کو قتل کر دینگے۔ پھر دیہات کو جلادیں گے۔ اور پھر خود ہاڑون میں جا چھپیں گے  
 اس کارروائی سے مسلمان سخت غصہ آلود ہو جائیں گے۔ اور وہ یکبارگی اڑھ کر بے پناہ آرمینوں پر جا  
 پڑیں گے۔ اور ان سخت وحشیانہ طریقوں سے ذبح کرنا شروع کر دیں گے جیسے روس انسانیت اور عیسوی  
 تہذیب کی حمایت کرنا چاہتے تھے۔ اور ہو جائے گا اور قبضہ کر لینگے۔  
 یہ سن کر جب میں نے اس تجویز کو نہایت ہی سفاکانہ اور ابلینانہ کہا تو پھر مجھے بڑی مسرت اور  
 سنجیدگی سے یہ جواب دیا۔

تہمین بیشک یہی ہی معلوم ہوتی ہوگی مگر ہم آرمینوں نے آزاد ہونے کی ٹھان لی ہے اور  
 نے بلغاری منہ لالہ کی طرف توجہ کی اور ملگیرہ کو آزاد کرادیا۔ سہی طرح جب لاکھوں عورتوں اور بچوں کو خون  
 کی نہ دیاں بیگیں۔ اور انکی آہ و بکا آسمان تک پہنچنے لگی تو وہ ہماری فریاد کو بھی سنے گا۔  
 میں نے اسکی یہ سمجھنے کی بیگیا کہ کوشش کی کہ یہ تجویز آرمینیوں کا نام تک تمام مہذب لوگوں میں قابل  
 نفرت و حقارت بنا دی گئی مگر اوسنے جواب دیا کہ ہم مایوس ہو گئے ہیں۔ اور ہم یہی کریں گے۔ میں نے کہا  
 مگر تمہاری قوم روسی حفاظت کی خواہشمند نہیں ہے وہ تو ترکی ہی کو خواہ وہ کیسی بُری ہو ترجیح دیتی ہو  
 دونوں سلطنتوں کی حدیں کئی سو میل تک ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ اور ایک سے دوسری میں ہجرت کر جانا  
 ہر وقت نہایت آسان ہے اور یہ اتصال آج کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسلامی حکومت کے آغاز ہی سے یہی  
 کیفیت ہے۔ پس اگر تمہاری قوم روسی کو فرسٹ کو پسند کرتی تو آج ترکی میں ایک خاندان بھی نظر نہ آتا  
 اوسنے جواب دیا۔ مان جو کہہ رہے تھے کہ اسے درست ہو مگر اسی حماقت کے بدلے تو وہ کلیفین اڑھ کر رہے ہیں  
 اور ابھی اڑھ کر رہیں گے۔

”میرے اور ابھی کئی ترکوں سے گفتگو ہوئی جو سہی طرح کے ارادے رکھتے ہیں مگر یہ بات کو ٹی  
 بھی تسلیم نہیں کرتا کہ وہ منجن مذکور کا ممبر ہے لیکن جو لوگ قتل و آتش زدگی کو مباح سمجھتے ہوں جو ہڈ  
 بولنا اور کسانے کیا حقیقت کہتا ہے۔“

”ترکی میں جماعت مذکور ترکون کو پر وٹسٹ پادریوں اور پروٹسٹنٹ آرمینوں کے برخلاف  
 براہ کجیتہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مقام مار سودان میں جعفر ہنگامے ہو کر تھے وہ سب اسی جماعت کی  
 ترکوتوں سے ہو کر تھے۔ وہ سب کے سب بڑے سنگار۔ بے صوفے اور ظالم ہیں۔ وہ خود اپنی جماعت کے

لوگوں کو قتل کر دینے کی دیکھیں دیکھنا ان سے نہ چند جبر طلب کرتے ہیں۔ اور یہ دیکھنا محض ڈراوا ہی نہیں۔ بلکہ اکثر عمل میں بھی لائی جاتی ہیں۔ سینے اس نچا گوشت انقلابی جماعت کی ناپاک اغراض میں صرف چند ایک ہی کا۔ اور وہ بھی تھے الامکان نہایت ہی نرم اور عابتی انداز سے پردہ فاش کیا ہے اس کا آغاز روس سے ہوا ہے اور روسی سونا اور روسی چالباز ہی جو اس کی روح و روان ہیں تمام پادریوں کو جو خواہ وطنی ہوں یا اجنبی لازم ہے کہ اسلحہ کی بر ملا مذمت کریں۔ اور پروٹسٹنٹ پادریوں کو تو خاص کر بڑے زور سے اس کی مذمت کرنی واجب ہے۔ اسی جماعت کے ممبر ہر ایک اتواری سکول میں داخل ہونے اور مصوم اور بھلے بہالو لوگوں کو دھوکہ دینے اور ان کو دھڑلے باغی بنانے اور پھر ساتھ شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سلیڈ ہلکو ہوشیار رہنا چاہئے کہ آرمینیوں کی حمایت کرتے وقت ہم کوئی ایسا فعل تو نہیں کر رہے جو کسی طرح اس نجات انجمن کی اغراض کا جس سے ہر ایک شخص کو نفرت کرنی چاہئے موید ہو سکے ہم مانتے ہیں کہ ممکن ہے اس ملک (امریکہ) کے چند ازنی ہنچا گوشت انجمن کے ظالمانہ ارادوں اور اس کے اصلی مدعا سے ناواقف ہوں اور محض حب الوطنی سے ان کی ساتھ شامل ہو گئے ہوں۔ ماسوائے ان ہم صوبہ آرمینیا کے ازنی باشندوں کی مصیبتوں سے ہمہ روی بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ایسی سرباختہ اور مہلک کوششوں سے جن کا نتیجہ پروٹسٹنٹ مشنوں۔ اگرچہ سکولوں اور انجیلی تبلیغ سب کو ایک سی عام تباہی میں جسکے ہم پہنچنا تو کسی بڑی مستعدی اور مکاری سے کوشش کیا جا رہی ہے ڈال دینے کا ہو۔ بالکل الگ رہنا اشد ضروری ہے میں تمام وطنی اور غیر وطنی پادریوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ ہنچا گوشت لوگوں سے کسی طرح کا کوئی تعلق ہرگز نہ کریں اور نہ ان کی کوئی اتحاد و موافقت ہی کریں۔

راقم میرس جیلن از میکسلٹن امریکہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء

اس پرچہ کی کاپی کو خط کے ساتھ ہم ایک اخبار کے خاص نامہ نگار کو خط سے مندرجہ ذیل آفتابسات درج کر دینے مناسب خیال کرتے ہیں نامہ نگار مذکور بالیقین ترکوں اور ترکی گورنمنٹ کا دوست نہیں ہے مگر کچھ بھی جو کچھ کہتا ہے وہ یہ ہے:

یہ ایک امر واقعہ ہے کہ چند ازنی مفسدون نے مقام مارسودان کے پادری ایڈورڈ گراور و دیگر ایسے پادریوں کو خود قتل کر کے الزام ترکوں کے متعین کی صلاح کر لی تھی تاکہ عموماً ترقی ترقی کی گورنمنٹ سے ایسی شکایت نہ ہو کہ جس سے آرمینیوں کا آزاد ہونا ممکن ہو جائے گا۔ اللہ اکبر یہ ایک ایسی اہمیان سازش ہے کہ تواریخ عالم کے ہر مدنی غم و غصہ پر بھی اس کی نظیر نہیں ملے گی۔ اور غصہ یہ ہے کہ اگر پادریوں کو ان کا ایک ایسی دوست خبردار نہ کر دیتا تو وہ ضرور ہلاک کر دی جاتے۔

ڈاکٹر رگرز سے بڑی نفس کشی سے محض علمی طور پر اپنی عمر سنتری سکولوں میں رہتی توجواون کے تعلیم پر نخرج کر دی ہے۔ اور آرتینیون کو لائٹ اور حکومت کرنے کا قابل بنانے میں جو کچھ اوسنے کیلئے کسی ارٹنی نے اوس کا عشرہ عشر بھی کر کے نہیں دکھلایا۔ لیکن افسوس ساز شیون نے اسکا بھی کوئی لحاظ نہ کیا۔ .... یہ کہنا تو بیشک ناممکن ہے کہ انقلاب پسند لوگوں میں آزادی کے خیالات فلان حد تک غالب ہیں لیکن بعض سرغناؤں کی تجویز بلاشبہ ایسی خوفناک ہیں کہ اون کو سنکر روکنگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بالاختصار انکی تجویزیں یہ ہیں کہ ترکوں پر زنا گفتنی مظالم توڑے جاویں تاکہ وہ غضب میں آکر اون کے جواب میں ایسی وحشیانہ حرکات کرتے ہیں کہ عیسائی دنیا اون سے چونک اٹھے۔

”یادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جہاں تجویز کنندگان کو نصیحت کیجاتی ہے کہ تمہاری یہ تدبیریں عیسائیت کے نفیض ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ تم کو یہ ظالمانہ اور وحشیانہ معلوم ہوتی ہوگی۔ مگر جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اور جس غرض کیلئے کہہ رہے ہیں انہیں ہم خود خوب سمجھتے ہیں۔“

”ان لوگوں نے حصول روپیہ کے لئے جو طریقے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ وہ بھی پوٹیل ایچی ٹیشن کی تجاویز سے کچھ کم نفرت انگیز نہیں ہیں۔ گانٹھ کے پورے اور عقل کے اندھے آرتینیون کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ کبھی تو آواز اٹھائے ہزار پیاستری امدادیں اور روپیہ حاصل کرے کہ وہ وسائل بھی بڑی وضاحت کے ساتھ مقرر کر گئے ہیں۔ انکی مثال میں ہم ایک قطع ذیل میں درج کرتے ہیں۔“

”ایک متمول ترک کو جو خطیفہ میں سرکاری ملازم ہے ایک دن یہ خط ملا کہ اگر وہ چوبیس گھنٹے کے اندر فلان مقام پر بارہ ہزار پیاستری رکھدے گا تو وہ قتل کر دیا جاوے گا۔ تحقیقات شروع ہونے پر معلوم ہوا کہ خط مذکور ایک ارٹنی کا لکھا ہوا تھا جو کسی برسوں سے اسی ترک کا ملازم تھا۔ اور بڑا اعتباری سمجھا جاتا تھا۔ نوکر مذکور نے انہی جرم سے اقبال کیا۔ مگر ساتھ ہی اپنے بچاؤ میں یہ عذر کیا کہ انقلاب پسند مفسدون نے اوسے قتل کرنے کی دھمکی دیکر اس خط کو کہنے پر مجبور کیا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ وہ دہلاؤں میں گرفتار تھا۔ اور بچا رہے چند برسوں کی قید کے عوض اپنی جان کو مفسدون کے ہاتھ سے بچا لیا۔ یہ عام عقیدہ ہے کہ اس طریقہ سے بہت روپیہ ہم پہنچایا جاتا ہے۔ مگر یہ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ آیا وہ روپیہ ان انقلابی مفسدون کی جیبوں سے بھی باہر نکلتا ہے یا نہیں۔ البتہ عام خیال ہے کہ یہ روپیہ بند توخون اور گولی بارود کے خریدنے پر صرف ہوتا ہے۔ لیکن اسکا علم بھی اس انقلاب چلنے والے مفسدون کو ہی ٹھیک طور پر ہو سکتا ہے۔“

مندرجہ بالا عبارت کو پڑھ کر دے زمین پر کیا کوئی ایسا شخص جس میں صداقت اور عام

دانا کی گائیگ زہ بھی ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ترکی گورنمنٹ اور ترک لوگ ہی ہیں جو آرمینیوں کو ستا رہے ہیں۔ اور اون کے مذہب اور مسل کو روئے زمین سے نیت و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ امر واقع ہے کہ وفادار اور قانون کی متابعت کرنے والے آرمینیوں کی نہ قتل و کشتاوت ہی کیجاتی ہے بلکہ وہ بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری عہدوں پر مامور کیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اون میں ہی ایک (آرتیان وادیان پاشا) مشرجم، اس وقت پمیریل گورنمنٹ کا ایک وزیر بھی ہے نیز یہ بھی ایک امر واقعہ ہے کہ ترکی کے ارمنی جو تعداد میں نولاکھ سے کچھ زیادہ نہیں، کیونکہ ان کی تعداد اس سے متجاوز نہیں ہے، اپنے سکول رکھتے ہیں۔ ان کی زبان اور علم ادب محفوظ ہے۔ ان کی قومیت کی عزت کیجاتی ہے اور اون کے سرکردہ آدمی بڑے بڑے اعلیٰ اور ذی عزت عہدوں پر مامور کیئے جاتے ہیں۔ درآخالیہ عیسائی یورپ اور امریکہ یہودیوں کی جس کے برابر بھی پروا نہیں کرتے اور روس کی تھوٹک ہسپانیہ نے پزویورپی علاقہ میں ایک واحد مسلمان کو رہنے نہیں دیا۔ اور صدیاں گزریں کہ انکو دیس نکالا دیا اس عظیم الشان فرق کی یہ وجہ ہے کہ اسلام نے حقیقت اصولاً اور روانہ ہر طرح سے ایک نہایت برائے اور صلح کل مذہب ہو۔ اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو آج اس وقت ترکی کے وسیع مقبوضات میں ایک عیسائی رعایا کا نام نہ پایا جاتا۔ مگر ساتھ ہی ترکوں کی خوش قسمتی سے وہ نہ ختم ہونے والا تنازعہ جسے مشرقی مسئلہ کہا جاتا ہے اس کا بھی آجکلے دن کوئی وجود نہ ہوتا۔ ترک فی زمانہ اس بے تعصبی کی وجہ سے سختیاں جمیل رکھتے ہیں جو اون کے مذہب کا ایک اصلی اور لازمی اور ضروری جزو ہے۔ یورپ اور امریکہ کو ان کا شکور ہونا چاہیے۔ لیکن اس کے عوض ہم بہت سے فصیح و بلیغ عیسائی جنونیوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ ترکی میں اس چیز میں سرکشی و بغاوت کی حمایت کر رہے ہیں۔ جسے وہ اپنے ملکوں میں کپڑی رونی دینے کی کوشش نہ کریں۔

یہی نا انصافی ترکی سے اوسکی اس پالیسی کی نسبت ظاہر کیجاتی ہے جو وہ امریکہ کو باشندگان بن گئے ہوئے آرمینیوں سے اون کے پڑمولد و وطن (آرمینیا) کو واپس آنے پر برتی ہے۔ اور باب عالی پر بے تعداد نامعقول اور بے بنیاد اتہام اس لیے لگائے جاتے ہیں کہ خواہ امریکہ و ترکی میں نیچر و لائی زیشن دوسرے ملک کی رعیت کو اپنی رعیت بنانا، کے متعلق کوئی معاہدہ موجود نہیں مگر وہ اس قانون پر کیوں کار بند ہوتی ہے جو نہ صرف ضروری اور نہایت مدبرانہ ہے بلکہ ان ارمنی ہنگاموں کے شرمع ہونے سے برسوں پہلے جاری کیا گیا تھا۔

اس لیے اصلی واقعات کا احیا کہ وہ دراصل ہیں نہ کہ وہ ایسے حیلہ ترکی کے بنام کنندگان نے







خواجه نصیر الدین  
نور محمد بن علی  
نور محمد بن علی  
نور محمد بن علی

دینار حسن بن علی

نور محمد بن علی



اوسکو توڑ کر ظاہر کیا ہوا ہے، بیان کر دینا ہمیں یقین ہے کہ ہر قدر کے سمجھنے کیلئے غایت کا آثار ثابت ہوگا۔

عثمانیہ بیچو رے لائی ریشن کے متعلق قانون ۱۹ جنوری ۱۹۱۷ء کو نافذ کیا گیا تھا اور وہ مسب ذیل ہے:-  
دفعہ ۱- ہر ایک شخص جسکے مان باپ عثمانی ہوں یا اوس کا صرف باپ عثمانی ہو عثمانی رعیت ہے۔

دفعہ ۲- ہر ایک جو اجنبی والدین کی اولاد ہے مگر عثمانیہ سرزمین میں متولد ہوا ہو وہ بالغ ہونے پر تین برس بعد عثمانی رعیت کی حیثیت کو مستحق ہونیکا دعوت کر سکتا ہے۔

دفعہ ۳- ہر ایک بالغ اجنبی جو برابر پانچ برس مسلسل سلطنت عثمانیہ میں رہائش پذیر رہا ہو وہ بارہ راست یا کیسی معرفت زیر صیغہ خارجہ کے پاس درخواست کرنے سے عثمانی رعیت کی حیثیت حاصل کر سکتا ہے۔

دفعہ ۴- اسپیرٹل گورنمنٹ اپنی غیر معمولی اختیارات کو رو سے کسی اجنبی کو جس نے مندرجہ بالا دفعات کی شرائط پوری نہ کی ہوں مگر جو اس خاص رعایت کو قابل سمجھا جاتا ہو عثمانیہ قومیت عطا کر سکتی ہے  
دفعہ ۵- وہ عثمانی رعیت جس نے اسپیرٹل گورنمنٹ کی اجازت سے کوئی اجنبی قومیت اختیار کر لی ہو وہ ایک اجنبی رعیت تصور ہوتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر وہ بلا اجازت اسپیرٹل گورنمنٹ کے کسی دوسری سلطنت کی رعیت بن گیا ہو۔ تو اوسکی یہ تبدیلی حیثیت کا عدم اور بے اثر بھی جاوے گی۔ اور وہ صرط سے عثمانیہ رعیت ہی شمار ہوتا اور اس سے اسی حیثیت کو برتاؤ دیتا رہے گا۔

کوئی عثمانیہ رعیت کسی صورت میں بھی اپنی آپ کو کسی اجنبی سلطنت کی رعیت نہیں بنا سکتی جب تک کہ وہ ایسا سارٹیفکیٹ اجازت حاصل نہ کرے جو فرمان شاہی کے رو کو تیار کیا گیا ہو۔

دفعہ ۶- مگر اسپیرٹل گورنمنٹ کسی ایسی عثمانی رعیت کی نسبت جس نے پہلے شہنشاہ کی اجازت کو بغیر کسی دوسری گورنمنٹ کی مکت فوجی ملازمت اختیار کر لی ہو۔ یا کسی اجنبی سلطنت کی رعیت ہونے کی حیثیت اختیار کر لی ہو یہ حکم دے سکتی ہے کہ اوسنے اپنی عثمانی قومیت کھو دی ہے۔

اس صورت میں عثمانیہ قومیت کی حیثیت کو کھو جانیکا..... (بدیہی اور لازمی) یہ اثر ہوگا کہ وہ شخص جنہوہ حیثیت کھوئی ہوگی سلطنت عثمانیہ کو واپس نہیں آسکے گا۔

دفعہ ۷- وہ عثمانیہ عورت جنہو کسی اجنبی سے شادی کر لی ہو یہ وہ ہونے پر اپنے خاوند کی وفات کے تین برس کے اندر درخواست دے کر سے عثمانیہ قومیت کی حیثیت کو پھر حاصل کر سکتی ہے لیکن یہ شرط صرف اوسکی ذات سے متعلق ہے۔ اوسکی جائیداد پر حال ملک کو عام قواعد و قوانین کے تابع ہوگی۔

دفعہ۔ اسی عثمانیہ رعیت کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جسے اجنبی قومیت اختیار کرنے سے انہی قومیت کہہ دی ہے انہی باب کی حیثیت پر مہین جاتا۔ بلکہ عثمانیہ رعیت ہی رہتا ہے اور بطریق کسی ایسے اجنبی کا بچہ خواہ وہ نابالغ ہی ہو جس نے خود کو کو عثمانی بنالیا ہو اپنے باب کی حیثیت کی تقلید نہیں کرتا۔ بلکہ برابر اجنبی رہتا ہے۔

دفعہ ۹۔ ہر ایک شخص جو قلم و عثمانیہ میں رہتا ہے عثمانی رعیت سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اس کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اس کے اجنبی ہونے کی حیثیت باضابطہ طور پر ثابت کی گئی ہو۔ مندرجہ ذیل سرکرہ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۱۱ء از جانب وزیر عظم نام جملہ گورنر جنرل ان میں اس قانون کے مضامین کی تجویز کو دی گئی اور اس کے عملی معنی بتا دیے گئے تھے۔

در عثمانیہ نیشنلٹی (قومیت) کا قانون جو شوال ۱۲۸۵ھ (مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء) کو نافذ ہوا میں نے بذات خاص تمہارے پاس بھیجا تھا۔ اور اگرچہ اس کا متن ایسا نہیں ہے کہ اس سے استدلالی مستنبط ہو سکیں۔ تاہم میں اس کی نہایت ہی ضروری شرائط کی غرض و غایت کی تشریح کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔

سب سے اول میں اس امر کے بیان کرنے کی حاجت نہیں پاتا کہ قانون مذکور کسی دوسرے قانون کی طرح اثر پس منی نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ تمام اشخاص جو اس سے پہلے عثمانیہ قوم میں داخل شدہ تسلیم ہو چکے ہیں اور نیز وہ کل ایسی عثمانی رعایا جن کو بروئے معاہدات یا اون خاص اقراردن کے دوسرے جو باب عالی اور دول غیر کی سفارت ہائے متعینہ و دہار ہمایون کے درمیان طو ہو چکے ہیں شہنشاہی گورنمنٹ اجنبی قومیت میں داخل شدہ تسلیم کر چکی ہے۔ برابر بطور سابق عثمانیہ یا اجنبی رعایا تصور ہو گئی۔

دفعات ۱-۲-۳-۴ کی عبارت ایسی صاف ہے کہ اس کی توضیح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ اشارہ کئے دیتا ہوں کہ چونکہ ہر ایک شخص کی بلوغت کا وقت صرف اس شخص کا پر سنل (ذاتی) قانون پر موقوف ہے نہ ملک کا قانون معین کرتا ہے اور یہ قانون مختلف ممالک میں مختلف ہے بعض میں حد بلوغت پچیس برس ہے اور اس سے بھی زیادہ مقرر ہے اور بعض میں اس سے کم۔ اس لیے اول تمام اجنبی رعایا پر جو عثمانیہ گورنمنٹ میں داخل ہونے کی درخواست کرے یہ ثابت کرنا لازمی ہو گا کہ وہ اپنی اپنے ملک تو ملکہ کا قانون کے مطابق بالغ ہو چکے ہیں۔

دفعہ پانچمے کے تحت سے رعایا عثمانی کے ہر ایک شخص پر جو کسی خارجی ملک کی رعایا بننا چاہتا ہو لازم آتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ایک تحریری پرواز حاصل کرے جو اس کو ایک فرمان شاہی کے مدد سے عطا کیا جائے

جس کے بغیر کسی دوسرے ملک کی رعایا سے اسکی شمولیت بے سود اور فضول بھی جاوے گی بلکہ دولت عالیہ اسکی نسبت اس امر کا اعلان کرنے کی منتظر ہوگی (برود و دفعہ ۶) کہ وہ رعایائے عثمانی سے خارج ہے جس سے کہ بجائے خود دولت عثمانیہ سے اسکی باز آمد سدود ہو جائے گی۔

دفعہ ۶ میں جس سزا کا ذکر ہے اسکی تعمیل تمام تر دولت عالیہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص عیالی دولت عثمانی ہو مگر بلا سرکاری پروانہ حاصل کیے کسی دوسرے ملک کی رعایا بن گیا ہو۔ عہدہ داران دولت عالیہ اسکی اس شمولیت کو بیکار سمجھیں گے۔ اور اس کے اخراج کے واسطے کوئی کارروائی عمل میں نہ لائیں گے جب تک کہ پہلے براہ رست با اعلیٰ سے ہدایت نہ ہو۔

”چونکہ رعایائے عثمانیہ کی کوئی عورت جب کسی پر دہی سے شادی کرتی تو رعایائے عثمانی میں شامل نہیں رہتی۔ وہ برے دفعہ کے مجاز ہے کہ اگر وہ بیوہ ہو جاوے تو از سر نو عثمانی رعایا قرار پاسکتی ہے بشرطیکہ شوہر کی وفات کے بعد تین سال کے اندر اندر دولت عثمانیہ کو اس سے اطلاق نہ دیا جائے۔“

”دفعہ ۷ سے تقرر پاتا ہے کہ باپ کے کسی دوسرے ملک کی رعایا میں شامل ہونیکا اثر اولاد پر نہیں پڑتا خواہ اولاد نابالغ ہی ہو۔ دوسرے ملک کی رعایا میں شمولیت کا حق اگر باپ کو عطا کیا جاوے تو اولاد تک نہیں پہنچتا جب تک کہ اولاد چھٹی خواہ نہ ہو۔ اگر اولاد بالغ ہے تو اس کو اختیار ہے کہ دعویت ویکر باپ کی طرح اس ملک کی رعایا میں شامل ہو جاوے۔ اور اگر بالغ نہیں تو سن بلوغ کو چھوٹ کر وہ ایسا کر سکتی ہے یہ سمجھنا آسان ہے کہ یہ دفعہ علاوہ اس کے کہ یورپ کو ایک کثیر حصہ کی آئین کے مطابق ہے اولاد کے فائدہ ہی کے واسطے وضع کی گئی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اکثر کو اپنے باپ کی شمولیت سے تکلیف ہو یا نقصان پہنچے مگر یہ دفعہ کی تعمیل اس اولاد پر لازم ہے جو باپ کی رعایائے ملک غیر میں شامل ہونیکے بعد پیدا ہوئی ہو اسی اولاد باپ کی شمولیت کی وجہ سے اسکی اس قوم میں شامل ہونگی جیسا کہ وہ پیدا ہوئی ہے۔“

”آخری جملہ قانون کا تاثر اپنی لوگوں کی نسبت ہے جو بدوجوات معقول رعایائے عثمانی سمجھو جاوین اور بغیر ثبوت کے کسی دوسری قوم میں شامل ہونے کا دعویٰ کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کا تنازعہ جب پیش آئے تو ایسی لوگوں کو جو دوسری قوم میں شامل ہونیکا دعویٰ کریں شہادت پیش کرنی لازم ہے اور جب تک کہ ایسی شہادت پیش نہ کی جاوے عہدہ داران دولت عالیہ کو چاہئے کہ انکو رعایائے عثمانی نہ سمجھیں کیونکہ وہ سرزمین سلطنت عثمانی پر ہیں۔“

اس کے کہنہ کی تو کچھ ضرورت ہی نہیں کہ دفعہ ۸ کا اثر ان حقوق پر بالکل نہیں پڑتا جو پر دہیوں کے عہدہ داروں کو ملے ہیں اور نہ اسکی ارد سے عہدہ داران دولت عثمانیہ مستثنیٰ ہیں کہ ان کے احوال و احوال

سے انحراف کریں جو یہ کہ ہند نامونگی رو سے ان تعلقات کو بارے میں توارپائے ہیں جو ان کو پر دیسوں کے ساتھ مل ہیں۔

گورنر جنرل صاحب خرمین میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے ملک کی رعایا میں شامل ہو جائے تو اس شمولیت سے وہ ان دیوانی یا فوجداری جرائم کی پاداش سے بری نہیں ہو سکتا جو اسکی شمولیت سے پہلے اس کے برخلاف اس ملک میں دائر تھے جس ملک کی وہ رعایا تھا۔

گورنر جنرل صاحب آپ براہ مہربانی اس نئے قانون کی تعمیل شرائط میں ان ہدایات کی سخت پابند رہیں۔ آپ کے فراموش کی آسانی کے خیال سے یہ مسئلہ غیر قوام میں بھی روانہ کر دیا جاوے گا جن کا باب عالی سے تعلق ہے تاکہ ان کے ملک کے مختلف مقاموں میں علو افسروں کو اس سے اطلاع مل جاوے۔

آرمینیون اور ان کے امریکن دوستوں نے پہلے طور پر یہ بیان کیا ہے کہ قانون متذکرہ بالا صرف آرمینیون سے اور نیز ان آرمینیون سے جو دیگر ممالک میں نہیں بلکہ صوبجات متحدہ میں آباد ہو گئے ہیں متعلق ہے۔ مگر قانون مذکور کا سرسری مطالعہ ثابت کر دیا کہ یہ جھوٹے بیانات فقط عام رائے کو گمراہ کر نیکلیے لگا کر جاتے ہیں۔ یہ قانون بلا تین مذہب و قومیت ان تمام اشخاص کیلئے ہے جو پہلے عثمانی رعایا تھے اور پھر صوبجات متحدہ یا یورپ کی کسی ملک کی قومیت میں شامل ہو گئے۔ مگر انہی بھلاؤں کسی یورپین ملک کی رعیت بننے کی تو خواہش ہی نہیں رکھتے جسکی تین وجہیں ہیں۔

اول۔ یہ کہ یورپ کی فاصلتوں سے اچھی طرح واقف ہو۔ اور امریکہ بالکل ناواقف۔

دوم۔ یہ کہ امریکن پادری آرمینیون کو اپنی مذہب میں لانے اور وہ کج فہم تعلیم دینے میں جو مسٹر نیوینر ترکی گورنمنٹ کے حق میں نہایت زبون اور مضمر تصور کرتے ہیں جو کوشش کرتے ہیں وہ ان سے کارون کو صوبجات متحدہ کے پسند کرنے اور ترجیح دینے پر مایل کرتی ہیں۔

سوم۔ یہ کہ امریکی لوگ امریکن قانون نیچر لائی ریشن (قومیت اختیار کرنے کا قانون) کو اپنے خفیہ اور مفید تجاویز و اغراض کیلئے بہت زیادہ مفید خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ امریکی پاسپورٹوں (پر وختجات راہ داری) میں ویسی کڑی شرطیں نہیں ہوتیں جیسی کہ عموماً دیگر ممالک کو پر وختجات میں چنانچہ انگریزی پاسپورٹوں میں مندرجہ ذیل فقرے کا ہمیشہ بالاتزام اندراج ہوتا ہے۔

یہ پاسپورٹ اس امر کی تخصیص کے ساتھ عطا کیا جاتا ہے کہ حامل ہذا جب کہ کبھی یہی اپنی ریاست





کی حمایت اور طرفداری میں برابر مصروف رہے تو ایسی پالیسی پر کاربند ہونے والا سمجھے جاوین گے جو امریکن گورنمنٹ اور امریکن قوم کے منشاء اور دینی خواہش کے تقیض ہو۔ انہیں یہ سمجھ رکھنا چاہئے کہ خواہے کچھ ہوڑ کی نے ہو کیفیت پر مقبوضات میں امن قائم رکھنا ہے۔

وہ اجنبی سازشوں کے مواد کو اپنے ممالک محروسہ میں پھونکی اجازت نہیں دے سکتی اور وہ جو معاملات بلغاریہ میں امریکن شرکت کے متعلق ایک آرٹیکل نے جو مندرجہ ذیل اقبال کیلئے ادھر سپرد اہلکار کر کے مین بالکل حق بجانب ہو۔ آرٹیکل مذکور اخبار بوسٹن ہیرالڈ کو لکھتا ہے کہ میں کچھ عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ پادری سیرس ہلیسن صاحب نے ان مختلف کمیٹیوں کو جو اس ملک (صوبجات متحدہ) میں آرمینو کی حمایت میں ترقی ہوئی ہیں، ہمدردی اور اعانت کر خط ایسے الفاظ میں تحریر کیے ہیں کہ ان کے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تحریک کے سخت مخالف ہیں مگر چند برس گزرے ہیں مینو اور ان کو بمقام امریسٹ (واقع ریاست مس پی صوبجات متحدہ) لیکچر دیتے سنا تھا۔ اوہ اس وقت وہ کس فخر سے ماضی میں مجلس کو بتلا رہے تھے کہ ابرٹ گلج ڈیٹلفیہ کے بلگیرین گریجویٹوں (ڈگری یافتوں) نے انہیں ملک کو آزاد اور خود مختار بنانے میں یہ سجدہ کوشش کی۔ اور وہ قابل تعریف کارروائی کی۔ پس میں پادری صاحب کو صوفی ہو چھتا ہوں کہ کیا وہ انہیں بلغاریہ میں محب وطن سوسائٹیوں کی موجودگی سے واقف نہیں تھے؟

فرانسیسیوں کی ایک کھمبات ہو کہ صرف ہمارے دوست ہی ہمارے راز افشا کرنے اور ہم کو بھینسا نیکار کرتے ہوئے ہیں۔ امریکن پادریوں اور ان کے بورڈز ہلیسن کو آگاہ رہنا چاہئے کہ ٹرکی کی کسی قوم کو آزادی اور خود مختاری حاصل کرنے میں مدد دینا یا خفیہ بخینوں کی درپردہ حمایت کرنا یا مکمل دنیا کو سامنے ترکی گورنمنٹ کو ایسے مفالہ اور جو غور اندیش فتنوں کا جنکائی واقعہ نہ کوئی وجود موجود ہی ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے ملزم بنانا اور ان کا فرض و منصب نہیں ہے۔ ان کا فرض و منصب بالکل سیدھا سادا اور صاف صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی پالیسی اور اپنی تقریر و تدوین میں اس ملک کو تو انہیں کی جو ان کی یہی کشادہ دلی سے مینربانی کرتا ہے نہایت سخت نگہداشت کریں۔

میں اب میں در انما لیکہ یہ بات کچھ کہ تم مجب خیر نہیں ہے کہ امریکن پادری اور وہ خلیں خود اپنی ملک امریکہ کے اصلی باشندگان اور جیشیوں پر اپنی تمام مہمتوں اور نیکار اور ان کو صرف کرنے کی بجائے عیسائی آرمینیوں کو ایک خاص طور پر تعلیم دینے اور بشرط اسکان پر ویشٹ بنانے کیلئے ٹرکی جانا کیوں پسند کرتے ہیں۔ اور اسوہ ازین در انما لیکہ یہ ایک امر واقع ہے کہ باب عالی اپنی سلطنت کو غالب مذہب (اسلام) کی بے تعصبانہ تعلیم کے فیضر و برکت کی بدولت اپنی تو انہیں کی حمایت میں، ان کو اپنا کام کرنے کی اجازت

دینے پر رضامند ہے۔ کوئی شخص جس میں نصیحت پسندی اور نصف مزاجی کا ذرہ بھر بھی شائبہ ہو۔ ٹرکی کو اس بات پر جڑا نہیں کہہ سکتا کہ اس نے ان عام تقریروں اور تحریروں پر جو پچھلے دنوں منتشر کردہ بالاپادریوں کی مجلس نے اس کی گورنٹس کو مخالف بیان اور مشہر کی ہیں۔ اور جو اس کے مالک میں مزید بغاوت اور مزید بد امنی پھیلانے کی بہت جبری طرح سے محرک ہوئی ہیں کیونکہ ناہنگی ظاہر کی ہے۔ اس بات سے کہ ان کا کر سکتا ہے کہ صوبجات متحدہ کسی غیر ملک کو پادریوں کو جو یہاں شملت شلتا قیدی باشندوں کو تعلیم دینے اور ان کو مذہب میں لانے کو لیے آئیں۔ ایسی مجرمانہ اظہارات کی ہرگز اجازت نہ دیوے۔ خاص کر اس صورت میں جب کہ وہ قیدی باشندہ جیسے کہ ارمنی خود اپنے تئیں تسلیم کرتے ہیں یہ خداوند ابیر میں لگے ہوئے ہوں پس جو بات صوبجات متحدہ کے لیے درست ہو وہ ٹرکی کے لیے کیونکہ نہ درست ہو۔ اس ارمنی ایچی ٹیشن اور شورش کی جواز سرتاپا کذب، افتراء اور غلو و مبالغہ اور نیز خود پادری ہیلین کے قول کے مطابق پہلے سے سچی سمجھی ہوئی تجاویز پر مبنی ہے۔ (۱) بعد ازاں شخص نے صرف اس باعث حمایت کی اور اس کو رونق دی ہے کہ ارمنی لوگ میسائی ہیں۔ اور اس امر نے البتہ ثابت کر دیا ہے کہ ٹرکی کے بدنام کنندگان کو مخفی تعصب اور جنون مذہبی بڑی گنجیہ کر رہا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ درمیان خلاف کو جو اپنے آپ کو نصف مزاج بتلاتے ہیں۔ یقینی اور معتبر ثبوتوں کی عدم موجودگی میں ہرگز ان فتنہ پرانہ آرمینیوں کی غیر معتبر اور سراسر لغو بیانات اور اتہامات ہرگز یقین نہ کر کے اور ان پر کوئی حاشیہ نہ بڑھا کر جاتے۔

ان سب باتوں سے ظاہر ہے کہ ٹرکی ان لوگوں کے انصاف اور غیر طرفدارانہ مصلحت پسندی پر اپنی آنکھیں بند کر کے مطلقاً اعتماد نہیں کر سکتی۔

لیکن ساتھ ہی وہ یہ بخوبی جانتی ہے کہ وہ ان پر شاہِ خلیفہ کا پائے گاہ پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتی ہو اس لیے اپنے بادشاہ پر سید خرمناز ہے۔ اس نے اس کی مالی حالت کو درست کیا۔ اس کی فوج کو تکمیل کے نہایت اعلیٰ درجہ پر پھرنچا دیا۔ اور اس کے نظم و نسق کی ہر ایک شاخ میں عاقلانہ اصلاحات کو جاری فرما دیا ہے۔ وہ (ٹرکی) اس کی تعجب نیز شہسادی و ہمت۔ اس کی بے نظیر روحانیت اور عقلمندی اور اس کے فیاض اور سخمی دل کی صفت و شناس میں طبعاً اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ اس ظل اللہ کے سایہ ہمایوں میں اسے تمام بیرونوں یا اندرونی دشمنوں کا خس برا بھروسہ و خطر اور اندیشہ نہیں ہے۔

اور اس میں کسی گلو کلام نہیں ہے کہ ٹرکی کا یقین و اطمینان پر مبنی ہے۔ نہ کہ قیاسات پر اور کہ اعلیٰ حضرت۔ امیر المومنین۔ خلیفۃ المسلمین۔ سلطان البرین۔ و خاقان

البحیرن سلطان عجمہ محمد خان ثانی الغازی ایدک اللہ بہ الدیمیر فخلد اللہ مملکہ  
 وشوکتہ فی الواقعہ اور فی تحقیق ایک شہنشاہ بزرگ پایہ اور عالی مرتبت ہیں +

تمام شد



# سلطنت عثمانیه واقع ایشیا







اس کتاب پر جو خوشی لکھی گئی، میں ادا میں سے ایک خاک کو اس مقام پر نقل کرتے ہیں تاکہ آپ سے واقف ہو سکے کہ یہ کس طرح  
ملنے پہن اور دوسری سوشل حالت کو کس مقامی اور خوبی سے دکھاتے ہیں۔

اب دوسری ذمہ یہ کتاب مترجم نے طبع و زبان ادا میں سے شائع کرا دی ہے پہلی ایڈیشن میں صرف ۱۳ سال کے صفحات تھے  
لیکن اس دوسرے ایڈیشن میں اس سے بعد کے پانچ سال کے آئینہ کار حالات بھی بڑی وضاحت اور مددگی سے درج کر دیے گئے  
ہیں علاوہ ان میں اور بھی بہت سے مفید مضامین اور نوٹ برائے گئے ہیں۔ اور علاوہ نقشہ سلطنت دوم کے جس میں سیارہ اور  
بحرہ دیو کے لائنوں کے نشان بھی دیئے گئے ہیں جس سے متعلق نہایت خوبصورت اور صاف تصویریں بھی مضامین کی ہیں جو پہلے ۱۵  
صفحہ زیادہ ہو گئے ہیں چھپائی نہایت عمدہ اور کاغذ نفیس ہے اس پر قیمت وہی ہے جو پہلے تھی یعنی صرف ۱۰۰ (پندرہ روپے)۔

## مستر زیدی کو رٹ آف لنڈن

یعنی  
در برابر لنڈن کے ہمارے

سلسلہ سوم

یہ عجیب و غریب ناول انگلستان کے مشہور ناولسٹ مرٹیناڈ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے چار عجیب و غریب حالات  
میں جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں اعلیٰ اور اونٹے طبقہ کے لوگوں کی لایٹ کا تو کوئی گھنٹے کے علم و دانش پر کاربند  
و غامبازی، شراب خواری اور ریاکاری کے برے نتائج اور نیکی، رستبازی، دیانت داری اور غریبوں پر رحم کرنے کی نیکی  
خصایل کا بڑی وضاحت سے تفصیل حال لکھا ہے۔ ہماری فلاح قوم کی طرف سے عارفیت، طبیعی اور جہلی عادات، کلاں، راجہ اور  
بالقشرع خاک کو گنجد یا ہے اس کتاب کے پہلے سلسلہ کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے لیکن اس ترجمہ میں انسانی مشاعرے اور ان  
کے مفید نتائج کو چھوڑ کر صرف عقیدہ تصورات ہی کو لیا گیا ہے۔ چونکہ ناول کی اصلی غرض یہ تھی کہ کوشش تصورات کی جانچ لکھی  
انسانی اور علمی مضامین اور ادا میں سے شائع سے ناظرین کو مستفید کیا جاوے۔ لہذا ہم نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اس سلسلہ کا تیسرا  
پہلے دو سلسلوں سے کچھ تعلق نہیں فقط بلفظ ترجمہ کیا ہے۔ بیاں ہر زبان کی خوبی اور مزید کچھ کی عمدگی کو بھی نہ نظر کر رہا ہے۔ اور  
حسب توقع اردو فارسی کے پڑھنے والے ہوں گے شعری چسان کو دیتے ہیں۔ تصاویر بعض کتابیں چھپوا کر لکھی ہیں۔ کاشانی  
اور چھپائی نفیس کل کتاب چار خیمہ جلدوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ پہلی جلد ترجمہ تیار ہے اور باقی تینوں بھی زیر طبع ہیں  
قیمت فی جلد سولہ روپے درخو میں حسب پتہ ذیل ہونی چاہیے:-

منشی ضیال شیخ غلام محمد مختار علیا و سپرنٹنڈنٹ طبع و زبان بازار امرتسر











